يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ
بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ
اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ط

الطريقة المحمدية

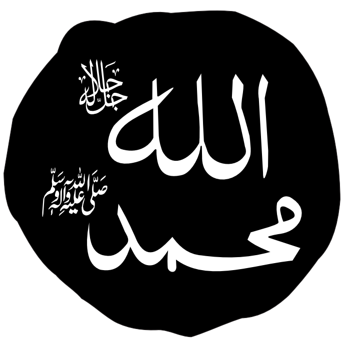

رضائے الٰہی اور جنت کا راستہ

من افادات

غوث العارفین شیخ عبدالعزیز الدباغ رحمہ اللہ
(۱۰۹۵......۱۱۳۱ہجری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب

رضائے الٰہی اور جنت کا راستہ

مؤلّف

احمد دبّاغ

ناشر

سلسلہ طریقہ محمدیہ (UK)

پرنٹنگ

عبد السمیع گرافکس ایبک روڈ، انارکلی

(لاہور، پاکستان) **0321-9589928**

طباعت بارِ چہارم

مارچ 2018ء

ملنے کا پتے

☆ **زاویہ طریقہ محمدیہ ﷺ**

حقیقہ۔ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

احمد دباغ انگلینڈ 0307-8489912

محمد افضل پاکستان 0333-3453942

☆ **زاویہ طریقہ محمدیہ پاکپتن شریف**

0308-4025881

☆ **زاویہ طریقہ محمدیہ ﷺ**

جامع مسجد قطب الدین ایبک

ایبک روڈ، نیو انارکلی، لاہور

0322-4065971

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوة والسلام عليك يا سيد الانبياء　　　الصلوة والسلام عليك يا خاتم الانبياء

الحمد لله و كفٰى و سلام علىٰ عباده الّذين المصّطفٰى خصوصاً على

سيد الرسل خاتم الانبّياء و على اله و اصحابه اجمعين

کتاب کا مقصد

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا ہے تا کہ اس کے ذریعے وہ اس کو راضی کر لے۔ باقی زمین پر جتنی مخلوق نظر آتی ہے بلکہ آسمان پر سورج، چاند اور ستارے بھی انسان کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے۔ اس دنیا میں مال ودولت، زمینیں، رشتے دار، بیوی بچے، صحت و بیماری، امیری اور غریبی یہاں تک کہ زندگی اور موت کے ذریعے بھی اللہ تعالیٰ بندے کی آزمائش کرتے ہیں۔ کیا اس بندے کو دنیا اور اس کی خواہشات مجھ سے دور لے جاتی ہے یا کہ یہ بندہ دنیا کو استعمال کر کے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو سکھلانے کے لئے کہ وہ یہ زندگی کس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار سکتا ہے سید دو عالم حضرت محمد مصطفٰی ﷺ کو بھیجا۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے انسان کو اپنے اندر چار صفات پیدا کرنا پڑتی ہیں۔

۱) پہلی تو یہ کہ اس کی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام کے اندر گزرے اور ہر حال میں بندہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو ہی غلبہ دے چاہے ساری دنیا ایک طرف ہو جائے۔

۲) دوسری یہ کہ انسان رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اور آپ ﷺ کے طریقہ زندگی کو دنیا کے ہر باطل رسم و رواج پر ترجیح دے اور اپنی زندگی کو حضور ﷺ کے رنگ میں رنگ لے۔

۳) تیسری یہ کہ مخلوق الٰہی کے حقوق پورے کرے۔ ان کو تکلیف نہ دے اور ان پر اپنی حیثیت کے مطابق شفقت کرے۔ ان کی دنیا اور آخرت کو بہتر بنانے کی کوشش کرے۔

۴) چوتھی جو دل و دماغ کے متعلق ہے وہ یہ کہ اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رکھنے کی کوشش کرے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے۔ ساری زندگی اس طرح گزارے کہ گویا یہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی یقیناً بندے کی ہر حالت دیکھ رہا ہے۔

اگر بندہ صرف یہ دنیوی زندگی جو بہت ہی مختصر ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق گزار لے تو اللہ تعالیٰ آنے والی ہمیشہ کی زندگی میں بندے کی مرضی پوری کریں گے۔

بندہ یہ سب کچھ کس طرح کر سکتا ہے؟ اس کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی اور اولیاء و عارفین کی زندگی کے نچوڑ سے حاصل شدہ طریقہ کار لکھا گیا ہے جس پر چل کر لاکھوں اور کروڑوں لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور دوستی حاصل کی ہے۔

اس سفر پر چلنے سے پہلے انسان کو سب سے پہلے چار شرطیں پوری کرنا پڑتی ہیں۔

۱) اپنا عقیدہ اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کے مطابق درست کرے۔

۲) وضو، غسل، عبادات اور لین دین اور زندگی گزارنے کے متعلق حلال وحرام، فرض وواجب اور سنت وبدعت کا علم حاصل کرے۔

۳) گزشتہ زندگی میں جو اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے حقوق میں کمی کوتاہی ہوئی اس کی تلافی کرے اور آئندہ کے لئے توبہ کرے۔

۴) اس سفر میں شیطان، نفس، دنیا اور دنیا والے مخالفت کریں گے اس لئے مجاہدے اور خواہشات کی قربانی دینے کے لئے مضبوط ارادہ کرے۔

اس کے بعد سب سے پہلے بندہ اپنے جسم کے سات حصوں کو گناہوں سے بچانے کا طریقہ سیکھے گا جس میں زبان، کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں، پیٹ اور شرم وحیاء کے اعضاء شامل ہیں۔ اس کے بعد یہ بندہ اپنے دل ودماغ کو برے خیالات سے محفوظ رکھنے کے طریقہ اور کس طرح اپنے خیالات کو پاکیزہ بنا سکتا ہے یہ سیکھے گا۔ تیسرے درجے میں دل کی بیماریوں مثلاً حسد، بغض، دکھاوا اور تکبر وغیرہ دور کر کے اچھی صفات پیدا کرے گا اپنے باطن میں مثلاً اخلاص، صبر، شکر، توکل اور زہد وغیرہ۔ چوتھے درجے میں یہ بندہ اپنے ظاہر وباطن کو رسول اللہ ﷺ کی محبت واطاعت میں فنا کر دے گا اور اس کے نتیجے میں اس بندے کو اللہ تعالیٰ کا قرب معرفت اور رضا نصیب ہوگی۔ اب اس بندے کا باطن نور سے روشن ہو جائے گا اور اب یہ جس راستے سے اللہ تعالیٰ تک پہنچا اس کی طرف دوسرے بندوں کو بھی بلائے گا اور ان کی مدد کرے گا۔ اگر اسی حالت میں اس کو موت آ گئی تو وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو گیا آخرت میں اللہ کے فضل سے وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور اولیاء اللہ کی رفاقت میں ہوگا۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کو پالیا اس نے سب کچھ پالیا اور جو اللہ تعالیٰ کو نہ پا سکا اس نے سب کچھ کھو دیا۔

یہ کامیابی آپ بھی حاصل کر سکتے ہیں پہلی سیڑھی یہی ہے کہ اس کا طریقہ سمجھیں اور پھر کسی استاد اور رہنما جو حضور ﷺ کی شریعت اور سنت پر چل رہا ہو اور اس راستے کے بارے میں بھی علم رکھتا ہو اور اس کے نشیب وفراز سے واقف ہو اس کی رہنمائی میں چلیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی سچی محبت اور اطاعت نصیب فرمائے اور دنیا وآخرت میں اپنی رضا عطا فرمائے۔

امین یا رب العلمین وصلی اللّٰہ علی النبی الامی سیدنا ومولانا محمد وعلی اله واصحابه وحسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل.

(احمد دبّاغ)

(ربیع الثانی ۱۴۳۰ ہجری)

فہرست

۱۔ رضائے الٰہی کی طرف سفر ---------- ۹
۲۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟ ---------- ۱۰
۳۔ عدم (یعنی جب اللہ کے سوا کچھ نہ تھا) ---------- ۱۰
۴۔ عالم ارواح (روحوں کا جہاں) ---------- ۱۰
۵۔ یہ فنا ہونے والی دنیا ---------- ۱۰
۶۔ موت کے بعد کی زندگی۔ برزخ کا جہاں ---------- ۱۰
۷۔ قیامت کا دن ---------- ۱۱
۸۔ ایمان و کفر اور توحید و شرک کی عدالت ---------- ۱۱
۹۔ حقوق اللہ کی عدالت ---------- ۱۱
۱۰۔ حقوق العباد کی عدالت ---------- ۱۱
۱۱۔ دوزخ کی زندگی ---------- ۱۱
۱۲۔ ہمیشہ کے لئے جنت کی زندگی ---------- ۱۱
۱۳۔ خلاصہ ---------- ۱۲
۱۴۔ مختلف سوالات اور اُن کے جوابات ---------- ۱۷
۱۵۔ اللہ کی ذات اور حکم کی عظمت ---------- ۱۷
۱۶۔ حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے طریقہ کی عظمت ---------- ۱۷
۱۷۔ مخلوق پر شفقت ---------- ۱۷
۱۸۔ حضوری ---------- ۱۷
۱۹۔ غیر اختیاری احوال و کیفیات ---------- ۱۷
۲۰۔ اصل مقصد ---------- ۱۹
۲۱۔ عقیدہ ---------- ۲۰
۲۲۔ اللہ ---------- ۲۰
۲۳۔ فرشتے ---------- ۲۰
۲۴۔ کتابیں ---------- ۲۰
۲۵۔ رسل ---------- ۲۰
۲۶۔ قیامت کا دن ---------- ۲۰
۲۷۔ تقدیر ---------- ۲۱
۲۸۔ موت کے بعد کی زندگی ---------- ۲۱

۲۹۔ ختم نبوت ---------- ۲۱
۳۰۔ صحابہ اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم ---------- ۲۱
۳۱۔ اولیآ ءاللہ ---------- ۲۱
۳۲۔ اولیآ ءشیطان ---------- ۲۲
۳۳۔ فقہ کے مسائل (عبادت اور زندگی گزارنے کے اسلامی قاعدے قانون) ---------- ۲۴
۳۴۔ گزشتہ برے اعمال کی تلافی ---------- ۲۵
۳۵۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق ---------- ۲۵
۳۶۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حقوق ---------- ۲۵
۳۷۔ اپنی ذات اور نفس کے حقوق ---------- ۲۶
۳۸۔ دوسری مخلوق کے حقوق ---------- ۲۶
۳۹۔ مالی حقوق ---------- ۲۶
۴۰۔ جانی حقوق ---------- ۲۶
۴۱۔ عزت کے متعلق حقوق ---------- ۲۶
۴۲۔ اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق کے متعلق ایک اہم مسئلہ ---------- ۲۷
۴۳۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد ---------- ۲۸
۴۴۔ توبہ کرنے کا طریقہ ---------- ۳۰
۴۵۔ توبہ کا مطلب ---------- ۳۰
۴۶۔ توبہ کے دو نفل ---------- ۳۰
۴۷۔ توبہ کو چھوڑے نہیں اور دیر نہ کرے ---------- ۳۰
۴۸۔ بخشش اور توبہ کے متعلق ایک شیطانی دھوکہ ---------- ۳۱
۴۹۔ توبہ کب تک کرسکتا ہے؟ ---------- ۳۱
۵۰۔ توبہ کی چار شرائط ---------- ۳۱
۵۱۔ توبہ کے صحیح ہونے میں مددگار امور ---------- ۳۱
۵۲۔ توبہ پر قائم رہنے میں مددگار امور ---------- ۳۲
۵۳۔ توبہ سے روکنے والے شبہات اور شیطانی سوچیں ---------- ۳۳
۵۴۔ سفر کا آغاز ---------- ۳۴
۵۵۔ سات اعضاء کا تقویٰ ---------- ۳۷

۵۶۔ پہلا مرحلہ ---------- ۳۷
۵۷۔ دوسرا مرحلہ ---------- ۴۱
۵۸۔ تیسرا مرحلہ ---------- ۴۷
۵۹۔ چوتھا مرحلہ (قرب ورضائے الٰہی اور قلب وباطن کی نورانیت) ---------- ۵۰
۶۰۔ اطاعت مرشد (فنا فی الشیخ) ---------- ۵۰
۶۱۔ اطاعت ومحبت رسول ﷺ (فنا فی الرسول ﷺ) ---------- ۵۰
۶۲۔ اطاعت محبت الٰہی میں فنائیت (فنا فی اللہ) ---------- ۵۰
۶۳۔ مقام دعوت ---------- ۵۰
۶۴۔ امید اور خوف (خوف ورجا) ---------- ۵۱
۶۵۔ اللہ پر توکل ---------- ۵۱
۶۶۔ طریق کا پہلا مرحلہ (ا) ---------- ۵۴
۶۷۔ طریق کا پہلا مرحلہ (ب) ---------- ۵۵
۶۸۔ طریق کا دوسرا مرحلہ ---------- ۵۶
۶۹۔ طریق کا تیسرا مرحلہ ---------- ۵۷
۷۰۔ انسان کی چار حالتیں ---------- ۵۷
۷۱۔ طریق کا چوتھا مرحلہ ---------- ۵۸
۷۲۔ چالیس روحانی صفات/ عادات ---------- ۵۹
۷۳۔ روزانہ کے وظائف ---------- ۶۱
۷۴۔ ذکر الٰہی ---------- ۶۱
۷۵۔ مراقبہ ---------- ۶۱
۷۶۔ وضو کے روحانی درجات ---------- ۶۲
۷۷۔ غسل کے روحانی درجات ---------- ۶۲
۷۸۔ نماز کے روحانی درجات ---------- ۶۲
۷۹۔ روزہ کے روحانی درجات ---------- ۶۲
۸۰۔ صدقہ وزکوٰۃ کے روحانی درجات ---------- ۶۳
۸۱۔ حج وعمرہ کے روحانی درجات ---------- ۶۳
۸۲۔ سنت کی پیروی کے روحانی درجات ---------- ۶۳

۸۳۔ ذکر کے روحانی درجات ---------- ۶۳
۸۴۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نورانی سنتیں ---------- ۶۴
۸۵۔ طریقہ اذکار ---------- ۶۶
۸۶۔ طریقہ مراقبہ ---------- ۶۹
۸۷۔ زبان کا تقوی ---------- ۷۰
۸۸۔ آنکھوں کا تقوی ---------- ۷۱
۸۹۔ کانوں کا تقوی ---------- ۷۲
۹۰۔ فرج کا تقوی ---------- ۷۳
۹۱۔ پیٹ کا تقوی ---------- ۷۴
۹۲۔ پاؤں کا تقوی ---------- ۷۵
۹۳۔ ہاتھوں کا تقوی ---------- ۷۶
۹۴۔ نماز کے دس روحانی درجات ---------- ۷۷
۹۵۔ نماز کے ظاہری درجات ---------- ۷۸
۹۶۔ نماز کے روحانی درجات ---------- ۷۹
۹۷۔ خیال اور سوچ کی پاکی (تزکیہ خواطر) ---------- ۸۰
۹۸۔ روحانی صفات (عاجزی) ---------- ۸۱
۹۹۔ روحانی صفات (اخلاص) ---------- ۸۲
۱۰۰۔ روحانی صفات (توبہ) ---------- ۸۳
۱۰۱۔ روحانی صفات (شکر) ---------- ۸۴
۱۰۲۔ عاجزی (تواضع) ---------- ۸۵
۱۰۳۔ اخلاص ---------- ۸۶
۱۰۴۔ شکر ---------- ۸۷
۱۰۵۔ توبہ ---------- ۸۸
۱۰۶۔ طریق شروع کرنے اور روزانہ کے اعمال اور وظائف کا خلاصہ ---------- ۹۲
۱۰۷۔ **سند شجرة الطريقة المحمدية** ---------- ۹۳
۱۰۸۔ **شجرة مشائخ طريقه محمديه حسينيه القادريه الشاذليه الدباغيه** ---------- ۹۵
۱۰۹۔ اذکار محمدیہ ---------- ۹۸
۱۱۰۔ نماز تہجد ادا کرنے سے پہلے کے اذکار ---------- ۹۹

☆ الطريقة المحمديه ☆

رضائے الٰہی کی طرف سفر

اللہ کی رضا اور قرب کے طالبین کو جن مراحل اور گھاٹیوں سے گزرنا پڑتا ہے یہ کتاب ان کی نشاندہی کرتی ہے۔ سالک کو جو اعمال اور اذکار استاد سے ملیں اُن پر اس کو عمل کرنا چاہیے۔ طالب اپنے استاد سے چالیس دن میں ایک مرتبہ رابطہ ضرور کرے، اپنے حالات کی اطلاع کرے اور استاد کی ہدایت اور مشورہ کے مطابق چلے۔

نام: ____________________

پتہ: ____________________

تاریخ: ____________________

تعلیم/ ملازمت: ____________________

زندگی کا مقصد: ____________________

فارغ وقت کی مصروفیت: ____________________

مشکل الفاظ کا مفہوم

رضائے الٰہی: اللہ تعالیٰ کا کسی سے راضی اور خوش ہونا۔

سنت: حضور ﷺ کا قول، عمل اور وہ عمل جو آپ ﷺ کے سامنے کیا گیا ہو اور آپ ﷺ نے اس پر نکیر نہ فرمائی۔

طریقہ/طریق: راستہ جس پر چل کر بندہ اللہ کو راضی کر سکے۔

طالب/ سالک: اس راستے پر چلنے والا مسافر اور اللہ کی رضا چاہنے والا۔

مقصود: اصل مقصد جس کے لئے یہ ساری محنت درکار ہے۔

کشف (پردے کا ہٹ جانا): جاگتے ہوئے کوئی منظر، کسی دوسری جگہ یا دنیا کا نظارہ جیسے سوتے ہوئے خواب میں نظر آتا ہے۔

کرامت: رسول اللہ ﷺ کے متبع کامل سے کوئی ایسا امر یا بات ظاہر ہونا جو عام عادت کے خلاف ہو۔

نفس: جس میں مختلف قسم کی خواہشات پیدا ہوتی ہیں۔

تزکیہ: پاک کرنا۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟

زندگی کے مختلف موڑ

عدم

یہ جتنی کائنات انسان کو اپنے اردگرد نظر آتی ہے آسمان، ستارے، سورج، چاند، چرند پرند، دریا، پہاڑ اور انسان یہ خود بخود نہیں بنے اور نہ ہی انسان نے ان کو بنایا ہے اور نہ یہ ہمیشہ سے موجود تھے اسی طرح فرشتے، جنت، دوزخ، عرش، کرسی اور لوح وقلم بھی پہلے موجود نہ تھے۔ صرف اللہ کی ذات تھی اور اس کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ اللہ نے اپنی معرفت وعبادت کیلئے انسانوں اور جنات کو پیدا فرمایا۔ انسان نے اپنے آپ کو خود پیدا نہیں کیا اس لئے وہ زندگی بھی اپنی مرضی کے مطابق نہیں گزار سکتا بلکہ جس نے پیدا کیا ہے اسی کی مرضی کے مطابق اس کو زندگی گزارنی چاہیے یہی اصل اور ہمیشہ کی کامیابی کا راستہ ہے۔ سورۃ ملک میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ اللہ وہ ذات ہے جس نے موت اور زندگی کو پیدا فرمایا اس آزمائش کے لئے کہ تم میں کون بہترین اعمال کرتا ہے۔

عالم ارواح (روحوں کا جہاں)

اللہ تعالیٰ نے پہلے ہماری روحوں کو پیدا فرمایا اور ان سے پوچھا کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا ہاں بیشک تو ہی ہمارا رب ہے۔ اسے عہد الست بھی کہتے ہیں۔ روحوں نے چونکہ اس کا اقرار ودعویٰ کیا اب اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے ان کو ایک جسم دے کر امتحان کے لئے دنیا میں بھیجا جاتا ہے۔

یہ فنا ہونے والی دنیا

اس دنیا میں روح کو تھوڑے عرصے کے لئے آزمائش کے لئے بھیجا گیا۔ اس کو جسم دیا گیا، یہ ہماری اس دنیا کی زندگی ہے یہاں نفس انسانی میں مختلف خواہشیں پیدا ہوتی ہیں۔ آزمائش یہ ہے کہ انسان یہ جسم اللہ کے حکموں اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق استعمال کرتا ہے یا وہ شیطان اور اپنی خواہش کے مطابق چلتا ہے۔

موت کے بعد کی زندگی، برزخ کا جہاں

موت کے بعد انسان جس جہاں میں قیامت تک رہے گا اس کو برزخ کہتے ہیں یہاں انسان کا اختیار ختم ہو جاتا ہے یا تو اس کی قبر جنت کا باغ بن جاتی ہے اور یا دوزخ کا ایک گڑھا ان برے اعمال کی وجہ سے جن کو اس نے دنیا میں اپنی مرضی سے اختیار کیا تھا۔

قیامت کا دن

یہ پچاس ہزار سال کا دن ہے اس میں دنیا کی زندگی جیسی کئی زندگیاں سما سکتی ہیں۔اس دن انسان کو اپنی زندگی کے ہر لمحے کا حساب دینا ہوگا خصوصاً جوانی کی زندگی اور توانائیاں کہاں اور کن چیزوں پر خرچ کیں۔مال ودولت کن ذریعوں سے کمایا تھا اور کہاں خرچ کیا تھا۔ یہ بھی ضرور پوچھا جائے گا کہ اپنے علم پر عمل کتنا کیا۔ نیک لوگوں کے لئے یہ دن بہت جلد گزر جائے گا، اس دن تین عدالتیں لگیں گی۔

ایمان وکفر کی عدالت

۱) پہلی عدالت میں توحید وشرک کے متعلق سوال ہوگا یعنی انسان کا عقیدہ کیا تھا اور انسان نے کس رسول کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات اور اللہ تعالیٰ کو راضی اور ناراض کرنے والے اعمال پر اطلاع پائی۔

حقوق اللہ کی عدالت

۲) دوسری میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حقوق کے متعلق سوال ہوگا مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی کہاں تک پابندی کی اور زندگی میں کہاں تک سنتوں کے مطابق چلا اور قرآن کے بارے میں بھی کہ اس پر عمل کیا تھا یا نہیں۔انسان کو کتاب وسنت کے مطابق چلنا ہی اس عدالت میں کامیاب کرسکتا ہے۔

حقوق العباد کی عدالت

۳) تیسری عدالت انسانوں اور دوسری مخلوق کے حقوق کے متعلق لگے گی جس میں لوگوں کے جان ومال کے بارے میں، ان کی عزت وآبرو کے بارے میں اور ان کی پاسداری کا سوال ہوگا۔ جانوروں کو ناحق تکلیف پہنچانے کے متعلق بھی سوالات ہوں گے۔

دوزخ کی زندگی

اگر اللہ نے اپنے فضل وکرم سے معاف نہ فرمایا تو فاسقوں اور گنہگاروں کو بہت لمبے عرصے کے لیے جہنم کی گرم آگ اور جہنم کی وادیوں اور نہروں میں رہنا پڑے گا جو آگ اور پیپ کی ہوں گی۔کافر تو ہمیشہ کے لئے وہاں جائیں گے اور مسلمانوں کو ایک مدت بعد وہاں سے نکالا جائے گا۔ایمان والا ہمیشہ کے لیے جہنم میں نہ رہے گا۔

ہمیشہ کے لئے جنت کی زندگی

جنہوں نے ایمان لانے کے بعد نیک اعمال کئے اور گناہوں سے بچے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمیشہ کے لئے ان کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔عام جنتی کی جنت بھی اس دنیا سے کئی گنا زیادہ بڑی ہوگی۔ ہر جنتی کو حضرت آدم علیہ السلام کا قد، حضرت

یوسف علیہ السلام کا حسن، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سی عمر، حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز اور سرور دو جہاں حضرت محمد ﷺ کے سے اخلاق عطا کئے جائیں گے۔ اللہ پاک خود براہِ راست اپنا کلام سنائیں گے اور اپنے لازوال اور بے مثال حسن کا دیدار کرائیں گے۔ وہاں نہ بیماری ہوگی نہ موت اور نہ کوئی اور پریشانی ہوگی۔ یہ ان لوگوں کا ٹھکانہ ہوگا جن لوگوں نے دنیا میں اللہ کو راضی کر لیا۔

خلاصہ

تا کہ انسان جہنم سے بچ کر بغیر عذاب کے جنت میں جا سکے۔ اس راستے میں یہ سکھایا جاتا ہے کہ انسان اپنے جسم، دل، دماغ اور روح کو کیسے گناہوں سے پاک کر سکتا ہے اور پاک رکھ سکتا ہے اسی کو تزکیہ نفس کہتے ہیں۔ تزکیہ نفس کر لینے سے انسان اللہ کا محبوب بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی و خوش ہو جاتے ہیں وگرنہ موت کے بعد بہت دردناک اور دکھ دینے والا عذاب ہمارے انتظار میں ہے۔

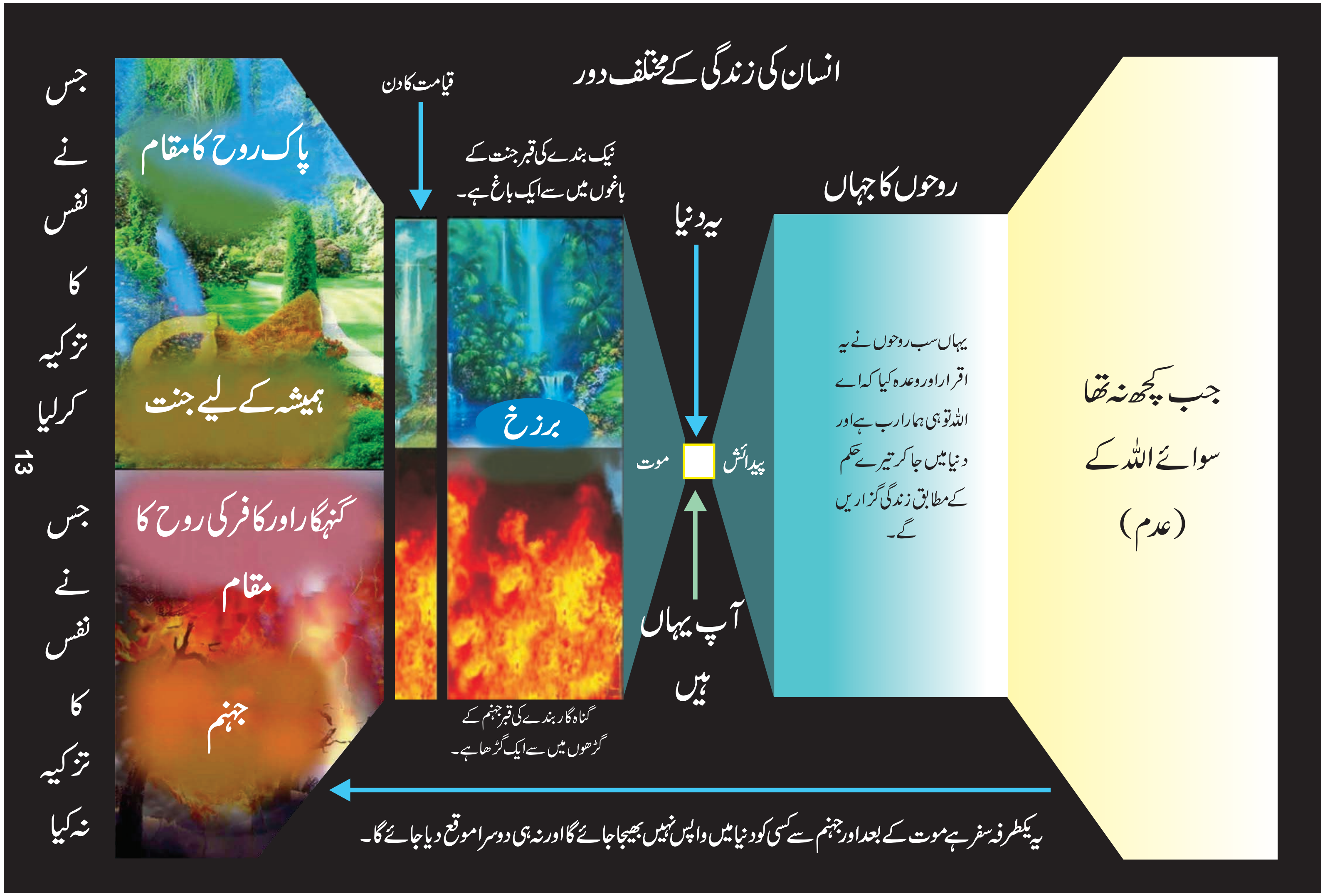
انسان کی زندگی کے مختلف دور
جب کچھ نہ تھا
سوائے اللہ کے
(عدم)
روحوں کا جہاں
یہاں سب روحوں نے یہ اقرار اور وعدہ کیا کہ اے اللہ تو ہی ہمارا رب ہے اور دنیا میں جا کر تیرے حکم کے مطابق زندگی گزاریں گے۔
پیدائش
موت
یہ دنیا
آپ یہاں ہیں
نیک بندے کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔
برزخ
گناہ گار بندے کی قبر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔
قیامت کا دن
پاک روح کا مقام
ہمیشہ کے لیے جنت
گنہگار اور کافر کی روح کا مقام
جہنم
جس نے نفس کا تزکیہ کرلیا
جس نے نفس کا تزکیہ نہ کیا
یہ یکطرفہ سفر ہے موت کے بعد اور جہنم سے کسی کو دنیا میں واپس نہیں بھیجا جائے گا اور نہ ہی دوسرا موقع دیا جائے گا۔

اللہ کے قرب اور جنتوں کے درجات
اللہ کی ناراضگی اور جہنم کے درجات
دنیاوی اڑانے اور کامیابیاں (شہرت، دنیاوی عہدہ اور مال و دولت)
موت جو سب دنیاوی کامیابیوں کو صفر کر دے گی

نیک بندوں کی دنیاوی اڑان اور کامیابیاں
اللہ کے قرب اور جنتوں کے درجات
اللہ کی ناراضگی اور جہنم کے درجات
موت جو سب دنیاوی کامیابیوں کو صفر کر دے گی

گناہ گار بندوں کی دنیاوی اڑان اور کامیابیاں
موت جو سب دنیاوی کامیابیوں کو صفر کر دے گی
اللہ کے قرب اور جنتوں کے درجات
اللہ کی ناراضگی اور جہنم کے درجات

مختلف سوالات اور اُن کے جوابات

سوال: اس راستے کی منزل مقصود کیا ہے؟

جواب: اللہ کی رضا یعنی اللہ کو خوش کرنا۔

سوال: اللہ تعالیٰ کیسے راضی ہوتے ہیں؟

جواب: اللہ کو راضی کرنے کے لیے انسان کو چار کام کرنے پڑیں گے؛

اللہ کی ذات اور حکم کی عظمت

۱) اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہر باطل اور ہر شے پر ترجیح دینا اور اسکے احکام کو ہر مخالف خواہش اور چیز پر عملی طور پر غلبہ دینا۔

حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے طریقہ کی عظمت

۲) حضرت محمد ﷺ کو ہر رہنما اور مقتدا پر ترجیح دینا اور آپ ﷺ کے طریقہ زندگی کو ہر مخالف طریقہ زندگی پر عملی طور پر ترجیح دینا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت محمد ﷺ کی سیرت کے ستارے سمجھ کر ان کی راہ پر چلنا۔

مخلوق پر شفقت

۳) اللہ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنا اور ان پر شفقت کرنا۔ دنیوی طور پر ان کو اپنی حیثیت کے مطابق فائدہ پہنچانا اور تاکہ آخرت میں بھی وہ عذاب سے بچ جائیں اس کے لیے ان کو دین اور سنت پر چلنے کی دعوت دینا۔

حضوری

۴) ہر وقت دل اور باطن کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر رکھنا یعنی اس دھیان میں رہنا کہ اللہ مجھے دیکھ رہے ہیں اور اسکے مناسب اعمال اختیار کرنا۔

سوال: کونسی چیزیں اللہ کے قرب و رضا کے راستے کی منزل نہیں اور نہ ہی ان کا حاصل ہونا ضروری ہے اور نہ ہی وہ بندے کا مقصد ہونی چاہئیں؟

جواب:

غیر اختیاری احوال و کیفیات

نیچے لکھی گئی چیزیں، حالتیں اور کیفیات مقصود نہیں اور نہ ہی لازمی ہیں؛

۱) اچھے خوابوں کا آنا۔
۲) کشف اور کرامات ظاہر ہونا۔
۳) الہام یا اس جیسی کیفیت پیدا ہونا۔
۴) ذکر یا مراقبہ میں رنگ اور نور نظر آنا۔
۵) دم اور تعویذ گنڈے کی اجازت حاصل کرنا۔
۶) کسی جنّ کا قبضے میں آجانا یا جنّات کے زیر اثر مریضوں کا علاج کرنا۔

اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے چار ذریعے

سب سے بڑا مقصد
اللہ کی رضا

- نیک کام صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کرنا نہ کہ کسی اور مقصد کے۔
- مسلسل یہ خیال ذہن میں رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اسکی شان کے مطابق نہیں کرسکتا۔
- اللہ تعالیٰ ہی کے فضل سے میں اس راستے پر چل رہا ہوں اور اسی کے فضل سے اسکی رضا حاصل کروں گا نہ کہ صرف اپنی کوشش اور محنت سے۔

۱ حکم الٰہی

اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے حکموں کو ہر مخالف حکم پر غلبہ دینا۔

۲ سنت رسول اللہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے طریقہ اور سنت کو ہر مخالف طریقہ، رسم ورواج اور زندگی گزارنے کے غلط اور شیطانی طریقوں پر غلبہ دینا۔

۳ مخلوق پر شفقت

مخلوق پر دنیوی اور اخروی اعتبار سے شفقت کرنا۔

دنیوی شفقت تو یہ ہے کہ اپنی حیثیت کے مطابق انفرادی اور اجتماعی طور پر ان کے لیے روٹی کپڑا مکان، دوائی، تعلیم اور ذریعہ معاش کا بندوبست کرنا۔

اخروی شفقت: یہ ہے کہ مخلوق کو دعوت وتبلیغ کے ذریعے جہنم سے بچانے اور جنت میں پہنچانے کی کوشش کرنا۔ ان کو شیطان کی اور شیطانی لوگوں کی غلامی سے آزادی دلوا کر سرکار دو جہاں ﷺ کی غلامی اور پیروی میں لانا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے۔

سب سے پہلے مخلوق کے مالی، جانی اور عزت کے متعلقہ حقوق پورے کرنا جس میں اہل وعیال، ماں باپ، رشتے دار اور ساری انسانیت شامل ہے۔ اسکے بعد بقدر اپنی استطاعت کے ان کو نفع پہنچانے کی کوشش کرنا۔

۴ حضوری

ساری زندگی، رات اور دن اس طرح گزارنا کہ انسان کے دل میں یہ یقین جڑ پکڑ لے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت میرے ساتھ ہے، میرے ظاہر اور باطن اور حالات کو دیکھ رہا ہے اور میرے ہر لفظ کو سن رہا ہے۔ جب آپ کی زندگی میں یہ صفات پیدا ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحمت سے آپ سے راضی ہو جائے گا جو کہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔

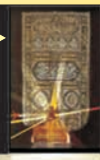

مجاہدہ

استقامت

۷) رزق اور کاروبار میں اضافہ ہونا۔ ۸) جسمانی بیماریوں سے شفا مل جانا۔
۹) آئندہ کی خبریں یا دوسروں کی سوچوں کا علم ہونا۔ ۱۰) مقدمات اور دنیاوی مقاصد میں کامیابی حاصل کرنا۔
۱۱) نیک کام خود بخود ہونا شروع ہو جائیں گے اور گناہ خود بخود چھوٹ جائیں گے خود محنت نہیں کرنا پڑے گی۔
۱۲) کوئی برا خیال یا وسوسہ نہیں آئے گا۔ ۱۳) اولاد کا حاصل ہونا یا بڑھنا۔
۱۴) کوئی بخشش کی ذمہ داری لے لے گا ہم چاہے گناہوں میں مشغول رہیں۔
۱۵) گناہ کی طرف ہلکا سا میلان بھی نہیں ہوگا۔ ۱۶) لطائف کا حرکت کرنا۔

اصل مقصد

اوپر بیان کردہ ساری چیزیں مقصود نہیں بلکہ مقصود اللہ کی رضا ہے اور جس کا سب سے بڑا ذریعہ حضور ﷺ کی مبارک زندگی کی ہر شعبہ میں پیروی ہے مثلاً

۱) عقائد۔ یعنی بندہ اللہ، اسکے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور آخرت پر کس طرح کا ایمان رکھتا ہے۔

۲) عبادات۔ یعنی نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور ذکر و تلاوت میں۔

۳) معاملات۔ یعنی مالی لین دین تجارت و کاروبار میں۔

۴) معاشرت۔ یعنی لباس، کھانے پینے، سونے جاگنے اور زندگی کے عام رہن سہن کے طریقے میں۔

۵) اخلاق۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کی باطنی صفات کے حصول کی کوشش مثلاً

صبر (مصیبت یا خوشی میں کوئی غیر شرعی ردعمل کا اظہار نہ کرنا نہ دل سے نہ زبان سے اور نہ جسم سے)۔

اخلاص (نیک عمل خالص اللہ کی رضا کے لیے کرنا کسی دنیوی غرض سے نہیں)۔

شکر (نعمت کو اللہ کی طرف سے سمجھنا نہ کہ اپنی قابلیت کا نتیجہ اور اسکو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں استعمال نہ کرنا)۔

ذکر (ہر وقت دل و دماغ اور روح میں اللہ کی موجودگی کا یقین ہونا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت مجھے دیکھ رہے ہیں اور اسکا اظہار زبان اور جسم سے اللہ کی تعریف اور اطاعت کی شکل میں کرنا)۔

توکل (اسباب کو اختیار کرنا لیکن نظر اور سوچ اللہ کی قدرت کی طرف ہونا اور معاملہ اللہ کے سپرد کر دینا اور نتیجہ اسی پر چھوڑ دینا)۔

زہد (دل میں دنیا کی بے رغبتی ہونا اور محبت نہ ہونا بمقابلہ آخرت کے)۔

اس کے ساتھ باقی چیزیں حاصل ہو جائیں تو اُن پر اللہ کا شکر ادا کرے اور نہ حاصل ہوں تو اللہ کے قرب اور رضا حاصل کرنے میں کوئی نقصان نہیں۔

پہلی شرط

سوال: اس طریق اور راستے پر چلنے سے پہلے مجھے کیا کرنا چاہیے؟
جواب: اللہ کی دوستی کے اس راستے کے مسافر بننے سے پہلے تین شرطیں پوری کرنی پڑتی ہیں ورنہ اس سفر کو طے نہیں کر سکتا۔
سوال: وہ شرطیں کیا ہیں؟

جواب:

عقیدہ

ا) عقیدہ اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ اہل سنت والجماعت کے عقیدے کتاب عقائد میں ہیں۔ عقیدے کا مطلب ہوتا ہے کہ انسان کن چیزوں پر یقین اور ایمان رکھتا ہے اور کس طرح کا ایمان اور یقین رکھتا ہے۔ عقیدے کی سات بنیادیں ہیں؛

اللہ

اللہ تعالیٰ کی ذات اور اسکی تمام صفات پر ایمان لانا اور کسی کو بھی اسکی ذات میں، صفات میں اور افعال (کاموں) میں شریک نہ ٹھہرانا۔ یہ یقین رکھنا کہ کوئی مخلوق اسکی طرح نہیں اور نہ وہ کسی مخلوق جیسا ہے، نہ وہ کسی کا حصہ ہے اور نہ کوئی اسکی ذات کا حصہ ہے۔ وہ ذہنوں اور سوچوں سے بلند ہے۔

فرشتے

اسکے تمام فرشتوں پر ایمان لانا اور یہ کہ وہ سب معصوم ہیں۔ وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ملے اس کو پورا کرتے ہیں۔

کتابیں

تمام آسمانی کتابیں جو اللہ نے نازل فرمائیں ہیں اُن پر ایمان لانا لیکن پیروی صرف قرآن مجید کی ہوگی جو آخری کتاب ہے اور پہلے اتاری گئی کتابیں منسوخ ہو چکی ہیں مثلاً تورات، انجیل اور زبور۔

رسل

تمام انبیاء اور رسولوں پر ایمان لانا اور یہ ایمان رکھنا کہ وہ مخلوق میں سب سے افضل ہیں اور گناہ سے پاک ہیں لیکن اب پیروی اور اتباع آقا دو جہاں اور انبیاء و رسولوں کے امام حضرت محمد ﷺ کی کرنی ہوگی۔ پچھلے کوئی پیغمبر یہاں ظاہر ہوں تو وہ بھی حضرت محمد ﷺ کے ہی پیروکار ہوں گے آپ ﷺ کی امت میں رہیں گے اپنی جماعت علیحدہ نہ بنائیں گے۔

قیامت کا دن

قیامت کے دن پر ایمان لانا کہ اس دن سب مخلوق اللہ کے دربار میں حاضر ہوگی جو گزر چکے اور جو آنے والے ہیں اور اللہ پاک اپنے

فضل وکرم سے انعام اور ثواب دیں گے اور عدل سے جرموں کی سزا دیں گے اور اس دن کسی پر ظلم نہیں ہوگا۔

تقدیر

اس پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کا علم سب زمانوں اور ہر جگہ کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور اس کو سب چیزوں پر قدرت حاصل ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بندوں کا ہر عمل اس کے علم میں ہے لیکن بندہ عمل اپنے اختیار سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی کو مجبور نہیں کرتے اللہ نے اپنی مرضی سے بندوں کو یہ اختیار دیا ہے۔ ہر چیز اور عمل کو وہی پیدا کرتا ہے اور وہ نیکی سے خوش ہوتا ہے اور گناہ سے ناراض ہوتا ہے۔ بھلائی ہو یا برائی، خیر ہو یا شر کوئی شے اس کے علم وقدرت سے باہر نہیں اور ساتھ یہ بھی یقین رکھنا کہ وہ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے مثلاً ظلم، جھوٹ اور جہل وغیرہ

موت کے بعد کی زندگی

اس بات پر ایمان لانا کہ موت کے بعد ہر ایک زندہ کیا جائے گا اور ایک نئی زندگی کا آغاز ہوگا جس کے بعد موت نہیں۔

ختم نبوت

ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نیا نبی اس دنیا میں نہیں آئے گا جو ایسا دعوی کرے وہ جھوٹا اور ایمان سے خارج ہے اور اس کو ماننے والے بھی۔ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ایک امتی کی حیثیت سے اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور قرآن اور حضرت محمد ﷺ کی سنت وشریعت کے مطابق زندگی گزاریں گے اور حکومت کریں گے۔

صحابہ اور اہل بیت رضی اللہ عنہم

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم ،حضرت عمر رضی اللہ عنہم ،حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ،حضرت علی رضی اللہ عنہم علی الترتیب سب صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں پھر عشرہ مبشرہ اور اصحاب بدر اور اصحاب شجرہ کا درجہ ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی ازواج مطہرات اہل بیت میں سے ہیں اور حضرت سیدہ فاطمہؓ اور حضرت علیؓ بھی اہل بیت میں سے ہیں، حضرت سیدنا امام حسنؓ اور حضرت سیدنا امام حسینؓ سب جنت کے سردار ہیں۔ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ کے محبوب بندے ہیں ان کی برائی کرنے والا لعنتی ہے اور کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ اسی طرح اہل بیت سے محبت دنیا و آخرت میں باعث سعادت ہے اور ان سے بغض رکھنا یا ان کی بے ادبی انتہائی بدبختی ہے۔

اولیآء اللہ

اللہ کے نیک بندے جو سنت کی اتباع کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیں ان کو اولیاء اللہ کہتے ہیں ان کا ادب کرنا باعث برکت ہے اور بے ادبی بدبختی ہے۔ ولی وہی ہے جو حضور ﷺ کی سنت اور شریعت (اسلامی قانون) کے مطابق زندگی گزارتا ہے۔ اگر اللہ چاہے تو ان کے ہاتھ پر کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں لیکن یہ ولائیت کی شرط نہیں۔ سب سے بڑی کرامت استقامت کے ساتھ سنت

کی پیروی ہے۔

اولیآء شیطان

جوشریعت محمدی ﷺ کی مخالفت کرتا ہوتو چاہے وہ آسمان میں اڑے یا پانی پر چلے اور دلوں کے حالات کی خبر دے یا کوئی اور ایسی چیز دکھائے اور ساتھ ہی ولائیت کا دعوٰی بھی کرے تو یہ اسکے اللہ کے ولی ہونے کی نشانی نہیں بلکہ وہ شیطان کا ولی اور ساتھی ہے۔تارک نماز یا بلا عذر نماز با جماعت چھوڑنے والا، داڑھی منڈوانے والا، نامحرم عورتوں کو اکیلا تنہائی میں ملنے اور ان سے پاؤں دبوانے والا، ہاتھ کی لکیریں دیکھ کر اور ستاروں کا حساب لگا کر قسمت کا حال بتانے والا کبھی اللہ کا ولی نہیں ہوسکتا۔شریعت محمدی ﷺ میں کسی بزرگ کے خواب، کشف، یا الہام سے کمی یا اضافہ نہیں ہوسکتا جو ایسا دعوٰی کرے وہ شیطان کا پیروکار بن چکا ہے اور گمراہ اور زندیق یعنی بے دین ہو چکا ہے۔انہی میں وہ لوگ شامل ہیں جو ظاہری نماز نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں ہماری روح ہر وقت نماز میں رہتی ہے اور کہتے ہیں ہمیں عبادت اور سنت پر چلنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم ''پہنچ'' چکے ہیں، ہاں یہ سچ ہے وہ پہنچ چکے ہیں مگر کہاں؟ گمراہی اور جہنم میں نہ کہ اللہ کے قرب ورضا تک۔

(عقیدہ طحاویہ، شرح فقہ اکبر اور تکمیل الایمان)

ایمان (عقیدہ)

اجزائے ایمان	کتب	درجہ		
		مختصر	متوسط	تفصیل
اللہ	عقائد پر کتابیں ۱) فقہ اکبر۔ امام ابوحنیفہ ۲) عقیدہ طحاویہ۔ امام طحاوی ۳) شرح فقہ اکبر۔ امام ملّا علی قاری ۴) تکمیل الایمان۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی			
فرشتے				
کتابیں				
انبیاء ورسل اور ختم نبوت				
قیامت				
تقدیر				
موت کے بعد کی زندگی				

دوسری شرط

سوال: دوسری شرط کیا ہے؟

جواب: عقیدہ اور ایمان کا تعلق انسان کے دل و دماغ سے ہے جسم سے نہیں۔ یہ جسم جو ہمیں امانت دیا گیا ہے اسکو کس طرح استعمال کرنا ہے؟ کون سے اعمال اللہ کو ناراض کرنے والے ہیں؟ کن اعمال اور کاموں سے اللہ راضی ہوتے ہیں؟ اور عبادت کس طرح کرنی چاہیے؟ اس علم کو فقہ کا علم یا مسئلہ مسائل اور حلال و حرام جاننے کا علم کہتے ہیں۔ اس میں سب سے ضروری یہ ہے کہ طالب کو غسل، وضو، نماز، روزہ اور حج کے متعلق جو چیزیں فرض، واجب، سنت، مستحب، حرام، مکروہ اور وہ اعمال جو وضو، نماز اور روزہ کو فاسد کر دیتے ہیں یا توڑ دیتے ہیں ان کا علم ہو مثلاً غسل کے تین فرائض ہیں: ۱) کلّی کرنا ۲) ناک میں نرم ہڈی تک پانی ڈالنا ۳) سارے جسم پر پانی اس طرح بہانا اور ملنا کہ کوئی جگہ بال برابر بھی خشک نہ رہے۔

فقہ کے مسائل (عبادت اور زندگی گزارنے کے اسلامی قاعدے قانون)

اسلامی فقہ	فرض اعمال	واجب اعمال	سنت اعمال	مستحب اعمال	مکروہ اعمال	مفسد (عمل کو توڑنے والے) اعمال
غسل						
وضو						
تیمّم						
نماز						
روزہ						
زکوٰۃ						
حج						
حلال وحرام (رزق کے متعلق)						

تیسری شرط

سوال: اللہ کو راضی کرنے کے لیے تیسری شرط کیا ہے؟

جواب: **گزشتہ برے اعمال کی تلافی**

یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ انسان آئندہ زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اللہ ﷺ کے طریقوں کے مطابق گزارنا چاہتا ہے لیکن اگر گزری ہوئی زندگی میں طالب نے اللہ تعالیٰ، رسول ﷺ، اپنے نفس اور دوسری مخلوق کے حقوق ضائع کیے ہیں یا اُن میں کوتاہی کی ہے تو ان کو پورا کرنا پڑے گا اور معافی طلب کرنا ہوگی۔

سوال: اللہ تعالیٰ کے حقوق کیا ہیں؟

جواب: **اللہ تعالیٰ کے حقوق**

۱) اس کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔
۲) عبادت صرف اسی کی رضا کے لیے کرنا مخلوق کی نظروں میں عزت اور شہرت حاصل کرنے کے لیے نہیں۔
۳) نمازیں جو بالغ ہونے کے بعد قضا ہو چکی ہیں ان کو ادا کرنا اور توبہ کرنا۔
۴) روزے جو قضا ہو چکے یا توڑ دیے ان کو شریعت کے مطابق ادا کرنا اور کفارہ دینا۔
۵) پچھلے سالوں کی زکوٰۃ کا حساب کر کے ادا کرنا۔
۶) حج اگر فرض ہے تو ادا کرنے کا اسی سال ارادہ کرنا۔
۷) اگر کوئی منت مانی ہے یا کوئی وعدہ اللہ سے کیا ہے اسکو پورا کرنا اور قسم کا کفارہ دینا اگر پوری نہیں کی۔

سوال: اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے حقوق کیا ہیں؟

جواب: **حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے حقوق**

۱) حضور اکرم ﷺ پر کامل طریقے سے ایمان لانا۔
۲) سب سے زیادہ آپ ﷺ سے محبت کرنا یہاں تک کہ بیوی، بچوں اور والدین سے بھی زیادہ۔
۳) حضور اکرم ﷺ اور جس شے کا آپ ﷺ سے تعلق ہو اس کا سب سے بڑھ کر ادب و احترام اور عزت و توقیر کرنا۔
۴) حضور نبی رحمت ﷺ کے دین، شریعت اور سنت یعنی طریقہ زندگی کی پیروی کرنا یعنی خود اس پر عمل کرنا۔
۵) آپ ﷺ کے دین و شریعت اور سنت و طریقہ کی طرف دوسروں کو دعوت دینا اور اس کی تبلیغ کرنا۔

سوال: اپنی ذات اور نفس کے حقوق کیا ہیں؟

جواب: **اپنی ذات اور نفس کے حقوق**

۱) اپنی ذات کو اللہ کی ناراضگی اور جہنم کی آگ سے بچانا۔
۲) جسمانی صحت کا خیال رکھنا۔
۳) بقدر ضرورت نیند اور آرام۔
۴) جسم کو پاک اور صاف اور طہارت کا خیال رکھنا۔
۵) رزق حلال سے اپنے جسم کی پرورش کرنا۔

سوال: دوسری مخلوق کے کیا حقوق ہیں؟

جواب: **دوسری مخلوق کے حقوق**

انسانوں کے حقوق تین قسم کے ہیں۔

۱) مالی حقوق:

مال و دولت کے متعلق۔ اگر پچھلی زندگی میں ناجائز طریقے سے کوئی مال حاصل کیا ہے چاہے وہ زمین ہو، پیسہ ہو، مکان ہو، یا سونا چاندی کے زیورات تو یہ مال مالک کو واپس کرنا ہوگا یا اس سے معاف کرانا ہوگا۔ اگر مالک فوت ہو گیا ہے تو اس کے وارثوں کو دے اگر وارث بھی نہیں تو اس کی طرف سے صدقہ کر دے۔

۲) جانی حقوق:

اگر ناحق کسی کے جسم کو نقصان پہنچایا یا قتل کیا یا ذہنی اور جذباتی طور پر کسی کو ناحق دکھ پہنچایا ہو تو اس سے معافی مانگنا ہوگی۔

۳) عزت کے متعلق حقوق:

اس میں جھوٹا الزام، غیبت، چغلی، جھوٹی گواہی، تہمت اور ایسا مذاق جس سے کسی مسلمان کی بے عزتی ہوئی ہو شامل ہیں۔ ان لوگوں سے معافی مانگنی ہوگی۔

نوٹ: ان لوگوں سے معافی مانگ کر پھر اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگے اور توبہ کرے۔

۴) اگر جانور، پرندے یا کیڑے مکوڑے پر بھی ظلم کیا ہے یا ناحق قتل کیا ہے تو اللہ سے معافی طلب کرے اور توبہ کرے۔

۵) آخر پر اللہ پاک سے عرض کرے؛ اے اللہ جس کے حقوق ضائع ہوئے اور میرے علم میں نہیں تو اس پر میری پکڑ نہ فرمانا بلکہ اپنے فضل و کرم سے مجھے معاف فرما دے۔

اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق کے متعلق ایک اہم مسئلہ

بالغ مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی وصیت لکھ دے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس کسی مسلمان کے پاس کوئی چیز ہو جس کی وصیت کرنی ہو تو یہ بات جائز نہیں کہ دو راتیں گزر جائیں اور اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو''۔ (صحیح بخاری)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جس شخص کو وصیت پر موت آئی (یعنی وصیت کر کے مرا) وہ صحیح راستہ پر اور سنت پر مرا، اور تقویٰ اور شہادت کی موت مرا، بخشا ہوا کی حالت میں مرا''۔ (سنن ابن ماجہ)

وصیت میں یہ لکھے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کے کون سے حقوق ادا کرنا باقی ہیں مثلاً نمازیں، روزے، زکوٰۃ اور حج وغیرہ اور ساتھ یہ بھی وصیت کرے کہ اس کے مال میں سے شریعت کے مطابق حصے نکال کر فدیہ دیا جائے۔

بندوں کے ساتھ جو لین دین ہے اس کے متعلق بھی تفصیل لکھ دے کس کے پیسے دینے ہیں اور کس سے لینے ہیں یا اگر کسی سے معافی طلب کرنی ہو تو وہ بھی لکھ دے۔ اس کے بعد اپنے متعلقین، رشتہ دار اور اہل وعیال کو دین اور سنت پر قائم رہنے دنیوی زندگی سے دھوکہ نہ کھانے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے متعلق نصیحتیں کرے جس طرح گویا ایک مرنے والا آخری نصیحتیں کر رہا ہو۔ اس میں اپنے جنازے اور دفن کے متعلق بھی اپنی خواہش کا اظہار کر سکتا ہے۔

اگر کسی نے اپنی وصیت میں کوئی ایسی چیز لکھ دی جو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو تو وہ وصیت پوری نہ کی جائے گی اور جو کرے گا تو وصیت کرنے والا اور اس پر عمل کرنے والا دونوں اللہ کے دربار میں مجرم ٹھہرائے جائیں گے۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد

اللہ کے حقوق	توحید اور اخلاص نماز روزہ زکوٰۃ حج منت ونذر محبت بندگی اطاعت عظمت	ادائیگی
اللہ کے رسول ﷺ کے حقوق	ایمان محبت ادب عظمت اتباع سنت دعوت تبلیغ	
نفس اپنی جان کے حقوق	آخرت کے عذاب سے بچانا صحت کا خیال رکھنا رزق حلال صفائی	
انسانوں کے حقوق	مالی جانی عزت وعدہ پورا کرنا	
عام مخلوق ماحول، زمین، جاندار قدرتی وسائل	شفقت ناحق تکلیف نہ دینا فضول خرچی اور کسی نعمت کو ضائع نہ کرنا	

اللہ تعالیٰ
کی رضا
موت
اللہ تعالیٰ اور اس کے احکام کی عظمت
حضرت محمد ﷺ اور ان کی سنت کی عظمت
مخلوق پر شفقت
استقامت
حضور مع اللہ
مجاھدہ
دعوت و تبلیغ
قلب و باطن کا روشن ہونا
قلب کا تزکیہ
ذہن کا تزکیہ
سات اعضاء کا تزکیہ
توبہ
عقیدہ۔فقہ
طلب
پیدائش
شیطانی خیالات
کشف
خواب
احساس
لذت
شہرت کی محبت
خود پسندی
حسد
بغض
دنیا کی محبت
غیبت
جھوٹ
چغلی
منافقت
کفر
دکھاوا
بخل
تکبر
حرام رزق
زنا
جہالت
بدعت
شرک
صراط مستقیم
توبہ
اگر بندہ گناھوں میں غرق ہو چکا ہے
تو وہ توبہ کے دروازے سے دوبارہ
صراط مستقیم پر چل سکتا ہے۔
اس دنیا میں انسان کی مختصر زندگی

توبہ کرنے کا طریقہ

توبہ کا مطلب:

توبہ وہ دروازہ ہے جس سے گناہگار بندہ اللہ کے قرب کے محل میں داخل ہوسکتا ہے۔ توبہ کا لفظی معنی ہے لوٹنا یعنی ایک گناہ گار بندہ

گناہ کی زندگی سے نیکی کی طرف

جہنم سے جنت کی طرف

دنیا سے آخرت کی طرف

شیطان کی پیروی سے رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی طرف

غیر اللہ سے اللہ کی طرف

مخلوق کی رضا سے خالق کی رضا کی طرف

اللہ کی دوری سے اللہ کے قرب کی طرف

اللہ کی پکڑ سے اللہ کی معافی کی طرف

اور اللہ کی ناراضگی سے اللہ کی رضا کی طرف لوٹتا ہے

وہ پہلے والے غلط راستے کو چھوڑ کر ایک صحیح راستے پر جس کو صراط مستقیم کہتے ہیں سفر شروع کرتا ہے۔

توبہ کے دو نفل:

توبہ کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعات نفل اللہ کی رضا کے لیے ادا کرے اور اس کے بعد اپنے گناہوں کو یاد کرے اور گڑگڑا کر روتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے اللہ سے دعا کرے کہ اے اللہ تیرے سوا میرا کوئی رب نہیں اور میرے سوا تیرے بہت بندے ہیں میرے گناہ تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔ اپنے فضل وکرم سے مجھے معاف فرما اور آئندہ زندگی میں گناہوں سے حفاظت فرما۔ اول وآخر درود وسلام بھی پڑھے۔ بہترین وقت رات کا آخری حصہ ہے جس میں اللہ پاک خود اعلان فرماتے ہیں کہ کوئی ہے جو گناہوں کی مغفرت چاہتا ہو؟

توبہ کو چھوڑے نہیں اور دیر نہ کرے:

یہ ضروری ہے کہ نیچے لکھی گئی شرائط کے ساتھ توبہ کرے اور یاد رکھے کہ بندہ آئندہ نہ گناہ کرنے کا پختہ ارادہ کر رہا ہے وعدہ نہیں کر رہا اس لیے اگر پھر گناہ ہو جائے تو پھر شرطوں کے ساتھ توبہ کرے اگر گناہ نہیں چھوٹ رہے تو توبہ بھی نہ چھوڑے کیونکہ اللہ پاک بار بار توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ معصوم تو صرف انبیاء علیہم السلام اور فرشتے ہیں۔

بخشش اور توبہ کے متعلق ایک شیطانی دھوکہ:

گناہ پر اصرار کرنا اور توبہ نہ کرنا اور ساتھ مغفرت کی امید رکھنا صرف دھوکہ، بیوقوفی اور خالی تمنا ہے۔ اسباب اختیار کر کے پھر امید رکھنا صحیح طریقہ ہے۔ بیج ڈال کر ہی اللہ سے فضل اور پھل کی امید رکھنی چاہیے توبہ بیج ہے اور مغفرت اس کا پھل ہے۔

توبہ کب تک کر سکتا ہے؟

اگر انسان ابھی مرا نہیں تو وہ توبہ کر سکتا ہے جب تک کہ وہ غرغرہ کی حالت کو نہیں پہنچتا ہے اور یہ وہ حالت ہے جب انسان کی روح نکلنا شروع ہو جاتی ہے اور گلے سے سانس کی عجیب وغریب آواز نکلنا شروع ہو جاتی ہے۔

دوسرا وہ وقت جب توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا، وہ قیامت کے قریب سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔

توبہ کی چار شرائط:

۱) گزشتہ گناہ پر ندامت وشرمندگی۔

۲) گناہ کو فوراً ترک کر دینا۔

۳) آئندہ کے لیے پختہ ارادہ کرنا کہ پھر نہ کروں گا۔

۴) اگر اس گناہ میں اللہ، اس کے رسول ﷺ اور دوسری مخلوق کے حقوق ضائع ہوئے ہوں تو وہ بھی ادا کرنا۔

توبہ کے صحیح ہونے میں مددگار امور:

۱) اخلاص۔ گناہ صرف اللہ کیلئے چھوڑنا نہ کہ کسی اور کے ڈر، خوف یا ملامت کی وجہ سے۔

۲) وہ صحیح توبہ کرنے والا نہیں جو گناہ اس لیے چھوڑے کہ اس کی ملازمت یا عہدہ جاتا رہے گا۔

۳) یا کہ اس کی شہرت اور عزت میں فرق پڑے گا۔

۴) یا کوئی بیماری اور صحت کی قوت کی حفاظت کی وجہ سے گناہ چھوڑے مثلاً فحاشی اس لیے چھوڑ دی کہ ایڈز اور دوسری امراض لگ جائیں گی۔

۵) جس نے چوری اس لیے چھوڑ دی، اس کو گھر میں داخل ہونے کا راستہ یا تجوری نہیں ملی یا اس کو چوکیدار اور سپاہی سے خطرہ تھا۔

۶) وہ بھی تائب نہیں جو غربت کی وجہ سے نشہ اور شراب چھوڑ دے۔

۷) وہ شخص بھی تائب نہیں جو کسی خارجی رکاوٹ کی وجہ سے گناہ نہ کر سکے مثلاً زانی میں جماع کی طاقت نہ رہے، اندھا بدنظری نہ کرے۔

توبہ پر قائم رہنے میں مددگار امور:

۱) توبہ کرنے والا ظاہراً اور باطناً اس گناہ کو ترک کردے ظاہراً تو گناہ کو ترک کرنا ہے اور باطناً یعنی ذہن میں اس کا تصور ارادتاً نہ لائے نہ اس گزشتہ گناہ سے لذت اور سرور حاصل کرے اور نہ مستقبل میں دوبارہ کرنے کی تمنا کرے ورنہ وہ دوبارہ مرتکب ہو گا۔

۲) کوشش کرے کہ جن گناہوں کو یہ ہلکا سمجھتا ہے ان کو بھی چھوڑ دے کہ وہ چھوٹے گناہ بعض مرتبہ دوبارہ اس بڑے گناہ کی طرف لے جاتے ہیں مثلاً بدنظری زنا تک۔

۳) ان ذرائع کو بھی کاٹ دے جو گناہوں تک پہنچاتے ہیں مثلاً ٹی وی، شراب، غلط تصاویر، فحش فلمیں، آلات موسیقی۔

۴) اس ماحول اور جگہ سے بھی اجتناب کرے جس سے گناہ تک پہنچنا آسان ہو۔

۵) ان دوستوں اور ساتھیوں کو بھی چھوڑ دے اور اس کے برعکس اچھے دوست بنائے جو اس کی نیکی پر مدد کریں۔

۶) کبھی ایک مخصوص برائی اور گناہ اس شخص کا ایک مقام بنادیتے ہیں اس وجہ سے اس کا چھوڑنا مشکل ہوتا ہے مثلاً جماعتوں کے لیڈر، گانے بجانے والے، اداکار وغیرہ

۷) بعض مرتبہ انسان توبہ کو ٹالتا رہتا ہے یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اور بعض مرتبہ دلوں پر مہر لگ جاتی ہے یاد رکھیں کہ توبہ کرنے سے تاخیر بھی ایک گناہ ہے اس سے بھی توبہ کرے۔

۸) اپنی توبہ میں نقص اور کوتاہی سے ڈرتا رہے اپنے آپ کو یقیناً بخشا ہوا نہ سمجھے بلکہ اللہ کی رحمت سے امید رکھے اور اس سے دعا کرتا رہے۔

۹) اسے چاہیے ذکر و نصیحت کے حلقوں میں شامل ہو اور آخرت کی یاد کے لئے قبرستان کی زیارت کرے۔

۱۰) کسی نیک بندے سے تزکیہ اور احسان اور اللہ کی رضا و قرب حاصل کرنے کے لیے رہنمائی حاصل کرے اور اپنی اصلاح کرائے۔

۱۱) وہ بدن جو حرام آمدنی سے پالا پوسا ہے اس کی طاقت و قوت اللہ کی راہ میں صرف کرے اور حلال رزق اختیار کرے تاکہ آئندہ یہ جسم پاک اور حلال رزق سے پروان چڑھے۔

توبہ سے روکنے والے شبہات اور شیطانی سوچیں

۱) کبھی کہنے والا یہ کہتا ہے میں توبہ کرنا چاہتا ہوں لیکن اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اللہ مجھے معاف کر دے گا؟

۲) میرے گناہ بہت زیادہ ہے اور اتنے گھناؤنے ہیں کہ وہ نا قابلِ معافی ہیں۔

جواب: معافی آپ نے نہیں دینی اللہ نے معاف کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ؛

''اے ابن آدم اگر تمھارے گناہ آسمان کی بلندی تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا''۔

حدیث:) ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے ہر قسم کے گناہ کر ڈالے نہ چھوٹے چھوڑے نہ بڑے تو کیا توبہ کی گنجائش ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا ''کیا تم مسلمان ہو گئے ہو؟'' اس نے کہا جی ہاں اور کلمہ شہادت پڑا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھے کام کرو اور برے کام چھوڑ دو اللہ تمہاری برائیوں کو بھی نیکیوں میں تبدیل کر دے گا۔'' وہ کہنے لگا میری فریب کاریاں اور نافرمانیاں بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں'' اور وہ مسلسل تکبیر کہتا ہوا آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

یاد رکھیں گناہ کر لینے سے انسان تباہ نہیں ہو جاتا بلکہ اصل تباہی توبہ نہ کرنے کی وجہ سے آتی ہے۔ اگر آپ نیکی کے راستے پر چلتے چلتے گر پڑے تو وہ اصل گرنا نہیں دوبارہ نہ اٹھنا اصل گرنا اور تباہی ہے ہزار بار بھی اگر گریں تو ہزار بار اٹھیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنے کی تعداد پر کوئی حد نہیں لگائی سوائے موت کے۔

سفر کا آغاز

جب بندے نے تینوں شرطوں کو پورا کرلیا یعنی عقیدہ کی درستگی، فقہ کے ضروری مسائل سیکھ لینا اور گزشتہ زندگی میں جو اللہ اور اس کی مخلوق کے حقوق میں کمی کوتاہی ہوئی اس کی تلافی کرنے کے بعد اس راستے پر مسلسل چلنے کے لیے ایک اور جز شرط۔ اس کو آپ چوتھی شرط بھی کہہ سکتے ہیں۔

چوتھی شرط

مجاھدہ اور استقامت

مجاھدے کا مطلب ہے کوشش کرنا اور اپنی خواہش کو ہمت کر کے دبا دینا۔ استقامت کا مطلب اپنا سفر مسلسل جاری رکھنا چاہے دل لگے یا نہ لگے، حالات موافق ہوں یا مخالف لیکن نیک اعمال کرتے رہنا اور گناہوں سے بچتے رہنا۔

یہ بات ظاہر ہے کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ارادہ کرے گا تو اس نے شیطان، نفس اور دنیا کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ لازمی بات ہے کہ شیطان اور اس کی فوج رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کریں گی اپنا نفس بھی مخالفت کرے گا دنیا والے بھی مخالفت کریں گے۔ اب اگر یہ بندہ تھوڑی مشکل برداشت کرنے اور کوشش کرنے کے لیے تیار نہیں تو گویا اس نے شیطان کے سامنے ہتھیار ڈال دیے ہیں۔ اب ناکامی ہی اس کا مقدر ہوگی اور جہنم ہی اس کا ٹھکانہ ہوگا، اگر اس بندے نے اپنا رویہ نہ بدلا۔

مجاھدہ اور استقامت اللہ تعالیٰ کے قرب و رضا کی طرف پرواز کرنے کے لیے دو پروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر پَر نہیں تو پرندہ کسی طرف اُڑ نہیں سکتا۔ مجاھدے کی برکت سے ہی اللہ تعالیٰ اس بندے کے لیے ہدایت کے کئی دروازے کھولے گا۔

تمنا اور ارادے میں فرق

تمنا

میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے اور میں اسکا دوست بن جاؤں لیکن اسکی قیمت اور اسکے لئے قربانی دینے کے لیے تیار نہیں۔

ارادہ

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے میں پوری کوشش کروں گا اور اپنی خواہشات کو قربان کر دوں گا۔ یعنی جسم، دماغ، دل اور نفس کو گناہوں سے پاک کروں گا اور رسول اللہ ﷺ کی عطا کردہ خوبیوں اور اخلاق سے اپنے جسم، دل اور دماغ کو سجاؤں گا۔

اخلاص

اس سارے سفر کا مقصد اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا اور آخرت میں کامیابی حاصل کرنا ہے اگر بندے کا مقصد کچھ اور ہے مثلاً لوگوں کی نظروں میں عزت حاصل کرنا، پیسے کمانا یا شہرت حاصل کرنا تو پھر اس سارے سفر کا مقصد فوت ہوجائے گا۔ انسان کی ساری محنت اور مشقت ضائع ہوجائے گی اور قیامت کے دن ثواب کی بجائے سخت پکڑ ہوگی۔ اس لیے کہ یہ بندہ عبادت دوسروں کے لیے کرتا رہا جو ایک قسم کا چھوٹا شرک ہے۔ اس لیے نیت کا خالص اور ٹھیک ہونا نہایت ضروری ہے، درست نیت یہ ہے کہ میں یہ سارے اعمال، ذکر، عبادات اور گناہوں سے پرہیز کروں گا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہوجائے اور میں جہنم سے بچ کر جنت میں چلا جاؤں۔ لوگ چاہے خوش ہوں یا نہ، عزت کریں یا نہ کریں، پیسہ ملے یا نہ ملے اور شہرت ملے یا نہ ملے اس کی پرواہ اللہ کے خالص بندے کو نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کی نیت سے اگر عمل چھوٹا ہو اور چاہے کم وقت میں کیا گیا ہو اس کا اجر بھی اللہ تعالیٰ کئی گنا بڑھا کر دیں گے اور آخرت میں وہ ایک عمل بھی ذریعہ نجات بن سکتا ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث شریف میں بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی بخشش ایک کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے ہوگئی۔ اس کے برعکس حدیث شریف میں یہ بھی بیان ہے ایک بندے نے جہاد میں اپنی جان قربان کردی لیکن قیامت والے دن اس کو جہنم میں پھینکا جائے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تونے جان اس لیے دی کہ تمھیں لوگ بہادر کہیں اور تمھاری شہرت ہو تو وہ دنیا میں تمھیں حاصل ہوچکی اب میرے پاس تمھارا کوئی اجر نہیں ہے کہ میرے لیے تم نے یہ عمل کیا ہی نہیں تھا۔

اخلاص اور اونچے درجات کے بارے میں ایک بہت بڑی غلط فہمی کا ازالہ

کئی لوگ جب دین کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب اور رضا حاصل کرنے کے لیے اعمال اور مجاہدات شروع کرتے ہیں ان کو علم نہ ہونے کی وجہ سے شیطان اور نفس ایک غلط فہمی میں ڈال دیتے ہیں۔ وہ جب کسی روحانی سلسلے میں یعنی طریق میں داخل ہوکر ذکر وفکر، تزکیہ اور شریعت وسنت کا راستہ اختیار کرتے ہیں تو ان کے ذہن میں یہ تمنا انگڑائی لینا شروع کرتی ہے کہ ہمیں بھی اونچے درجے کے اولیاء اللہ کی طرح مکاشفات وکرامات حاصل ہوجائیں۔ نہیں تو کم از کم کوئی اچھا خواب ہی آجائے یا ذکر و مراقبہ میں کوئی نور اور رنگ نظر آنے لگے۔ جب ایسا نہیں ہوتا تو وہ بددل ہوجاتے ہیں اور سمجھتے ہیں ہم مردود ہیں۔ اس کے نتیجے میں بعض دفعہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے کو چھوڑ کر دوبارہ شیطانی راستے کو اختیار کرلیتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جن پر اللہ تعالیٰ رحم کرے اور ان کو صحیح راستہ دکھادے۔

ان لوگوں کی نیتیں درست نہیں ہوتیں اور ان کی عبادت خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں ہوتی بلکہ ان کرامات اور مکاشفات کے لیے ہوتی ہے۔ یہ عبداللہ کی بجائے عبدالکرامت، عبدالکشف، عبدالخواب اور عبدالمزہ بن جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی رہنمائی کے لیے ایک بہت ہی سبق آموز اور اہم واقعہ یہاں لکھا جارہا ہے۔ اس کو غور سے پڑھیں اور نیتیں درست کرلیں۔

ایک بہت اہم واقعہ

یہ ۱۷ رجب ۹۳۱ ہجری پیر کے دن کی بات ہے کہ امام عبدالوہاب شعرانیؒ جو کہ ایک بہت بڑے ولی اور عالم باعمل گزرے ہیں اپنا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ اس دن میرے دل میں اولیاء اللہ کے مقامات کی طلب اور شوق کا جذبہ بڑی قوت کے ساتھ جوش زن ہوا یعنی مقامات اولیاء کی خواہش دل میں پیدا ہوئی کہ ایسے بلند مقامات، احوال، علوم لدنیہ اور باطنی آنکھ سے دوسرے جہانوں کا مشاہدہ مجھے بھی نصیب ہوتا۔ میں اپنے آپ کو بہت چھوٹا اور حقیر سمجھنے لگا اور اس خیال کی وجہ سے میری زندگی تلخ ہوگئی، دل تنگ ہوگیا کہ اس میں خدا کی تقسیم پر رضامندی نہیں پائی جاتی۔ یہ تو گویا اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر اعتراض ہے کہ مجھے ایسے مقامات اور احوال کیوں نہ عطا کئے۔ اس کے نتیجے میں مجھے فکر لاحق ہوئی کہ کہیں اللہ تعالیٰ کے غضب کی وجہ سے میں بے ایمان ہوکر نامر جاؤں۔

مجھ پر اتنی پریشانی چھا گئی کہ میرے ہوش گم ہو گئے اور میں منہ اٹھا کر ایک طرف کو نکل گیا یہاں تک کہ مصر کی قدیم آبادی جو نسطاط کے نام سے مشہور ہے جا پہنچا اور میں ایک روضہ کے مقابل پریشانی کی حالت میں بیٹھ گیا اس وقت مجھ پر ایک حالت غنودگی کی یعنی بیداری اور نیند کی درمیانی حالت طاری ہوئی اور ایک غیبی آواز مجھے سنائی دینے لگی لیکن جسم یا کوئی بندہ نظر نہ آتا تھا اللہ جانے وہ فرشتہ تھا یا کوئی اللہ تعالیٰ کا ولی بہرحال وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرما رہے تھے:

''میرے بندے اگر میں تجھ کو تمام کائنات کے بارے میں علم دے دوں یہاں تک کہ ریت کے ہر ذرے کی تعداد اور اس کے ہر ذرے کا نام اور تمام نباتات یعنی درختوں، پودوں اور گھاس کی قسموں اور ان کے نام اور ہر ایک کی عمر بتلا دوں اور حیوانات اور جانوروں کی قسمیں ان کے نام اور ان کی عمریں اور تمام وحشی جانوروں اور پرندوں اور تمام زمین کے کیڑے مکوڑوں اور مچھلیوں اور زمین پر چلنے والے تمام جانداروں کا نسب اور ان کی پہلی پیدائش کی حالت تک بتا دوں۔ آسمانوں اور ان میں رہنے والے ملائکہ، مخلوق اور فرشتوں کے نام، عمریں، مقامات اور آسمانوں اور زمینوں کے ملکوت اور عجائبات یہاں تک کہ جنت اور جنت میں رہنے والے ملائکہ، حور و غلمان، محلات، باغات اور جو کچھ جنتوں میں ہے اس کا علم دے دوں اور جو کچھ دوزخ اور اس کے اندر چھپا ہوا ہے سب تجھ پر منکشف اور روشن کر دوں عرش اٹھانے والے فرشتے اور عرش عظیم تیری نظر کے سامنے کر دوں تیری دعا سے بارش نازل کر دوں، تیرے ہاتھوں سے مردہ زندہ کر دوں اور ان کے علاوہ جس قدر کرامتیں میں نے اپنے سب بندوں کو عطا کی ہیں وہ سب تیرے ہاتھ پر ظاہر کر دوں تو ان سب باتوں سے میری بندگی اور عبدیت قرب اور رضا کے کسی درجے پر بھی تو نہ پہنچے گا۔

عبدالوہاب شعرانیؒ فرماتے ہیں کہ ابھی یہ کلام ختم بھی نہیں ہوا تھا کہ میرے دل میں مقامات اولیاء میں سے کسی مقام کی اور نہ ہی دنیا میں کسی مقام و مرتبہ کے حاصل ہونے کی ہوس رہی اور نہ آخرت میں غرض جب وہ خواہش بالکل جاتی رہی اور دل کو خالص اخلاص حاصل ہوا تو میں نے ایک ایک بال اور خون کے قطرے کے ساتھ اس عطا پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور شکر کیا۔

(الانوار والقدسیہ فی بیان آداب العبودیہ، صفحہ نمبر ۱)

(یہ الہام اور واقعہ لفظاً نہیں لکھا گیا بلکہ شرح کے ساتھ مفہوم مضمون کو بیان کیا گیا ہے)

فائدہ:

اس واقعے کو دوبارہ پڑھیں اور اپنی نیت اور عمل اس کی روشنی میں درست کرلیں اور وہ یہ کہ بندے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہونا چاہیئے نا کہ وہ چیزیں اور علوم جو اوپر لکھے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کیسے حاصل ہوگی اس کے لیے دو چیزیں اختیار کریں پہلی ظاہر اور باطن سے سنت کی پیروی اور شریعت پر استقامت اور دوسری کہ دل و دماغ میں اس خیال اور یقین کو بسانا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میرے ساتھ ہے ہر بات اللہ تعالیٰ سن رہا ہے اور میرے اعمال اور خیالات کو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مخلوق خدا کی دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے اپنی حیثیت کے مطابق کوشش کریں۔ اگر اس کے ساتھ اچھے خواب، کرامات و مکاشفات ظاہر ہوں تو ان کو محمود یعنی اچھا سمجھے لیکن مقصود نہ جانے۔ اور اگر نہ ہوں تو کوئی فکر و نقصان کی بات نہیں۔ اے عزیز! جان لے کہ شیطان اور دجال کو ایسی بہت سی طاقتیں حاصل ہوں گی لیکن ان کی وجہ سے وہ بال برابر بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکیں گے۔

اخلاص حاصل کرنے کا طریقہ

جو بھی نیک عمل کریں گہرائی سے یہ سوچیں کہ مخلوق اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر مجھے نہ نفع پہنچا سکتی ہے اور نہ ہی نقصان۔ میں یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کروں گا اس لیے کہ اس کے قبضہ قدرت میں عزت، ذلت، نفع، نقصان، زندگی اور موت ہے۔ ہر عمل کرنے سے پہلے اپنی نیت کو درست کریں۔ اسی طرح اس عمل کے دوران بھی اپنی نیت ٹٹول لیں کے بدل تو نہیں گئی اور آخر میں عمل ختم کرنے سے پہلے پھر اپنی نیت کو جانچ لیں اگر بدلے تو پھر دوبارہ درست کرلیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کریں۔

سات اعضاء کا تقویٰ

پہلا مرحلہ

پہلے مرحلے میں جسم کے سات حصوں کو گناہوں سے پاک کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بندے اکثر انہی سات حصوں سے یا اچھے کام کرتے ہیں اور یا برے کام جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱) زبان ۲) کان ۳) آنکھیں ۴) پیٹ ۵) ہاتھ ۶) پاؤں ۷) شرمگاہ

جب بندہ کسی حصے سے بھی گناہ کرتا ہے تو دل پر ایک سیاہ دھبہ لگ جاتا ہے۔ اگر انسان توبہ نہ کرے تو آہستہ آہستہ سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور انسان حق و باطل اور نیکی و بدی کی تمیز کھو بیٹھتا ہے اس لئے کہ دل اندھا ہو جاتا ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ بندہ ایک ایک کر کے اپنے ان جسم کے حصوں کو گناھوں سے بچائے۔ اگر سب کو ایک ہی دفعہ بچا سکتا ہے تو اس کو طریق کے دوسرے مرحلے کا آغاز کر دینا چاہیے۔

پہلے توبہ کی شرطوں کے ساتھ مثلاً زبان کے گناہوں سے توبہ کرے اور اس کے بعد دی گئی شیٹ جس پر زبان کے متعلق گناہ لکھے

ہوئے ہیں ایک مہینے کے لیے استعمال کرے۔ اگر شام تک اپنی زبان کو گناہوں سے محفوظ رکھ لے تو شیٹ پر پہلے دن کے کالم پر نشان لگا دے۔

اسی طرح اپنا مجاھدہ اور کوشش جاری رکھے یہاں تک کہ تیس دن تسلسل کے ساتھ پورے ہو جائیں۔ اگر ساتویں یا کسی دن جان بوجھ کر زبان کے کسی گناہ میں ملوث ہو گیا تو پھر توبہ کے دو نفل پڑھ کر توبہ کرے شرطوں کے ساتھ اور پھر پہلے دن سے شروع کرے۔

جب تیس دن مکمل ہو جائیں گے تو پھر کانوں کے متعلق شیٹ شروع کرے۔ اب گویا بندہ زبان اور کانوں کو ایک ہی وقت میں گناہوں سے بچا رہا ہے اور دن بدن اللہ تعالیٰ کے قریب ہو رہا ہے۔

اسی طرح ساتوں شیٹیں مکمل کرے۔

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص برے کام کرتا ہے، پھر اچھے کام کرتا ہے، اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے تنگ زرہ (لوہے کا جنگی لباس) پہن رکھا ہو جس نے اس کا گلا گھونٹ رکھا ہو، پھر وہ ایک نیکی کرتا ہے تو اس (زرہ) کا ایک حلقہ کھل جاتا ہے اور دوسری نیکی کرتا ہے تو دوسرا حلقہ کھل جاتا ہے حتیٰ کہ وہ آزاد پھرنے لگتا ہے۔'' (مسند احمد: ۴/۱۴۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے باغ میں ایک عورت مل گئی تھی۔ میں نے اس کے ساتھ جماع کے سوا جو کچھ ہو سکتا تھا کیا۔ میں نے اس کا بوسہ لیا اور اس سے بغل گیر ہوا، اس کے علاوہ میں نے کچھ نہیں کیا۔ اب میرے ساتھ آپ جو چاہیں سلوک کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے کچھ بھی نہ کہا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ رکھا تھا اسے خود بھی اپنا پردہ رکھنا چاہیے تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس شخص کی طرف دیکھتے رہے، پھر فرمایا: ''اسے میرے پاس بلاؤ۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے بلا لائے تو آپ ﷺ نے اسے یہ آیت پڑھ کر سنائی: ''دن کے دونوں سروں (صبح اور شام) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز ادا کیا کرو۔ بلاشبہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرتے ہیں۔'' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''اے اللہ کے نبی (ﷺ)! کیا یہ بات صرف اس اکیلے کے لیے ہے یا سب لوگوں کے لیے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ رعایت سب لوگوں کے لیے ہے۔'' (مسند احمد: ۱/۴۴۹)

پہلا مرحلہ
سات اعضاء کا تزکیہ

زبان، کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں، پیٹ اور اعضائے شرم وحیا

1

دل کی حالت جب بندہ پیدا ہوتا تھا۔

2

جب دل میں ایمان کا نور داخل ہوتا ہے۔

3
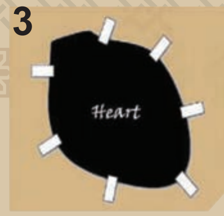

جب دل میں کفر داخل ہوتا ہے۔

4

جب انسان گناہ کرتا ہے کسی بھی جسم کے حصے سے تو دل پر ایک سیاہ دھبہ لگ جاتا ہے۔

5

جب بندہ توبہ نہیں کرتا اور مسلسل گناہ کرتا جاتا ہے تو سارا دل زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ اب دل نیکی اور بدی میں فرق نہیں کر سکتا۔

6

جب بندہ کوئی نیک کام کرتا ہے مثلاً ذکر، نماز اور تلاوت وغیرہ تو دل میں کچھ نور پیدا ہوتا ہے

7

نیک اعمال کے ساتھ اگر بندہ اپنے جسم کے حصوں کو گناہوں سے نہ روکے تو ظلمت اور گندگی دوبارہ دل میں آجاتی ہے اور اس کی وہی حالت ہو جاتی ہے جس میں وہ پہلے تھا۔

8

اگر انسان ایک ہی مرتبہ سات اعضاء کو گناہوں سے روک لے تو بھی یہ حالت مسلسل قائم نہیں رہتی کیونکہ ابھی ایمانی اور روحانی قوت کمزور ہے۔

9

عارضی طور پر سات اعضا کو گناہوں سے بچانے کے بعد جب بندہ اس حالت پر قائم نہیں رہتا تو دل پھر پہلی زنگ آلود حالت میں آجاتا ہے۔

10

جب بندہ اس طریق کے مطابق اپنے ایک حصے کی مسلسل حفاظت کرتا ہے تو وہاں سے گناہ کی ظلمت اور گندگی داخل ہونا بند ہو جاتی ہے اور دل میں نیک اعمال کا نور قائم رہتا ہے

11

اسی طرح تیس دن مکمل پابندی کے بعد بندہ دوسرے حصے کو مثلاً کان کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے تو دل اور روشن ہو جاتا ہے۔

12
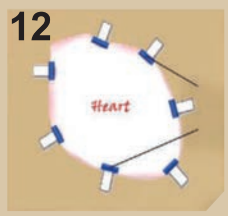

جب بندہ ہاتھ، پاؤں، زبان، کان، آنکھ، پیٹ اور شرمگاہ کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے تو سارا دل نیک اعمال سے روشن ہو جاتا ہے۔

جسم کے سات حصوں کے گناہ

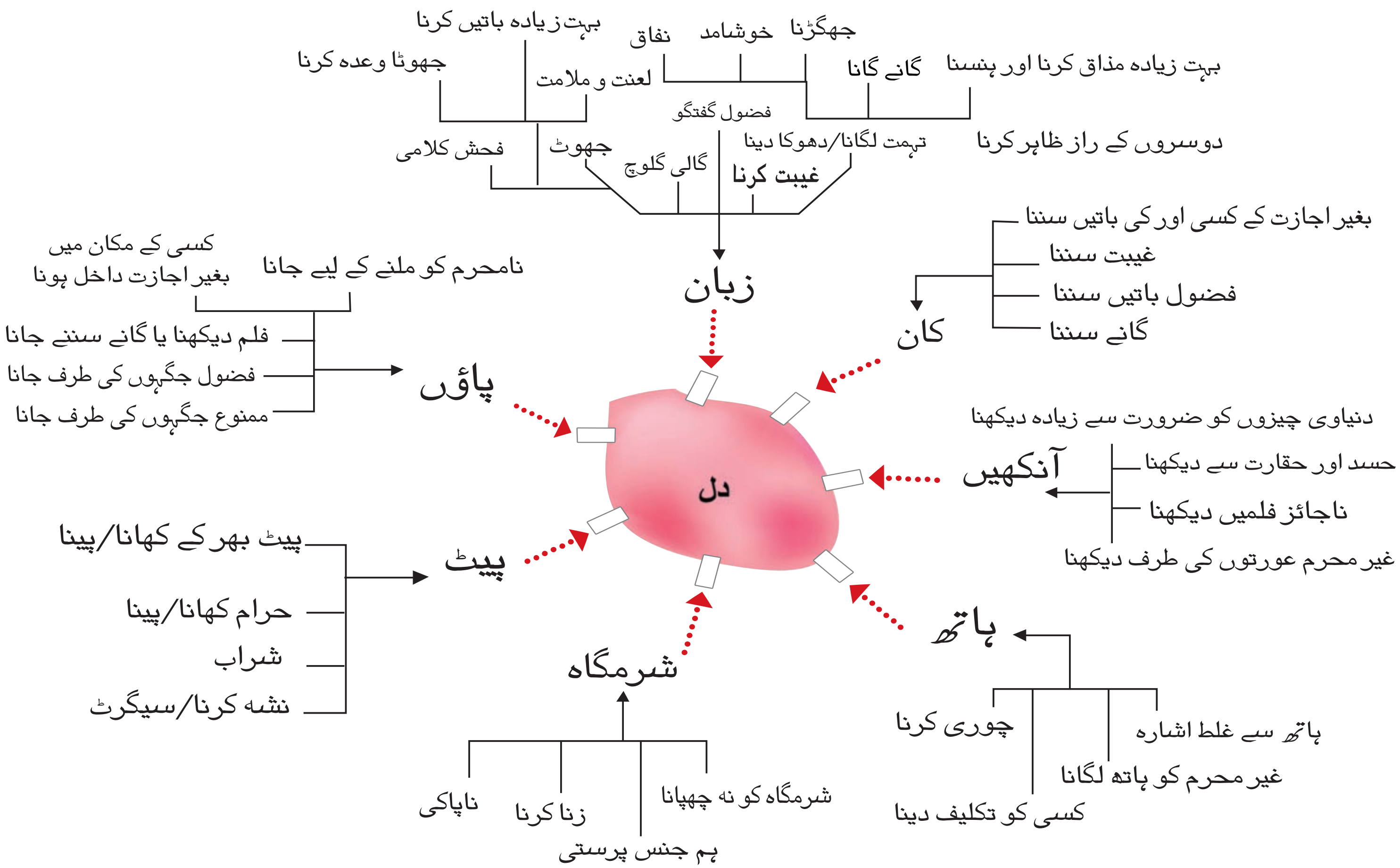

دوسرا مرحلہ

(خیالات اور سوچوں کی پاکی)

انسان جسم کے سات اعضاء سے گناہ تب ہی کرتا ہے جب گناہ کی سوچ اس کے دماغ میں آتی ہے اور وہ دل سے اس کا ارادہ کرتا ہے۔ گناہ ایک چھوٹی سی چنگاری کی شکل میں چھوٹی سی سوچ ہوتی ہے۔ اس وقت اس کو بجھانا آسان ہے اور اگر وہ شعلوں کی صورت اختیار کر لے تو پورے دل و دماغ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور پھر انسان کا اعضا یعنی جسم کا حصہ وہ کام کر گزرتا ہے۔

اس مرحلہ میں دس درجے ہیں۔ اس میں طالب کو عملی طور پر تیس تیس دن کی مشقوں کے ذریعے سکھایا جاتا ہے کہ کس طرح دماغ کو شیطانی اور برے خیالات سے پاک رکھ سکتے ہیں اور اگر برے خیالات آ جائیں تو ان کو کیسے ختم کرنا ہے۔

اگلے درجوں میں پھر یہ سکھایا جاتا ہے کہ انسان کی سوچ اللہ کی یاد میں کس طرح رہ سکتی ہے۔ آخر کار جو بندہ یہ دس درجے مکمل کر لے تو اس کی سوچیں پاک ہو جاتی ہیں۔ وہ مثبت ذہن رکھنے والا انسان بن جاتا ہے اور اس کی فکر اور سوچ کا تعلق اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے۔

جب انسان گناہ کی سوچ ہی نہیں سوچے گا تو اس کے لیے گناہ سے بچنا آسان ہو جائے گا اور بندہ کو اللہ کا مزید قرب ملے گا۔

دوسرا مرحلہ
خیالات اور سوچوں کو پاک کرنا

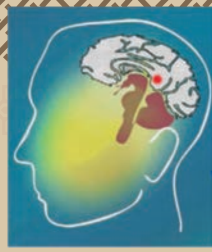

وہ رستہ اور سوچ جو نیکی کی طرف لے جاتی ہے

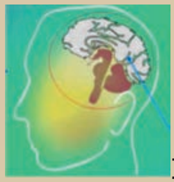
1

جب گناہ کا خیال آتا ہے تو یہ بندہ اللہ کی پناہ مانگتا ہے اور اپنی قوت ارادی استعمال کر کے اس پر عمل نہیں کرتا۔

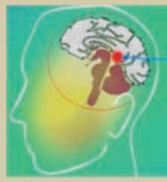
2

گناہ کا خیال دوبارہ آتا ہے اور یہ بندہ بار بار اس سے بچتا ہے۔

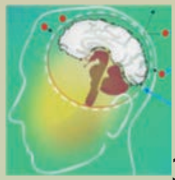
3

بار بار بچنے کی مشق سے دماغ میں یہ صفت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ برے خیالات کو رد کرنے لگتا ہے۔

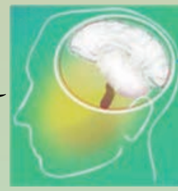
4

آہستہ آہستہ یہ عادت برے خیالات سے ایک مضبوط ڈھال کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

5

آخر کار بری سوچوں سے پاک ہو کر روشن ہو جاتا ہے اور اللہ کے ساتھ اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے

وہ رستہ اور سوچ جو گناہ کی طرف لے جاتی ہے

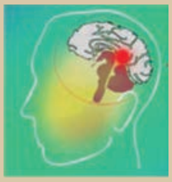
1

گناہ کی چنگاری سوچ کی شکل میں انسان کے دماغ میں آتی ہے۔

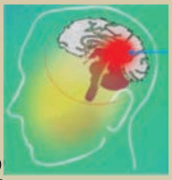
2

بندہ اس گناہ کے بارے میں سوچنا شروع کر دیتا ہے۔

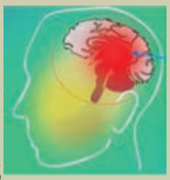
3

اب اس میں گناہ کی طرف میلان ہو جاتا ہے۔

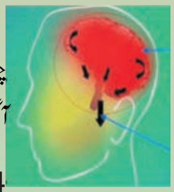
4

اب وہ گناہ کی چنگاری شعلوں اور آگ کی شکل اختیار کر لیتی ہے

اب وہ ارادہ کرتا ہے گناہ کو کر گزرنے کے لیے۔

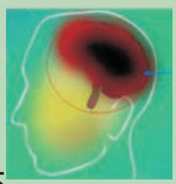
5

اب دماغ جسم کو حکم دیتا ہے گناہ کو عملی طور پر کر گزرے۔

گناہ کرنے سے دل اور دماغ زنگ آلودہ ہو جاتے ہیں۔

خیالات اور سوچوں کی پاکی

(تزکیہ خواطر)

پہلا درجہ

کوئی برا خیال اور سوچ خود نہ لانا اور اگر شیطان ونفس کی طرف سے آجائے تو اس کو آگے نہ بڑھانا بلکہ اللہ کی پناہ مانگ کر سوچ کو اللہ، اس کے رسول ﷺ، آخرت یا کسی جائز دنیاوی کام کی طرف لے جانا۔ اس خیال سے لڑے نہیں اس سے وہ اور زیادہ آئے گا۔

مثال: کسی کو برائی کرنے کا خیال آ گیا۔ اب وہ دعا کرے کہ اے اللہ اس برے خیال یا وسوسہ سے میری حفاظت فرما (**اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم**) اس کے بعد اپنی سوچ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے علم کی طرف لگا دے کہ اللہ تعالیٰ کو اس برے خیال کا علم ہے اور وہ مجھے عذاب دینے کی قدرت رکھتا ہے یا پھر اپنے کسی جائز کام کی طرف سوچنا شروع کر دے۔

یہ دعا بھی پڑھے

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ (میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لایا)۔

دوسرا درجہ

انسان کو نماز، تلاوت اور ذکر اللہ کی یاد دلاتے ہیں اور دنیاوی کام اور مشاغل اکثر اللہ کے دھیان سے غافل کر دیتے ہیں۔ ہر دنیاوی کام میں نفع اور نقصان ہونے کا امکان ہے اور نفع ونقصان اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اس درجہ میں بندہ ہر بڑے دنیاوی کام سے پہلے دل سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ اس کے شر اور برائی سے میری حفاظت فرما اور اس کے ذریعے مجھے فائدہ پہنچا۔ گویا ہر دنیاوی کام اور مشغلہ جو عام طور پر انسان کو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دیتا ہے اس مشق سے ہر کام بندے کا رابطہ اللہ سے جوڑ دیتا ہے۔

مثالیں:

۱) جب انسان کام کے لیے گھر سے باہر نکلے تو دل سے یہ دعا کرے اے اللہ میرے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھنا، میرے کام میں برکت دینا اور دوسروں کے شر سے میری حفاظت کرنا۔

۲) جب کوئی مصیبت آجائے تو دل سے دعا کرے اے اللہ مجھے صبر عطا فرما اور اس مصیبت کو مجھ سے دور فرما اور میرے گناہوں کا کفارہ بنا۔

تیسرا درجہ

اس درجہ میں دل و دماغ میں یہ تصور کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت میرے ساتھ ہے اور جب بھی کوئی جائز کام دنیاوی ہو یا دینی کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ سے اجازت مانگے اور پھر اس کام کو اللہ کا نام لے کر شروع کرے جب بھی بھول جائے تو دوبارہ خیال اس طرف

لے آئے۔ پہلے بڑے بڑے کاموں سے شروع کرے اور آہستہ آہستہ چھوٹے کاموں کے متعلق بھی یہی طریقہ اختیار کرے۔ جب کسی کو یقین ہوتا ہے کہ میرے ساتھ کوئی بہت بڑی ہستی موجود ہے تو فطری طور پر انسان جائز امور میں بھی اجازت مانگتا ہے۔

مثال: نماز، ذکر، تلاوت، کھانے، سونے اور ہر کام سے پہلے دل میں عرض کرے اے اللہ مجھے اس کام کی اجازت عطا فرما اور اس میں برکت عطا فرما۔

چوتھا درجہ

اس درجہ میں جب حضوری یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہونے کا دھیان جم جائے تو چالیس مسنون یعنی جس طرح اور جن الفاظ سے ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو یاد فرمایا تھا اس طریقہ کی اتباع کرے۔

مثال: جن کاموں کے ساتھ اکثر واسطہ پڑتا ہے ان کی مسنون دعائیں یاد کرے اور مناسب وقت پر حضوری کے ساتھ ان کی تلاوت کرے مثلاً کھانا پینا، سونا، گھر سے باہر نکلنا، بازار جانا، کپڑے پہننا اور محنت مزدوری اور تجارت وغیرہ کے متعلق حضور ﷺ کی سکھائی ہوئی دعائیں پڑھے۔

پانچواں درجہ

اس درجہ میں مسلسل دھیان اللہ کی طرف لگائے رکھے اس طرح کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت، ہر جگہ مجھے دیکھ رہا ہے اور ہر وقت، ہر جگہ اور ہر بات سن رہا ہے۔ جو وقت غفلت یعنی بھول میں گزرے اس کو دی گئی شیٹ یا کاغذ پر لکھ لے تا کہ پتا چل سکے کہ چوبیس گھنٹے میں کتنا وقت حضوری میں اور کتنا وقت غفلت میں گزرا۔

چھٹا درجہ

اللہ تعالیٰ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ ''زمین و آسمان اور مخلوق کو تخلیق یعنی پیدا کرنے میں نشانیاں ہیں۔'' یہ نشان خالق کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اس درجہ میں بندہ اردگرد کی مخلوق اور حادثات اور واقعات میں غور کرے کہ کس طرح یہ مخلوق اور واقعات اس کو اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ روزانہ سات ایسے سبق اور عبرت کی باتیں لکھا کرے۔

مثال: آپ کے سامنے یا آپ خود بیمار ہو گئے تو یہ اشارہ ہے کہ یہ زندگی عارضی ہے اور بیماری اور شفا اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے اور مزید یہ کہ انسان کس طرح دنیوی مشاغل کے بہانے بنا کر نماز اور دینی کاموں میں سستی کرتا ہے، اب بھی تو وہ سارے کام چل رہے ہیں۔ جس طرح میں بیمار ہو گیا اور پتہ بھی نہ چلا اسی طرح موت بھی اچانک آسکتی ہے۔ کیونکہ یہ سارے امور اور معاملات اللہ کے قبضہ قدرت میں ہیں اس لیے اس کی طرف دھیان کرے اور اس کے حکموں کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرے۔

ساتواں درجہ

(مثبت اور اچھی سوچ)

اس درجہ میں بندے کے ذہن اور سوچ کو مثبت بنانے کی مشق کرائی جاتی ہے۔ مثبت سوچ سے انسان کو نفع ہوتا ہے اور اس کو اللہ کا مزید قرب ملتا ہے اس کو حسن ظن اور نیک گمان بھی کہتے ہیں اس کی کئی قسمیں مثلاً

۱) اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا۔
۲) اللہ کے رسول ﷺ اور اللہ کے دین کے ساتھ۔
۳) مسلمانوں کے ساتھ۔

انسان کی زندگی میں مختلف واقعات پیش آتے ہیں اور مختلف لوگوں کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے کسی حادثے میں نقصان ہو جاتا ہے اور کسی انسان سے بعض مرتبہ دکھ تکلیف پہنچتی ہے۔ اس درجہ میں انسان حادثے اور واقع کا اچھا پہلو دیکھتا ہے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو۔

مثال:

۱) آپ مشکل میں ہیں اور کسی نے آپ کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ اب بجائے بغض ونفرت رکھنے سے بندہ یہ سوچے کہ اگر وہ بندہ میری مدد کرتا تو اس کا احسان ہوتا نہ کہ میرا حق ہے کہ ضرور وہ میری مدد کرے اور یہ سوچے کہ شاید وہ خود کسی مشکل میں ہے یا اس کے پاس مدد کرنے کا سامان نہیں۔ اس طرح اپنے دل میں نفرت اور بغض نہ آنے دے بلکہ اس کے لیے دعا کرے۔

۲) آپ کہیں جا رہے تھے راستے میں گاڑی خراب ہو گئی۔ اب بجائے اس کے سوچے ایسا کیوں ہوا میں نے کونسا گناہ کیا ہے؟ آخر میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا؟ اور ساتھ ہی اپنے ہمسفروں کے ساتھ الجھے اور تلخ باتیں کرے وہ یہ سوچے کہ اللہ کا فضل ہے کہ ہزاروں مرتبہ میرے سفر میں گاڑی نہیں خراب ہوئی۔ اگر میں نے کوئی بے احتیاطی نہیں کی تو شاید اس میں اللہ کے علم میں ہمارے لیے خیر ہو اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑی مصیبت سے بچایا ہے۔ کیونکہ غصے اور چڑ چڑے ہونے سے کوئی کام سنورے گا تو نہیں بلکہ اور بگڑ سکتا ہے۔

آٹھواں درجہ

اس درجہ میں بندے کو اس امر کی مشق کرائی جاتی ہے کہ زندگی میں ہونے والے حادثات و واقعات اور انسانوں کے رویے کے بارے میں بندہ منفی اور غلط سوچ کو نظر انداز کرے اور اگر غیر ارادی طور پر آ جائے تو اس کو دل میں بٹھائے نہیں بلکہ مثبت اور اچھی سوچ کے ذریعے اس کو ختم کر دے۔

مثال: دنیاوی نعمتوں کے اعتبار سے ان لوگوں کے مال و دولت پر غور نہ کرے جن کے پاس آپ سے زیادہ ہے بلکہ ان لوگوں کو دیکھے جو آپ سے بھی کم مال و رزق پر گزارا کرتے ہیں۔ اسی طرح دینی نقطہ نظر سے اپنے سے زیادہ نیک لوگوں کے متعلق سوچے نہ کہ جو آپ سے بھی زیادہ گناہوں میں مشغول ہیں۔

نواں درجہ

(محبت ذات محمدی ﷺ اور آپ ﷺ کی سنت کی اتباع)

اس درجہ میں بندہ کو چاہیے کہ وہ حضور ﷺ کی سیرت اور حلیہ کا مطالعہ کر کے اپنا خیال ہر وقت حضور ﷺ کی طرف لگائے رکھے کہ انہی کی محبت اور اتباع سے مجھے اللہ کا قرب حاصل ہوگا۔ اس کے ساتھ ظاہر طور پر حضور ﷺ کی سنت کی پیروی تمام امور میں کرے اس طرح کہ اگر حضور ﷺ میرے ساتھ ہوتے تو جس طرح میں رات اور دن گزارتا بس اسی طرح گزارنے کی کوشش کرے۔ مثلاً سونے جاگنے، کھانے پینے، لباس، کام کاج اور اخلاق اور رسول ﷺ کی پیروی کرے اور خیال کی دنیا میں یہ سوچے کہ حضور ﷺ اس کام کو کس طرح کرتے تھے۔

دسواں درجہ

(حضور مع اللہ)

اس درجہ میں پوری توجہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف کرے اور ساری زندگی، رات اور دن اس طرح گزارے کہ اللہ پاک مجھے دیکھ رہے ہیں اور میں حقیقتاً اس طرح عمل کروں جس طرح میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کرتا۔ اس درجہ میں دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے ایک خیال اور دھیان اللہ کی طرف اور دوسرا اس کے مناسب عمل۔

2018 Clr Pages (1)

تیسرا مرحلہ

جسم اور جسم کے سات حصوں اور دماغ کو گناہوں سے پاک کرنے کے باوجود کچھ گناہ ایسے ہیں جو نظر نہیں آتے لیکن وہ بہت خطرناک ہیں اور انسان کو جہنم میں لے جاسکتے ہیں وہ حسد، بغض، دکھاوا، تکبر، دنیا کی محبت، شہرت کی محبت اور بخل وغیرہ ہیں۔
یہ بری صفات انسان کے دل میں ہوتی ہیں جو نظر نہیں آتی ہیں۔ اس مرحلے میں ان بری صفات کو بدل کر ان کی جگہ اچھی صفات مثلاً صبر، شکر، تواضع، محبت الٰہی، زہد یعنی دنیا سے بے رغبتی سے قلب کو سجایا جاتا ہے۔

انسان کی چار حالتیں

انسان کی یہ ساری زندگی صرف چار حالتوں میں گزرتی ہے۔

۱) حالت اطاعت ۲) حالت گناہ ۳) حالت نعمت ۴) حالت مصیبت

اس مرحلہ میں انسان کو ان چاروں حالتوں کا درست ردعمل سکھایا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کی ساری زندگی آخر کار نعمت بن جاتی ہے اور بندے کو پاک زندگی یعنی حیاتِ طیبہ نصیب ہوتی ہے۔

۱) اطاعت کا درست ردعمل، عاجزی، بندگی (عبدیت وعبودیت) اور اخلاص۔

۲) گناہ کا درست ردعمل، ندامت، شرمندگی، استغفار اور توبہ۔

۳) نعمت کا درست ردعمل، شکر اور نعمت دینے والے کی طرف نسبت کرنا۔

۴) مصیبت کا درست ردعمل، صبر اور گناہوں سے رکنا اور اللہ کی طرف رجوع۔

ان میں سے ہر ایک کے دس درجے ہیں جس میں طالب کو عملی، ذہنی اور روحانی طور پر مشق کرائی جاتی ہے۔

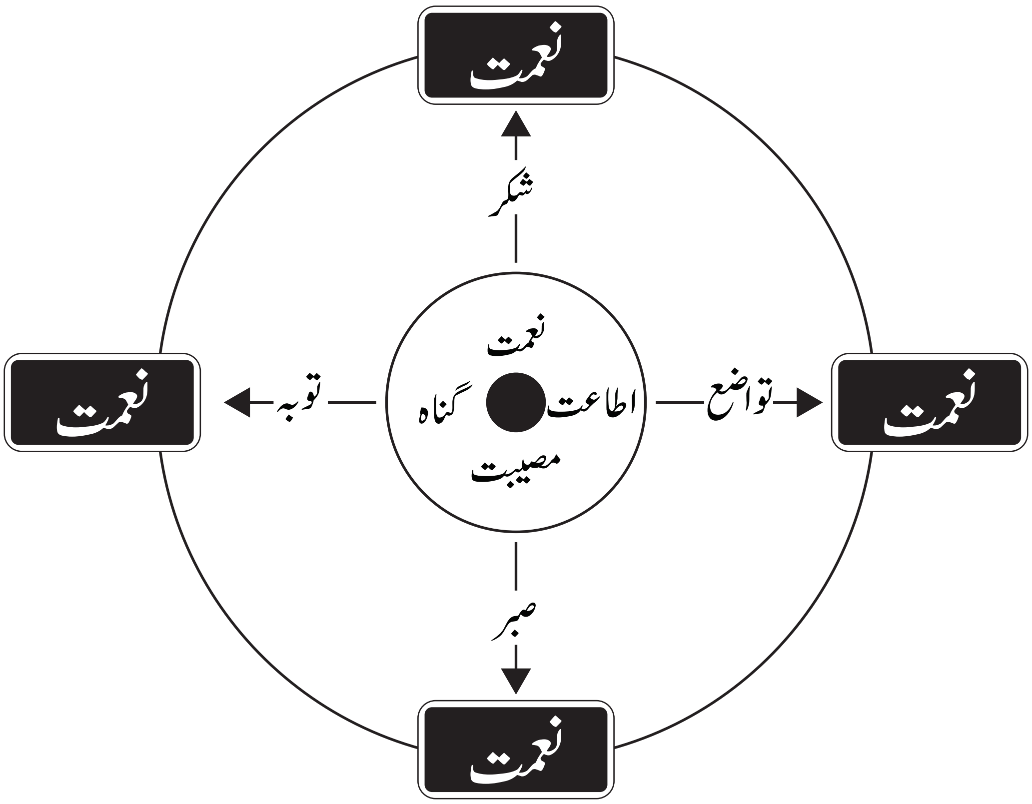

اس خاکے میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ان چار حالتوں میں درست ردعمل اختیار کرنے سے انسان کی کل زندگی نعمت بن جاتی ہے۔

تیسرا مرحلہ
قلب اور نفس کا تزکیہ

قلب میں اچھی اور بری دونوں صفات داخل ہوسکتی ہیں۔

یہ ایک بری صفت کی مثال ہے 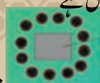 جب وہ دل میں قائم ہو جائے تو بہت سی اور بری صفتوں کا ذریعہ بنتی ہے۔

1 نفس امّارہ

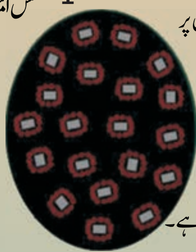

یہ اس دل کی حالت ہے جس پر بری صفات نے قبضہ کرلیا ہے ان میں سے ایک بری صفت چھوٹی بری صفات کے پیدا ہونے کا ذریعہ بنتی ہے۔

2

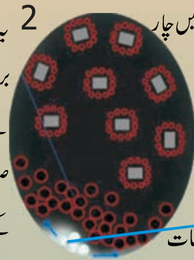

اس درجہ میں بندے کو دل میں چار اچھی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرائی جاتی ہے مثلا اخلاص، صبر، شکر اور تواضع وغیرہ۔

3

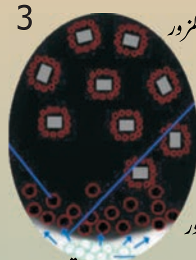

اچھی صفات بڑھ رہی ہیں

اچھی صفات کمزور ہیں لیکن آہستہ آہستہ بڑھنا شروع ہوجاتی ہیں اور بری صفات کمزور ہونا شروع ہوجاتی ہیں

4 نفس لوّامہ

اب اچھی صفت بڑھ ہی نہیں رہی بلکہ وہ مضبوط قلعوں کی شکل اختیار کرلیتی ہیں جو کئی اور اچھی صفات کے پیدا ہونے کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

5

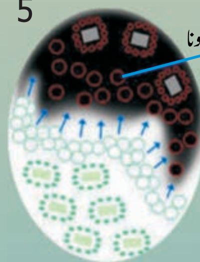

اب بری صفات کمزور ہونا شروع ہوجاتی ہیں اور اچھی صفات مزید بڑھتی ہیں۔

6

بندہ مسلسل مجاہدہ کرتا ہے تو برے اخلاق چند ہی رہ جاتے ہیں۔

7

اب نفس اور قلب میں اچھی صفات نے غلبہ پالیا اور قلب منور اور روشن ہوگیا۔

8 نفس مطمئنہ

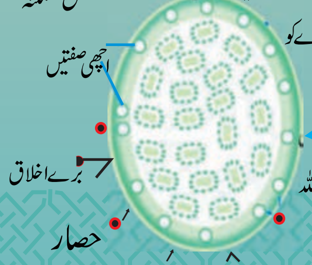

مسلسل مجاھدے سے اب قلب کے اردگرد ایک حفاظتی حصار بن جاتا ہے جو برے اخلاق سے بندے کو محفوظ رکھتا ہے اور بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط ہوجاتا ہے جس کو احسان اور حضور مع اللہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

چوتھا مرحلہ

قرب ورضائے الٰہی اور قلب و باطن کی نورانیت

اطاعت مرشد (فنافی الشیخ):

جب بندے کا عقیدہ درست ہو، ضروری فقہ کے مسائل سے واقف ہو جائے، گزشتہ گناہوں اور حقوق کی خلاف ورزی کی تلافی کرے، سات اعضاء، دماغ کی سوچوں اور دل کو بری صفات سے پاک کر کے اخلاق حمیدہ یعنی اچھی صفات کے ساتھ بدل دے تو اب طالب کا برتن صاف ہو چکا ہے۔

اب وہ وقت آ گیا ہے کہ اس کا قلب و باطن معرف الٰہی کے ساتھ روشن ہو اور اس کی روح پر اللہ کے قرب اور رضا کی نورانی ہوائیں چلیں۔ اس مرحلہ میں طالب پہلے مکمل طور پر اپنے شیخ اور مرشد کی تعلیمات اور اقوال کی مکمل پیروی کر کے مرشد کے احوال و مقامات سے حصہ پاتا ہے اور اس کی ذات میں گویا فنا ہو جاتا ہے یعنی اب یہ اپنے شیخ کی کامل اتباع کرتا ہے۔

اطاعت و محبت رسول ﷺ (فنافی الرسول ﷺ)

شیخ کی اتباع کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ طالب اپنے آپ کو سید الوجود حضرت محمد ﷺ کے اقوال، افعال، احوال و مقامات اور ذات محمدی ﷺ کے چشموں کے پاس پاتا ہے اور ان سے اپنی حیثیت کے مطابق سیراب ہوتا ہے جس کو اصطلاح میں فنافی الرسول کہتے ہیں۔

اطاعت و محبت الٰہی میں فنائیت (فنافی اللہ)

جب طالب اپنی صلاحیت کے مطابق حضور ﷺ کی مکمل اتباع کرتا ہے اور حضرت محمد ﷺ کے رنگ میں رنگا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ پھر یہ بندہ اللہ تعالیٰ کے اقوال اور ارشادات کی پیروی میں بھرپور محنت کرتا ہے اور "تخلیق باخلاق اللہ" کی منزل سے گزر کر اپنی ہستی کو اللہ کے سپرد کر دیتا ہے اور پھر مسلسل معرفت الٰہی، محبت الٰہی، قرب الٰہی اور رضائے الٰہی کے قدسی دریاؤں سے بقدر حیثیت سیراب ہوتا رہتا ہے۔ اب اس کا ظاہر و باطن محبت اور اتباع رسول ﷺ سے روشن ہوتا ہے اور قلب اور باطن اللہ کے حضور ہر وقت حاضر رہتے ہیں۔ اب اس کو "حضور مع اللہ" اور "احسان" کے مقامات کے حاصل ہونے کی ابتدا ہوتی ہے۔

مقامِ دعوت

جب سالک اس منزل پر پہنچتا ہے تو اس کے ذمہ دو کام رہ جاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ خود جہاں تک پہنچا ہے اس پر استقامت کے ساتھ قائم رہے اور دوسرا یہ کہ اپنی طاقت اور استطاعت کے مطابق وہ خدا کی مخلوق کو اللہ کی اطاعت اور بندگی کی طرف بلائے۔ اپنی ذات سے ابتدا کرے پھر رشتے داروں، برادری، محلّہ، ملک اور ساری دنیا کو اللہ وحدہ لاشریک کی طرف اور حضور ﷺ کی سنت کی طرف دعوت دے۔

امیداورخوف (خوف ورجا)

جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو بس پھر اللہ کی رضا کی، اس کے قرب کی اور آخرت میں نجات کی امید رکھے اور اپنی کمی کوتاہیوں کی وجہ سے ڈرتا بھی رہے کیونکہ اللہ کی عبادت جس طرح کہ اس کا حق ہے بندہ نہیں کرسکتا۔ اب بندہ اپنے باطن میں حضور مع اللہ اور ظاہر میں سنت کے ساتھ دو پَروں کے ذریعے اللہ کے قرب ورضا کی طرف مسلسل اڑتا رہتا ہے ایک پَر امید ہے یعنی اللہ کے فضل اور رحمت سے اور دوسرا پَر خوف ہے یعنی اپنے اعمال اور عبادت میں کمی کوتاہی پر۔

اللہ پر توکل

اب بندے کو چاہیے کہ جب وہ اپنی طاقت کے بقدر محنت کررہا ہے اس محنت اور عبادت پر بھروسہ نہ کرے بلکہ اللہ کی بارگاہ میں دل سے ہر وقت عرض گزار رہے کہ اللہ میں آپ کے فضل اور رحمت سے ہی آپ کی رضا اور قرب حاصل کرسکتا ہوں نہ کہ صرف اپنی محنت اور اعمال سے۔ جو اللہ کے فضل اور رحمت سے امید رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ فضل ورحمت والا معاملہ فرماتے ہیں۔

چوتھا مرحلہ
قلب و باطن کا روشن ہونا

جب بندے کا جسم، نفس، ذہن، اور قلب پاک ہو جاتے ہیں تو اب وہ رسول ﷺ کی محبت اور اطاعت میں اونچا درجہ حاصل کرنے کے لیے حضور ﷺ کی مکمل پیروی کی کوشش کرتا ہے اور سید دو عالم ﷺ کی محبت اور اتباع میں اپنی زندگی کو رنگ لیتا ہے تو اسکو مزید اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ وہ ظاہر میں بھی حضور ﷺ کی سنت پر چلتا ہے اور باطن میں معرفت و مشاھد محمدی ﷺ سے بقدر اپنی حیثیت کے سیراب ہوتا ہے۔

جب بندہ رسول اللہ ﷺ کی محبت اور طریقہ زندگی کی مکمل پیروی کی کوشش کرتا ہے تو اللہ عزوجل اسکو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ اس بندہ کا ظاہر اور باطن اللہ کی اطاعت اور اسکی محبت سے منور ہو جاتا ہے اور اسکو اللہ تعالیٰ کا قرب اور اسکی رضا نصیب ہوتی ہے۔

جب ظاہر و باطن میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی محبت اور اطاعت ہی اسکی زندگی کا وظیفہ بن جاتا ہے اب وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو بھی اس صراط مستقیم کی طرف دعوت دیتا ہے جس پر چل کر خود اس نے اللہ کو راضی کیا۔ وہ مخلوق کو اللہ کے احکام اور حضور ﷺ کی سنت کی طرف دعوت دیتا ہے اور خود شریعت اور سنت پر استقامت سے قائم رہتا ہے اور اسی حالت میں وہ دنیا سے رخصت ہونے کی امید رکھتا ہے۔

اللّٰہ کی رضا اور جنت کا راستہ
چار شرطیں
تزکیہ
چار صفات
اللّٰہ ﷻ کا فضل اور اس کی رحمت
سب سے بڑا مقصد (مقصود اعظم)
مجاھدہ
فقہ
عقیدہ
توبہ - حقوق اللّٰہ اور حقوق العباد ادا کرنا اور ضائع کردہ سے توبہ کرنا
جسم
دماغ
دل
روح اور باطن کا روشن ہونا
تزکیہ کا پل
حضرت محمد ﷺ اور آپ کے طریقہ و سنت کو غلبہ دینا
اللّٰہ کی ذات اور اس کے حکم کو غلبہ دینا
مخلوق پر شفقت
اللّٰہ کی حضوری
چار شرائط کا پہاڑ
چار صفات کا پہاڑ
1
عاجزی
اخلاص
اللّٰہ کی رضا اور جنت
اخلاص
حق کی طلب
سفر کا آغاز
سفر کا اختتام
دعوت و تبلیغ
موت، قبر کے احوال، قیامت کا دن، جنت اور جہنم
نعت و حمد علم اور ذکر کی مجالس
دنیا کی حقیقت
انبیاء علیہم السلام صحابہ رضی اللہ عنہم اور اولیاء اللّٰہ رحمہ اللہ کی زندگیوں کے حالات
قرآن کی تلاوت اور سمجھ
نیک صحبت
غفلت اور گناھوں کی حالت

طریق کا پہلا مرحلہ (۱)

سات اعضاء اور جسم کو گناھوں سے بچانا

جسم کا حصہ	طریقہ عمل	وہ بندہ، جگہ یا چیز جو گناہ تک پہنچنے کا سبب بن رہی ہے	تاریخ شروع	تاریخ ختم
زبان	زیادہ خاموش رہے صرف ضرورت کی بات کرے اور پہلے سوچے۔ بری مجلس اور برے لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھے۔			
کان	جہاں غیبت، چغلی اور گانا بجانا ہو تو ان کو منع کرے اگر وہ نہ رُکیں تو اس مجلد وجگہ کو چھوڑ دیں۔			
نظر	یہ خیال رکھے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور نظر سے فضول ادھر اُدھر نہ دیکھے۔ ان حالات، لوگوں اور جگہوں کو			
پیٹ	چھوڑ دے جو گناہوں تک پہنچنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ سود رشوت اور حرام کھانے سے پرہیز کرے۔			
ہاتھ	اچھے دوست ڈھونڈے اور ان کی صحبت میں رہے۔ کسی نامحرم کے ساتھ تنہائی میں اکٹھا نہ ہو چاہے وہ			
پاؤں	قریبی رشتہ دار ہو نہ ہی فون یا انٹرنیٹ پر ان سے بغیر			
شرم وحیا اور اعضاء پردہ	ضرورت کے زیادہ بات کرے۔ نہ ہی دین کی باتیں اور تبلیغ کے بہانے سے ان سے تنہائی میں گفتگو کرے۔ بے پردہ نہ ہو، داڑھی نہ مونڈھے، تکبر سے نہ چلے لباس شرعی پہنے، جسم کو صاف رکھے، ناخن بال وغیرہ			
جسم	وقت پر صاف کرے اور میک اپ کر کے دوسروں کے سامنے نہ ظاہر کرے۔			

طریق کا پہلا مرحلہ (ب)

جسم کا حصہ	طریقہ عمل	تاریخ شروع	تاریخ ختم
زبان	اس درجہ میں پانچ سے لے کر دس ایسے نیک کام کرنے کی کوشش کی جائے گی جو انسان پہلے نہیں کر رہا مثلاً بات چیت سے کسی کی مدد کرنا یا کسی کو خوش کرنا، کان سے اچھی بات سننا، نظر سے عبرت حاصل کرنا اور ہاتھ سے کسی کی مدد کرنا وغیرہ وہ کام طالب/ طالبہ کو بتا دیے جائیں گے اور وہ پہلی والی شیٹ استعمال کریں گے۔		
کان			
نظر			
پیٹ			
ہاتھ			
پاؤں			
شرم وحیا اور اعضاء پردہ			
جسم			

طریق کا دوسرا مرحلہ (ب)

دماغ کے خیالات اور سوچ کو پاک کرنا

درجہ	طریقہ عمل	تاریخ شروع	تاریخ ختم
۱	۱) کوئی گناہ کی سوچ یا کوئی برا خیال خود نہ لے کر آئے اور اگر شیطان کی طرف سے یا نفس کی طرف سے خود بخود آجائے تو اپنی سوچ اللہ، اسکے رسول ﷺ،		
۲	موت، آخرت اور جنت و دوزخ یا کسی جائز کام کی طرف لے جائے۔		
۳	۲) پہلے اللہ سے پناہ مانگے اس بری سوچ سے اور پھر اللہ سے مدد مانگے شیطان، نفس اور غلط سوچوں کے خلاف۔		
۴	۳) اپنی قوت اور ارادہ کی ہمت کر کے اس کو آگے نہ بڑھائے، اس گناہ کی سوچ کے کیڑے کو وہیں نکال دے ورنہ یہ بعد میں بچھو، سانپ اور اژدھا بن جائے گا		
۵	اور اپنا زہر گناہ گار کے جسم اور روح میں پیوست کر دے گا۔		
۶			
۷			
۸			
۹			
۱۰			

طریق کا تیسرا مرحلہ

تزکیہ قلب اور تزکیہ نفس

دل اور نفس کو برے اخلاق اور بری صفات سے پاک کر کے اچھے اخلاق اور اچھی صفات کے ساتھ آراستہ کرنا

انسان کی چار حالتیں

انسان اپنی اس زندگی کو چار حالتوں میں ہی گزارتا ہے۔

۱) اطاعت ۲) گناہ ۳) نعمت ۴) مصیبت

اگر وہ ان چاروں حالتوں کے مقابلے میں درست ردعمل اپنائے تو اس کی ساری زندگی نعمت بن جائے گی انشاءاللہ۔

حالت	درست ردعمل	غلط ردعمل	تاریخ شروع	درجے										تاریخ ختم
				۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
اطاعت و عبادت	تواضع/ عاجزی عبدیت	خود پسندی اور تکبر												
گناہ	توبہ/ استغفار	گناہ پر اصرار اور امید مغفرت												
نعمت	شکر	ناشکری												
مصیبت	صبر	بے صبری												

طریق کا چوتھا مرحلہ

قلب و باطن کا منور اور روشن ہونا

موت تک استقامت

ابلاغ حق	انفرادی		مقام دعوت		اجتماعی
دین کا پیغام دوسروں تک پہنچانا، تبلیغ عمل اور دعوت کے ذریعے	اپنی	رشتے	شہر	ملک	دُنیا

اطاعت اللہ رب العلمین (فنافی اللہ)	درجات			
	اقوال	صفات	افعال	ذات

	درجات					
اطاعت رسول ﷺ (فنافی الرسول)	خیال	اقوال	افعال	احوال	مقامات	ذات
اطاعت مرشد (فنافی الشیخ)						

چالیس روحانی صفات/عادات

نمبر	تاریخ	صفت/اخلاق	درجات									
۱		اخلاص	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۲		توبہ										
۳		تواضع										
۴		شکر										
۵		صبر										
۶												
۷												
۸												
۹												
۱۰												
۱۱												
۱۲												
۱۳												
۱۴												
۱۵												
۱۶												
۱۷												
۱۸												
۱۹												
۲۰												

چالیس روحانی صفات/عادات

نمبر	تاریخ	صفت/اخلاق	درجات									
۲۱			۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۲۲												
۲۳												
۲۴												
۲۵												
۲۶												
۲۷												
۲۸												
۲۹												
۳۰												
۱۳												
۲۳												
۳۳												
۳۴												
۳۵												
۳۶												
۳۷												
۳۸												
۳۹												
۴۰												

روزانہ کے وظائف

ذکر الٰہی

ذکر کی اقسام	طریقہ	وقت	تاریخ
لا الہ الا اللہ		۲۰ منٹ	
اللہ			
لا الہ الا ھُو			
حق			
حیی			
قیوم			
قھار			

مراقبہ

مراقبہ کی اقسام	طریقہ	وقت	تاریخ
اللہ		۱۰ منٹ	
محمد ﷺ			
حضوری			
عرش			

وضو کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

غسل کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

نماز کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

روزہ کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

صدقہ وزکوٰۃ کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

حج وعمرہ کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

سنت کی پیروی کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

ذکر کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نورانی سنتیں

تاریخ	شعبہ	تعداد			طریقہ
		۳	۵	۷	
	کھانا پینا				
	سونا				
	لباس				
	گفتگو				
	چلنا				
	سفر				
	جسم				
	عبادات				
	مالی معاملات				
	معاشرت				
	ازدواجی زندگی				
	اخلاق				

لا الہ الا اللہ

(کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے)

ذکر کی تیاری اور روح۔ رابطہ:

اگر ذکر کرتے وقت بھی بندے کا دل اور باطن اللہ تعالیٰ سے غافل رہے تو اس کا فائدہ بہت کم ہوتا ہے۔ پورا نفع حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ بندے کا رابطہ زبانی ذکر کرنے سے پہلے اللہ عزوجل کے ساتھ قائم ہو جائے۔ زبان کا ذکر بھی نفع سے خالی نہیں۔

مثال:

جس طرح ٹیلیفون کی تار کا پلگ نہ لگا ہو یا موبائل فون کا نیٹ ورک کے ساتھ رابطہ اور کنکشن نہ ہو تو آپ کسی سے بات نہیں کر سکتے چاہے فون سیٹ اچھا ہو اور آپ کی آواز بھی بلند اور اچھی ہو۔

حضور ﷺ کی حدیث مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کی دعا قبول نہیں کرتے جس کا دل غافل ہو (قلب لاہٍ)۔

ذکر کے الفاظ جسم ہیں تو دل کا حاضر رہنا ذکر کی روح ہے۔

رابطہ کس طرح قائم کیا جائے:

ذکر شروع کرنے سے پہلے ذاکر کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تین عقیدوں اور تصورات کو اپنے دل اور دماغ میں تازہ کرنے کی کوشش کرے اور پھر مسلسل قائم رکھے۔

۱) اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے مع اپنی تمام صفات کے۔

۲) اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔

۳) اللہ تعالیٰ میری ہر بات سن رہا ہے اور میرا ذکر بھی اللہ تعالیٰ سنے گا۔

جب یہ تین تصورات گہرائی اور مضبوطی سے قائم ہو جائیں تب بندہ زبان سے ذکر شروع کرے۔

انسان کے مختلف حصوں کا ذکر کی نسبت سے کام

زبان: ذکر کی تلاوت کرے گی یعنی ذکر کو پڑھے گی مثلاً لاَ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

دماغ: رابطہ قائم رکھے گا، ان تین سوچوں کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے۔

دل اور باطن: اللہ تعالیٰ سے مناجات کریں گے یعنی زبان استعمال کئے بغیر دل ہی دل میں بندہ اپنے رب سے دعائیں کرے گا اور

اللہ تعالیٰ سے باتیں کرے گا۔

کیا یہ بہت مشکل ہے: نہیں یہ بہت آسان ہے انسان ہر روز جن لوگوں کے ساتھ بیٹھتا ہے تو وہ ان تینوں چیزوں کے ذریعے رابطہ میں ہوتا ہے۔ مثلاً جب آپ کسی کے سامنے بیٹھ کر اس سے باتیں کر رہے ہوتے ہیں تو آپ کو یہ علم ہوتا ہے کہ یہ بندہ میرے ساتھ بیٹھا ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور میری باتیں سن رہا ہے تو گویا یہ رابطہ ہے۔ پھر آپ اس سے باتیں بھی کر رہے ہوتے ہیں تو یہ گویا مختلف الفاظ کا ذکر ہے اور ساتھ ہی آپ دل میں مختلف سوچیں سوچ رہے ہوتے ہیں اس شخصیت کے متعلق۔ اب صرف فرق یہ ہے کہ پہلے بندہ مخلوق کے ساتھ رابطہ میں تھا اب اس ذکر اور رابطے کا رخ خالق کی طرف کرنا ہے۔

طریقہ اذکار

پہلا ذکر

الفاظ کی ادائیگی کا طریقہ:

لا۔۔۔۔۔نہیں الہ۔۔۔۔۔۔معبود یعنی عبادت کے لائق الا۔۔۔۔مگر اللہ

ترجمہ: نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے۔

پڑھنے کا طریقہ: 'لا' کو لمبا کرے اور 'الہ' کے لام کو بھی تھوڑا لمبا کرے اور یہ خیال کرے کہ 'الا اللہ' کے 'الف' سے 'ھ' کی آواز نہ نکلے بلکہ 'الف' کی آواز نکلے اور 'اللہ' کے لام کو بھی تھوڑا سا لمبا اور پُر یعنی موٹا کر کے پڑھے۔

ذکر شروع کرنے اور ختم کرنے کا طریقہ

جب یہ تصور دل میں مضبوطی سے بیٹھ جائے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے تو پہلے **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** پڑھے۔ پھر

۱) **اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہ** پڑھے۔ تین مرتبہ

۲) کوئی درود شریف پڑھے۔ تین مرتبہ

۳) **لَا حَوۡلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** پڑھے۔ تین مرتبہ

اس کے بعد ذکر کرنا شروع کردے۔

جب ذکر ختم کرنا ہو تو دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے ذکر ختم کرنے کی اجازت مانگے اور اپنی کمزوری اور بے بسی کا اظہار کرے کہ حق تو یہ ہے کہ ہر وقت اے اللہ میں تیرے ذکر میں رہوں، میری کمی کوتاہی کو معاف فرما اور مجھے مزید توفیق عطا فرما اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرے۔ اے اللہ مجھے اس ذکر سے فائدہ عطا فرما اور اس میں جو کمی کوتاہی ہوئی ہے اس کو معاف فرما۔ اپنے فضل و کرم سے اس ذکر کو قبول فرما اور مجھے اس کے ثواب کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرما اور آخرت میں میرے لیے اس کو ذریعہ نجات بنا۔

ذکر کرتے ہوئے اگر خیالات آئیں تو کیا کرے

جب بندہ اپنے رب کو یاد کرے گا تو دشمن یعنی شیطان کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔اور تو وہ کچھ کر نہیں سکتا ہاں مختلف قسم کے خیالات اور وسواس ضرور ڈالتا ہے۔اس کا مقصد یہ ہوتا ہے تنگ آ کر یہ بندہ ذکر کرنا چھوڑ دے۔اگر آپ کو خیالات آئیں تو یہ قاعدہ یاد رکھیں۔ خود تو کوئی ادھر اُدھر کا خیال لے کر آئیں نہ اور اگر خود بخود خیال آ جائیں اس کی طرف توجہ نہ کریں اور اپنا ذکر جاری رکھیں بے شک خیالات آتے رہیں اور نہ ہی ان کو ہٹانے کی کوشش کریں بلکہ ہٹانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کو نظر انداز کریں اور توجہ ہی نہ کریں۔شیطان اگر اپنا کام کر رہا ہے تو آپ اپنا کام جاری رکھیں۔ جب عبادت میں شیطان سے بھی مقابلہ کرنا پڑے تو اس کا ثواب زیادہ ہو جاتا ہے۔پھر یاد کر لیں کہ خیال کو ۱) نہ لانا ۲) نہ چلانا ۳) نہ ہٹانا۔

ذکر کرتے ہوئے دل میں کیا سوچے

یہ تصور کرے کہ پیٹ کی جگہ جہاں مقام نفس ہے جس سے ساری خواہشات اٹھتی ہیں اور جو زنگ اور سیاہی گناہوں کی وجہ سے بندے کے دل اور باطن پر چھا چکی ہے اس سے میں نے اپنے دل اور نفس کو پاک کرنا ہے۔جب ''لا'' کہے تو یہ سوچے میں ''لا'' جو ہر باطل معبود اور ہر اس چیز کی نفی کر رہی ہے جو اللہ تعالیٰ کو بھلا دیتی ہے۔''لا'' کے ذریعے میں اس گندگی، زنگ، سیاہی، گناہ کی خواہشات کو اوپر دماغ کی طرف کھینچ رہا ہوں اور 'الہ'' جس کا مطلب ہے 'معبود' یہ لفظ دماغ کے اندر تصور کرے۔گویا بندہ یہ کہہ رہا ہے کہ شیطان، نفس، دنیا، شہوتیں اور ناجائز خواہش اور وہ لوگ جو مجھے اللہ تعالیٰ سے غافل کرتے ہیں یہ سب میرے معبود نہیں تو میں ان کی پیروی کیوں کروں اور ان کی بات کیوں مانوں۔اس تصور کے ساتھ ان کو دماغ سے نکلنے کا تصور کرے کہ میں نے ان کو نکال دیا۔

اس کے بعد ذکر کرنے والا یہ سوچے میرا معبود اللہ ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری زندگی اور موت، نفع اور نقصان، عزت و ذلت، جنت و دوزخ اور ان کو بڑھانا یا کم کرنا ہے میں اسی کی عبادت کروں گا اور زندگی کو اس کے حکموں کے مطابق گزاروں گا۔ یہ سوچتے ہوئے دماغ سے دل کا خیال کرتے ہوئے ''الا اللہ'' کہے اور یہ سوچے کہ میرے دل میں اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور یہ تصور کرے کہ ''الا اللہ'' کی ہلکی سی ضرب کا اثر نفس پر بھی پڑا ہے جس سے نفس کمزور ہو رہا ہے۔تو یہ ایک دائرہ ہو جائے گا اسی طرح پھر شروع کرے اور (۲۰ منٹ یا جتنا بھی استاد نے مقرر کیا ہو اس وقت کی پابندی کرے۔ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کرے: اے اللہ! اس ذکر کے نور سے میرے قلب و باطن کو روشن اور سیراب فرما اور میرے گناہوں کی سیاہی کو اپنی رحمت سے دھو ڈال۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

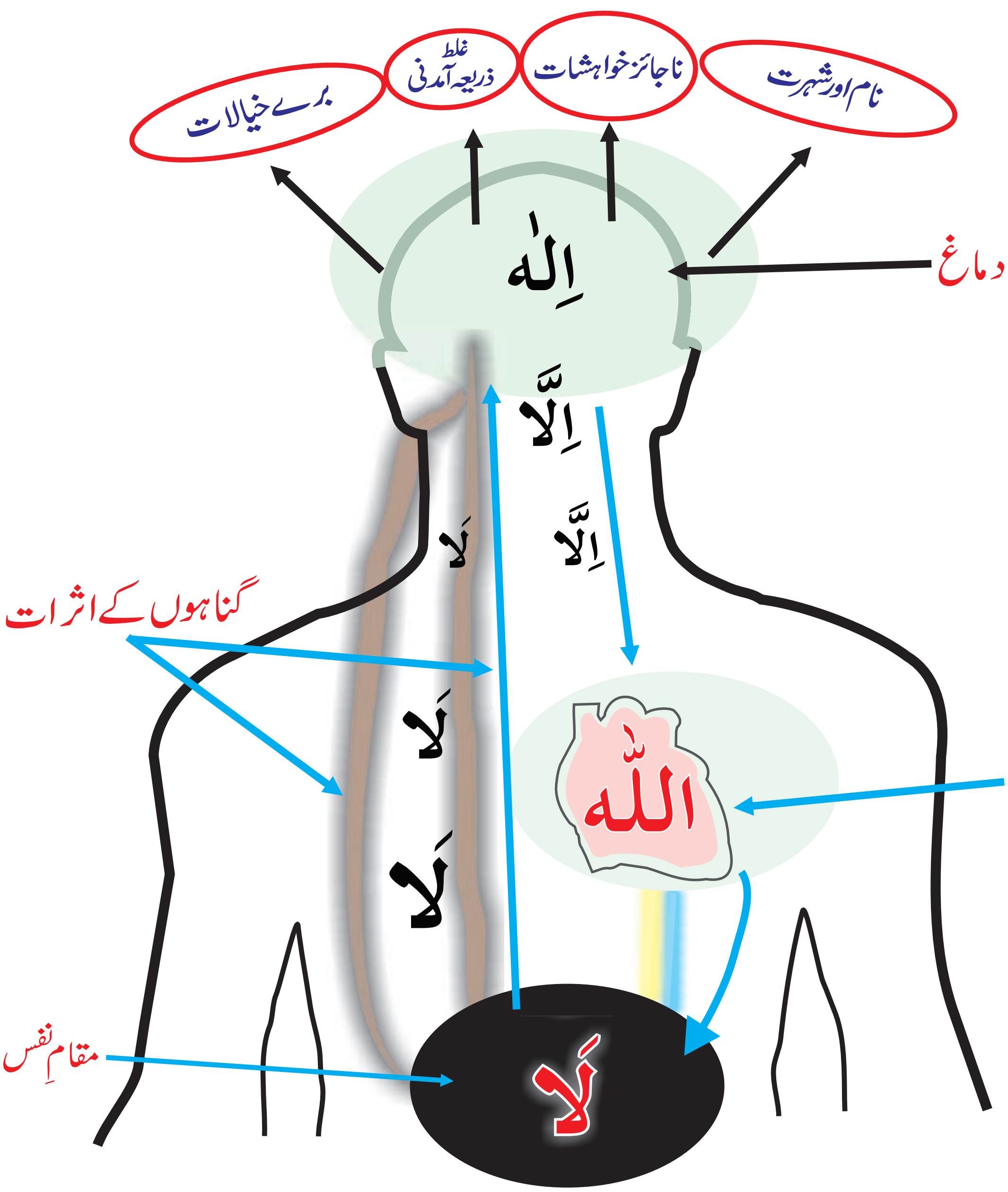

طریقہ مراقبہ

مراقبہ شروع کرنے اور ختم کرنے کا طریقہ

جیسا کہ ذکر سے پہلے اللہ تعالیٰ کے متعلق تین تصورات قائم کئے تھے اب بھی انہی خیالات کو دل میں تازہ کرے اور جب یہ تصورات دل میں مضبوطی سے بیٹھ جائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے تو پہلے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھے۔ پھر

۱) اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰه پڑھے۔ تین مرتبہ

۲) کوئی درود شریف پڑھے۔ تین مرتبہ

۳) لَا حَوۡلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھے۔ تین مرتبہ

اس کے بعد مراقبہ کرنا شروع کردے۔

سب سے پہلے اپنے سامنے اسم ذات یعنی اللہ پاک کے نام کے نقش کو اپنے سامنے رکھ کر پوری توجہ کے ساتھ دیکھنا شروع کرے۔ تقریباً تین منٹ دیکھتے رہیں اور اس کے بعد آنکھیں بند کرلیں اور تصور میں اللہ پاک کے نام کو روشن حروف سے لکھا ہوا دیکھنے کی کوشش کرے۔

دل سے اللہ پاک کے ساتھ مناجات میں مشغول ہو جائے یعنی زبان ہلائے بغیر دل ہی دل میں اللہ سے دعا کرے اور باتیں کرے۔ اسی طرح دس منٹ یا جتنا استاد نے وقت مقرر کیا ہو مراقبہ مکمل کرے۔

تصور میں اللہ پاک کا نام نظر آنا ضروری نہیں صرف اُدھر دھیان رکھے اور دل سے اللہ پاک کے ساتھ باتیں کرتے رہیں۔ جب مراقبہ ختم کرنا ہو تو دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے مراقبہ ختم کرنے کی اجازت مانگے اور اپنی کمزوری اور بے بسی کا اظہار کرے کہ حق تو یہ ہے کہ ہر وقت اے اللہ میں تیرے دھیان میں رہوں، میری کمی کوتاہی کو معاف فرما اور مجھے مزید توفیق عطا فرما اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرے۔ اے اللہ مجھے اس مراقبہ سے فائدہ عطا فرما اور اس میں جو کمی کوتاہی ہوئی ہے اس کو معاف فرما۔ اپنے فضل و کرم سے اس مراقبہ کو قبول فرما اور مجھے ہر وقت اپنا دھیان اور حضوری عطا فرما، اس کے ثواب کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرما اور آخرت میں میرے لیے اس کو ذریعہ نجات بنا۔

زبان کا تقویٰ

زبان کے متعلقہ تمام گناہوں سے مسلسل تیس (30) دن پرہیز کریں اگر اس دوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی ہو جائے تو سچی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتداء کریں۔
اللہ عزوجل ہم سب کو ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے۔ آمین۔

کوشش	تاریخ شروع	دنوں کی تعداد																													
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30
1																															
2																															
3																															
4																															
5																															
6																															
7																															
8																															
9																															
10																															
11																															
12																															
13																															
14																															
15																															

زبان کے متعلقہ گناہ

1- غیبت کرنا
2- چغلی کرنا
3- فضول گفتگو اور فحش کلامی کرنے
4- دوسروں کے راز ظاہر کرنا
5- نامحرم سے ضرورت کے بغیر گفتگو کرنا
6- زیادہ ہنسنا
7- جھوٹا وعدہ کرنا
8- دوسروں کے عیب بیان کرنا
9- جھوٹ بولنا
10- گالی دینا
11- گانا بجانا
12- لعنت ملامت کرنا
13- جھگڑا کرنا
14- خوشامد کرنا
15- مذاق اڑانا

آنکھوں کا تقویٰ

آنکھوں کے متعلقہ تمام گناہوں سے مسلسل تیس (30) دن پرہیز کریں اگر اس دوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی ہوجائے تو سچی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتداء کریں۔
اللہ عزوجل ہم سب کو ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے۔ آمین۔

کوشش	تاریخ شروع	دنوں کی تعداد																													
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30
1																															
2																															
3																															
4																															
5																															
6																															
7																															
8																															
9																															
10																															
11																															
12																															
13																															
14																															
15																															

آنکھوں کے متعلقہ گناہ

1۔ نامحرم عورت کی طرف دیکھنا
2۔ ناجائز فلمیں دیکھنا
3۔ ناجائز تصویریں دیکھنا
4۔ آنکھ سے فحش اشارہ کرنا
5۔ دوسروں کی نعمتوں کو حسد کی نظر سے دیکھنا
6۔ دنیاوی چمک دیکھ کو اس میں کھوجانا اور یہ بھول جانا کہ دُنیا فنا ہونے والی ہے۔

Vâ» کا تقویٰ

Vâ» کے متعلقہ تمام گناہوں سے مسلسل تیس(30) دن پرہیز کریں اگر اس دوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی ہوجائے تو سچی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتداء کریں۔
اللہ عزوجل ہم سب کو ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے۔ آمین۔

کوشش	تاریخ شروع	دنوں کی تعداد																													
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30
1																															
2																															
3																															
4																															
5																															
6																															
7																															
8																															
9																															
10																															
11																															
12																															
13																															
14																															
15																															

Vâ» کے متعلقہ گناہ

X1 بغیر اجازت کے کسی اور کی باتیں سننا
X2 کسی نامحرم کے بغیر شرعی عذر کے گفتگو
X3 گانا سننا
X4 غیبت سننا
X5 فضول باتیں سننا
X6 چغلی سننا

فرج کا تقویٰ

فرج کے متعلقہ تمام گناہوں سے مسلسل تیس(30) دن پرہیز کریں اگر اس دوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی ہوجائے تو سچی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتداء کریں۔
اللہ عزوجل ہم سب کو ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے۔ آمین۔

کوشش	تاریخ شروع	دنوں کی تعداد																													
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30
1																															
2																															
3																															
4																															
5																															
6																															
7																															
8																															
9																															
10																															
11																															
12																															
13																															
14																															
15																															

فرج کے متعلقہ گناہ

1۔زنا کرنا
2۔ہم جنس پرستی
3۔غیروں کے سامنے ستر کا کھولنا
4۔حیض کی حالت میں جماع کرنا
5۔کسی ناجائز طریقے سے نفسی خواہش پوری کرنا
6۔زیر ناف بالوں کی صفائی نہ کرنا
7۔پیشاب کے قطروں سے احتیاط نہ کرنا
8۔بیوی سے غیر فطری طریقہ سے خواہش پوری کرنا

پیٹ کا تقویٰ

پیٹ کے متعلقہ تمام گناہوں سے مسلسل تیس(30) دن پرہیز کریں اگر اس دوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی ہو جائے تو سچی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتداء کریں۔
اللہ عزوجل ہم سب کو ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے۔ آمین۔

کوشش	تاریخ شروع	دنوں کی تعداد																													
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30
1																															
2																															
3																															
4																															
5																															
6																															
7																															
8																															
9																															
10																															
11																															
12																															
13																															
14																															
15																															

پیٹ کے متعلقہ گناہ

1۔سگریٹ نوشی کرنا
2۔شراب پینا
3۔ منشیات کا استعمال
4۔حرام کھانا
5۔حرام پینا
6۔ پیٹ بھر کے کھانا
7۔ پیٹ بھر کے پینا
8۔سنت کے خلاف طریقوں سے کھانا

پاؤں کا تقویٰ

پاؤں کے متعلقہ تمام گناہوں سے مسلسل تیس (30) دن پرہیز کریں اگر اس دوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی ہو جائے تو سچی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتداء کریں۔
اللہ عزوجل ہم سب کو ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے۔ آمین۔

کوشش	تاریخ شروع	دنوں کی تعداد																													
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30
1																															
2																															
3																															
4																															
5																															
6																															
7																															
8																															
9																															
10																															
11																															
12																															
13																															
14																															
15																															

پاؤں کے متعلقہ گناہ

1۔ ممنوع جگہوں کی طرف جانا

2۔ نامحرم کو ملنے کے لئے جانا

3۔ فلم / گانے سننے یا ان کی سی ڈی لینے یا دینے کے لیے جانا

4۔ کسی دوسرے کے ساتھ گناہ و ناجائز کام / عمل کے لئے سفر کرنا

ہاتھوں کا تقویٰ

ہاتھوں کے متعلقہ تمام گناہوں سے مسلسل تیس(30) دن پرہیز کریں اگر اس دوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی ہوجائے تو سچی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتداء کریں۔
اللہ عزوجل ہم سب کو ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے۔ آمین۔

کوشش	تاریخ شروع	دنوں کی تعداد																													
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30
1																															
2																															
3																															
4																															
5																															
6																															
7																															
8																															
9																															
10																															
11																															
12																															
13																															
14																															
15																															

ہاتھوں کے متعلقہ گناہ

1۔ کسی کو ہاتھ سے تکلیف دینا
2۔ چوری کرنا
3۔ غیر محرم کو ہاتھ لگانا
4۔ جھوٹ لکھنا
5۔ غلط مقام پر دستخط کرنا

نماز کے دن روحانی درجات

تاریخ شروع	درجہ		کیفیت	دن																																							
	ظاہری	باطنی		۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۱۳	۲۳	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
۱																																											
۲																																											
۳																																											
۴																																											
۵																																											
۶																																											
۷																																											
۸																																											
۹																																											
۱۰																																											

تربیتی اصول وضوابط

درجہ تیاری: ہر رُکن یعنی قیام، رکوع، قومہ، سجدہ، جلدہ اور تشہد میں ایک مرتبہ یہ تینوں خیال یا ان میں سے ایک ضرور اپنے ذہن میں تازہ کرے۔ ۱) اللہ میرے ساتھ ہیں۔ ۲) مجھے دیکھ رہے ہیں۔ ۳) سن رہے ہیں۔

پہلا درجہ: ہر رُکن میں تین مرتبہ یہ حضوری کے خیالات اپنے دماغ میں لائے۔

دوسرا مرحلہ: اب شروع سے لے کر مسلسل اللہ کی طرف دھیان لگائے رکھنے کی کوشش کرے۔ اپنے ارادے سے کوئی اور سوچ لے کر نہ آئے۔

تیسرا درجہ: اللہ کی طرف دھیان کے ساتھ ترجمہ نماز کا مفہوم بھی سوچے کہ میں اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کر رہا ہے۔

نماز کے ظاہری درجات

۱) پہلا درجہ: نماز کو وضو، غسل، اور نماز کے فرائض، واجبات، سنتیں اور مفسدات یعنی وضو، غسل اور نماز کے توڑنے والے اعمال سیکھ کر ادا کرے۔

۲) دوسرا درجہ: نماز کو وضو، غسل اور نماز کے مستحبات، مکروہات اور آداب سیکھ کر ادا کرے۔ تفصیل کے ساتھ یہ سیکھے، سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے اور جماعت کے ساتھ چھوٹی ہوئی رکعتیں کس طرح ادا کرنی چاہئیں؟

۳) تیسرا درجہ: مرد جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں اور عورتیں اگر گھر میں ادا کریں تو زیادہ ثواب ہے۔ لباس جو نماز کے وقت پہنا ہوا ہے وہ حلال کمائی سے ہونا چاہیے اور اپنا رزق بھی حلال ذرائع سے حاصل کرے۔ مرد اپنی شلوار، چادر یا پاجامے کو ٹخنوں سے اوپر رکھیں اور عورتیں اس کا خیال رکھیں کہ ہاتھ، پاؤں اور چہرے کے علاوہ کوئی عضو نظر نہ آئے اور نہ ہی کپڑے باریک ہوں کہ اس میں سے بال یا جسم کی جھلک نظر آئے۔ مسافر کی نماز، بیمار اور معذور کی نماز کے متعلق مسائل سیکھے۔

۴) چوتھا درجہ: نماز کے ارکان مثلاً قیام، رکوع، سجدہ اور قعدہ کا صحیح طریقہ سیکھے اور اپنی نماز کی ظاہری شکل اور ہیئت کو سنت کے مطابق بنائے۔

۵) پانچواں درجہ: نماز میں ثنا سے لے کر سلام تک اپنا تلفظ صحیح کرے اور کسی استاد کو سنائے اور اس سے سیکھے۔ نماز جنازہ کا طریقہ اور دعائیں بھی یاد کرے۔

۶) چھٹا درجہ: مختلف ارکان کی جو دعائیں اور اذکار حدیث میں وارد ہوئے ہیں اور ان کو بھی یاد کرے اور خاص کر نفلوں میں ان کو پڑھے۔

۷) ساتواں درجہ: پوری نماز کا ترجمہ سمجھے اور پھر اس کا مطلب اور مفہوم ذہن میں بٹھائے۔

۸) آٹھواں درجہ: نماز، مسنون یعنی سنت لباس میں ادا کرے اپنی حیثیت کے مطابق اچھے اور صاف کپڑے پہنے اور مرد خوشبو لگائیں۔ عورتیں اگر گھر میں نماز پڑھیں تو خوشبو لگائیں مگر مسجد کی طرف خوشبو لگا کر نہ آئیں۔

۹) نواں درجہ: نماز میں پڑھنے کے لیے دس آخری سورتیں یاد کریں اور ان کو مختلف نمازوں میں پڑھیں۔ ان کا مطلب بھی یاد کریں۔

۱۰) دسواں درجہ: نماز اول وقت میں ادا کریں، سستی کر کے آخری وقت میں ادا نہ کریں، نماز سے متصلاً پہلے باتیں نہ کریں اور نمازوں کے ساتھ نوافل بھی ادا کریں کہ یہ نماز کی کمی دور کرتے ہیں۔

نماز کے روحانی درجات

درجہ تیاری: نماز کے ہر رکن یعنی قیام، رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ اور تشہد میں ایک مرتبہ یہ تینوں خیال یا ان میں سے ایک ضرور اپنے ذہن میں تازہ کرے۔ ۱) اللہ میرے ساتھ ہیں۔ ۲) مجھے دیکھ رہے ہیں۔ ۳) سن رہے ہیں۔

۱) پہلا درجہ: ہر رکن میں تین مرتبہ یہ حضوری کے خیالات اپنے دماغ میں لائے۔

۲) دوسرا درجہ: اب شروع سے لے کر مسلسل اللہ کی طرف دھیان لگائے رکھنے کی کوشش کرے۔ اپنے ارادے سے کوئی اور سوچ لے کر نہ آئے۔

۳) تیسرا درجہ: نماز کو سمجھ کر ادا کرنا اس طرح گویا بندہ اپنے رب سے عرض معروض اور مناجات کر رہا ہے۔

۴) چوتھا درجہ: نماز کے دوران آخرت کے امور کے متعلق سوچنا مثلاً قبر کی زندگی، میدان حشر، قیامت کا دن، پل صراط، دوزخ اور جنت۔

۵) پانچواں درجہ: نماز اس طرح ادا کرنا کہ گویا یہ آپ کی آخری نماز ہے اور موت سے پہلے آپ کو نماز ادا کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔

۶) چھٹا درجہ: اس درجہ میں بندہ مسلسل یہ کوشش کرے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور امور آخرت میں اس طرح گم ہو کہ بغیر ارادہ کے بھی دنیاوی خیال نہ آئے۔

۷) ساتواں درجہ: اس تصور کے ساتھ نماز ادا کرے کہ موت کے بعد منکر و نکیر کے سوال جواب سے پہلے مجھے موقع دیا گیا ہے نماز ادا کرنے کا۔ اس کیفیت کو اپنے پر طاری کرے۔

۸) آٹھواں درجہ: بندہ یہ تصور قائم کرے کہ قیامت قائم ہو چکی ہے مخلوق کا حساب لیا جا رہا ہے۔ لوگ انتہائی پریشانی اور تکلیف کے عالم میں ہیں کچھ اپنے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہیں کچھ گرمی کی وجہ سے جل رہے ہیں اور مجھے رحمٰن کے عرش کے سایہ میں جگہ دی گئی ہے نماز ادا کرنے کی۔ اور عنقریب میری پیشی بارگاہ الٰہی میں ہونے والی ہے۔ اس کیفیت کو اپنے پر طاری کر کے نماز ادا کرنے کی کوشش کرے۔

۹) نواں درجہ: نماز ادا کرنے کے بعد کم از کم ایک گھنٹہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں حاضر رہے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور میرے ساتھ ہے۔

۱۰) دسواں درجہ: نماز اس طرح ادا کرے کہ اللہ تعالیٰ کی ننانوے صفات میں سے کسی ایک یا ایک سے زیادہ کے مراقبے میں رہے مثلاً یہ، اللہ تعالیٰ رب ہے سارے جہانوں کا اور کیسے وہ سارے جہاں کو رزق دے رہا ہے ان کو پال رہا ہے اور ان کی حفاظت کر رہا ہے۔ اس طرح پہلے اللہ تعالیٰ کے ایک صفاتی نام کو سمجھنے کی کوشش کرے پھر نماز میں اس کے ذریعے اپنے خیالات کو اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور کبریائی میں دوڑائے اور ساتھ ہی یہ سمجھتا رہے کہ جس طرح نماز ادا کرنے کا حق تھا میں نہیں ادا کر رہا۔

خیال اور سوچ کی پاکی (تزکیہ خواطر)

کوشش	تاریخ شروع	دنوں کی تعداد																													
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30
1																															
2																															
3																															
4																															
5																															
6																															
7																															
8																															
9																															
10																															
11																															

پہلا درجہ	دوسرا درجہ	تیسرا درجہ	چوتھا درجہ	پانچواں درجہ	چھٹا درجہ	ساتواں درجہ	آٹھواں درجہ	نواں درجہ	دسواں درجہ
گناہ کی سوچ میں بچنا یعنی نہ خود سوچ کولانا اور نہ چلانا اور نہ ہٹانے کے لئے اس سوچ میں مشغول ہونا۔	دُنیاوی اموراور مشاغل کے ذریعے اللہ سے تعلق پیدا کرنے کا طریقہ	اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ جائز کام کرنے سے پہلے اجازت طلب کرنا	دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد کے ساتھ زبان سے مختلف کاموں کے مناسب چالیس مسنون دعائیں یاد کرنا۔	کوشش کرنا کہ وقت اس دھیان میں رہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہیں اور مجھے دیکھ رہے ہیں اور میری ہر بات سن رہے ہیں۔	اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور روزمرہ کے واقعات سے سبق حاصل کرنا	h zzzu ´ gaÎ	منفی اور گھٹیا سوچ سے بچنا	ظاہر اور باطن سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تعلق پیدا کرنا	ظاہر اور باطن سے اللہ تعالیٰ کی ذات سے گہرا اور مضبوط تعلق پیدا کرنا۔

روحانی صفات (عاجزی)

کوشش	تاریخ شروع	دنوں کی تعداد																													
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30
1																															
2																															
3																															
4																															
5																															
6																															

پہلا درجہ: یہ سوچنا اور یقین رکھنا کہ دوسرے مسلمان آپ سے بہتر ہیں اور انہیں اپنے سے کمتر یا نیچا نہ سمجھنا۔

دوسرا درجہ: اگر دُنیاوی معاملات کی وجہ سے کسی نفرت یا بغض پیدا ہو گیا ہو تو اسے دور کر دینا خاص طور پر اپنے خاندان کے افراد اور قریبی دوستوں سے۔

تیسرا درجہ: اگر کوئی بھی نیک کام کریں تو ردِعمل کے طور پر اسکی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنی چاہیے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت کی وجہ سے ہوا کہ بندہ یہ نیک کام کرنے کے قابل بنا اور مزید عاجزی کا اظہار کرنا چاہیے کہ تمام اچھے اور برے اعمال کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ہمارے آقا رسول اللہ ﷺ کے ذریعے دیا اللہ نے ہی جگہ، وقت، عقل، جسم اور دماغ دیا جن کے ذریعے بندہ اچھے اعمال کر رہا ہے اور اچھے اعمال کے ردِعمل میں بندے میں خود پسندی، تکبر اور اپنی بڑائی کا احساس پیدا نہیں ہونا چاہیے بلکہ بندے کو مخلوق کی جانب عاجزی کا اظہار کر کے مزید عاجزی و انکساری پیدا کرنی چاہیے۔

چوتھا درجہ: اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ عملی طور پر عاجزی اور انکساری کا اظہار کرنا چاہیے۔ اس درجے میں عملی طور پر انکساری کا اظہار کرنا سکھایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کا اظہار اس طرح کرے کہ اس کے حکم کے سامنے اپنے نفس کی خواہش کو ترک کر دے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے طریقہ زندگی کے مقابلہ میں دوسرے طریقے اور رسم و رواج چھوڑ دے۔ مسلمانوں سے اپنے حقوق کا سختی سے مطالبہ نہ کرے ان کے حقوق بغیر مطالبہ کے ادا کرے اور کسی پر اپنا ذاتی بوجھ نہ ڈالے۔

پانچواں درجہ: اب خدمت کرنی ہے۔ جب بھی آپ کہیں دوسرے بھائیوں کے ساتھ یا کسی مجلس میں بیٹھے ہیں تو آپ کو ان کی خدمت کرنی چاہیے کسی بھی طریقے سے مثلاً دروازہ کھولنا، کھانا بنانا، یا چائے بنانا اپنی خوشی کے ساتھ اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے۔

چھٹا درجہ: جب اپنے سے بڑے، چھوٹے یا درمیانی عمر کے مرد یا عورت کو ملے تو دل کی گہرائیوں سے ان کیلئے دُعا کرے۔ مثال کے طور پر اگر کسی مسلمان نوجوان کو دیکھے تو اس کیلئے دُعا کرے کہ یہ ایک نیک مسلمان بنے اور اس کی شادی کسی نیک مسلمان عورت سے ہو۔ یا اگر کسی بوڑھی غیر مسلم عورت کو دیکھے تو اس کیلئے دُعا کرے کہ یہ مسلمان ہو جائے اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

ساتواں درجہ: یہ یقین رکھنا کہ تمام اچھائی اور ہر طرح کی نعمت میری طرف سے نہیں ہے نہ ہی اس کو پیدا کرنے والا ہوں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ ہے جس کا میں مستحق بھی نہیں جیسا کہ ٹی وی سکرین پر یا شیشے میں جو عکس بنتا ہے وہ شیشے نے پیدا نہیں کیا نہ ہی وہ شیشہ کہہ سکتا ہے کہ یہ میری ملکیت ہے۔

آٹھواں درجہ: یہ یقین رکھنا کہ میں اپنی پوری قابلیت اور صلاحیت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی کے دین کی خدمت نہیں کر رہا۔

نواں درجہ: یہ یقین رکھنا کہ میں اللہ تعالیٰ کی اس طرح کبھی عبادت نہیں کر سکتا جس کا وہ حقدار ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کبھی اس طرح ادا نہیں کر سکتا جس طرح کے ان کے پورا کرنے کا حق ہے۔

دسواں درجہ: یہ یقین رکھنا کہ میں ابھی تک عاجزی حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور موت تک کوشش اور مجاہدہ کرتا رہوں گا۔ اس لئے یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے عاجزی اور انکساری حاصل کر لی ہے کیونکہ عاجزی اور انکساری کا مقام درحقیقت ایک اعلیٰ مقام ہے اس لئے جو بندہ یہ سمجھے گا کہ میں نے کامل طور پر عاجزی کا مقام حاصل کر لیا ہے تو اس میں بھی خود پسندی اور تکبر پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر جب یہ سمجھے گا کہ میں اس کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تو اس سے اس خیال کی جڑ کٹ جائے گی۔

روحانی صفات (اخلاص)

کوشش	تاریخ شروع	دنوں کی تعداد																													
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30
1																															
2																															
3																															
4																															
5																															
6																															
7																															
8																															
9																															
10																															
11																															
12																															

پہلا درجہ: تمام بڑے نیک کام مثلاً روزانہ پانچ نمازیں، ذکر بندے کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اور آخرت میں نجات اور اجر حاصل کرنے کیلئے کرنے چاہئیں۔

دوسرا درجہ: تمام نیک اعمال صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرنے چاہئیں۔ بندے کو اپنے احساسات کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔ مثال کی طور پر بعض اوقات آپ کا اعمال کرنے کو دل چاہتا ہے مگر کبھی کبھی آپکا رجحان اسطرف سے ہٹ جاتا ہے۔ دونوں باتیں ہی غلط ہیں کیونکہ ہم اپنے احوال اور احساسات کے غلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اس لئے بندے کو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے سب اعمال کرنے چاہئیں خواہ دل چاہے یا نہ چاہے۔

تیسرا درجہ: جب آپ اپنے نیک اعمال کریں تو اللہ تعالیٰ کی رضا کو پہلی ترجیح دیں اور جنت کی تمنا اس لئے کریں کہ اس میں رب تعالیٰ کا دیدار اور رضا حاصل ہوگی۔

چوتھا درجہ: جب اپنے اعمال کریں ان کو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا مالک ہے۔ اونچے روحانی درجات، مکاشفات اور کرامات حاصل کرنے کیلئے بھی اعمال نہ کریں کیونکہ یہ چیزیں اور احوال اللہ تعالیٰ تک پہنچنے میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ اعمال صرف اور صرف خالص اللہ تعالیٰ کیلئے کریں کیونکہ وہ ذات ایسی ہے کہ صرف وہی اس کی حقدار ہے۔

پانچواں درجہ: اللہ تعالیٰ کی عبادت خالص طور پر اللہ تعالیٰ کیلئے ہی کرنا کیونکہ جنت یا جہنم اور اس کے درجات کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے اور وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔

چھٹا درجہ: اللہ تعالیٰ کی عبادت بغیر کسی شرط کے کرنا اور کسی غرض اور ضرورت کے ساتھ اس کو مشروط نہ کرنا۔ امیری ہو یا غریبی، صحت ہو یا بیماری، عزت ہو یا ذلت، تنگی یا آسانی، سکون یا بے سکونی غرض یہ کہ ان چیزوں کے ہونے یا نہ ہونے کے ساتھ عبادت کا کوئی تعلق نہ کرنا۔

ساتواں درجہ: یہ یقین رکھنا کہ میں ابھی تک اخلاص حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور موت تک کوشش اور مجاہدہ کرتا رہوں گا۔ اس لئے یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے اخلاص حاصل کرلیا ہے کیونکہ اخلاص کا مقام درحقیقت ایک اعلیٰ مقام ہے اس لئے جو بندہ یہ سمجھے گا کہ میں نے کامل طور پر اخلاص کا مقام حاصل کرلیا ہے تو اس میں بھی خود پسندی اور تکبر پیدا ہوسکتا ہے۔ مگر جب یہ سمجھے گا کہ میں اس کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تو اس سے اس خیال کی جڑ کٹ جائے گی۔

روحانی صفات (توبہ)

کوشش	تاریخ شروع	دنوں کی تعداد																													
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30
1																															
2																															
3																															
4																															
5																															
6																															
7																															
8																															
9																															
10																															
11																															
12																															

پہلا درجہ: پورے اخلاص سے سب سے زیادہ بخشنے والے اللہ تعالیٰ سے کفر اور شرک (اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا) اور تمام غلط عقائد سے توبہ کرنا۔

دوسرا درجہ: پورے اخلاص کیساتھ اللہ تعالیٰ سے جو سب سے زیادہ بخشنے والے ہیں جسم کے ساتھ اعضاء کے گناہوں سے توبہ کرنا۔

تیسرا درجہ: پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے جو سب سے زیادہ بخشنے والے ہیں حرام ارادی سوچوں سے توبہ کرنا اس میں دونوں اقسام آجاتی ہیں خود ارادتاً بری سوچ دماغ میں لانا اور شیطان کی طرف سے آئی ہوئی سوچ کو آگے بڑھانا۔

چوتھا درجہ: اخلاص کیساتھ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا جو کہ سب سے زیادہ بخشنے والے ہیں ان تمام برائیوں سے جو کہ بندے کے اندر ہیں ارادی یا غیر ارادی۔

پانچواں درجہ: اللہ تعالیٰ جو کہ سب سے زیادہ بخشنے والے ہیں ان سے تمام مکروہ اعمال سے بھی اخلاص کیساتھ توبہ کرنا جو کہ جسم، ذہن یا دل سے کئے ہیں۔

چھٹا درجہ: اللہ تعالیٰ جو سب سے زیادہ معاف کرنے والے ہیں ان سے پورے اخلاص کے ساتھ غیر اللہ کی تمام سوچوں سے توبہ کرنا اور دوبارہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا۔ دوسرے الفاظ میں جب بندہ اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جائے تو اس بھول جانے پر توبہ کرنا اور پھر اللہ تعالیٰ کو دوبارہ یاد کرنا۔

ساتواں درجہ: اللہ تعالیٰ جو سب سے زیادہ معاف کرنے والے ہیں اُن سے پورے اخلاص کے ساتھ توبہ کرنا ان تمام کمیوں اور کوتاہیوں کیلئے جو کہ بندے کی پوری طاقت اور استطاعت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تابعداری کرنے کی کوشش میں ہوئیں۔ (یہ درجہ تواضع کے درجہ نمبر **9** سے ایک درجہ آگے ہے)

آٹھواں درجہ: پورے اخلاص کے ساتھ وہ اللہ تعالیٰ سے جو سب سے زیادہ معاف کرنے والے ہیں توبہ کرنا ان تمام کمیوں اور کوتاہیوں کیلئے جو کہ اللہ تعالیٰ کی تابعداری اور عبادت میں ہوئیں۔ (یہ درجہ تواضع کے درجہ نمبر **10** سے ایک درجہ آگے ہے)۔

نواں درجہ: بندے کو اپنے آپ کو توبہ کے کامل مقام پر کبھی بھی فائز نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ وہ موت تک یہی سمجھے کہ میں توبہ کے اگلے مقامات کے حصول کو کوشش کرتا رہوں گا۔ یہ ذہن میں رکھے حضور ﷺ جو ہر قسم کے گناہ اور کمی سے پاک اور معصوم تھے ہر دن ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ و استغفار فرماتے۔ صحابہ رضوان اللہ اجمعین فرماتے ہیں کہ ایک مجلس میں کثرت سے ان الفاظ سے توبہ استغفار فرماتے: **رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَابُ الرَّحِیْم** (شمائل محمدیہ)

روحانی صفات (شکر)

کوشش	تاریخ شروع	دنوں کی تعداد																													
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30
1																															
2																															
3																															
4																															
5																															
6																															
7																															
8																															
9																															
10																															
11																															
12																															
13																															

پہلا درجہ: جب کوئی نعمت یا بھلائی ملے جسمانی یا روحانی اس کی نسبت ذہنی اور روحانی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف کریں۔ جس نے یہ نعمت اور بھلائی عطا کی ہے اور اللہ تعالیٰ جس نے نعمت دی ہے اس کو بھول کر اس کی نسبت اپنی یا اپنے کسی ہنر یا صلاحیت کی طرف ہرگز نہ کریں۔

دوسرا درجہ: جب کوئی مصیبت یا مسئلہ پیش ہو بندے کو ذاتی طور پر اس کے پیچھے چھپی ہوئی اللہ تعالیٰ کی نعمت اور پیغام کو دیکھنے کی کوشش کرنے چاہیے اور اس کے مثبت پہلو پر غور کریں کیونکہ اس مصیبت کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت چھپی ہوئی ہوگی۔ اس لئے اب بے صبری کا اظہار کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رحیم ذات کو نہ بھولنا۔

تیسرا درجہ: اس بارے میں غور وفکر کرنا کہ کہیں میں کوئی نعمت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں تو استعمال نہیں کر رہا۔ خاص طور پر پہلے تین مرحلوں کے متعلق۔

چوتھا درجہ: جب اپنے ارد گرد عالمی مصیبت دیکھیں اپنے علاقے یا دوسرے ممالک میں تو اس کے مثبت پہلو کو دیکھیں کیونکہ اس مصیبت کے پیچھے کوئی چھپی ہوئی نعمت ہوگی اور اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سبق اور پیغامات ہونگے۔

پانچواں درجہ: اس بارے میں سوچنا کہ کس طرح ان نعمتوں میں دوسروں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے عملی طور پر یہ کرنا شروع کر دینا۔

چھٹا درجہ: دنیاوی نعمتوں کے اعتبار سے اپنے سے کم درجے والوں کو دیکھنا اور دینی اعتبار سے اپنے سے دین میں بلند درجے والے لوگوں کو دیکھنا۔

ساتواں درجہ: یہ یقین رکھنا کہ میں ابھی تک شکر گزاری کی صفت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور موت تک یہ کوشش اور مجاہدہ جاری رکھوں گا۔ اس لئے یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے شکر گزاری کی صفت حاصل کر لی ہے کیونکہ شکر کا مقام درحقیقت ایک اعلیٰ مقام ہے۔ اس لئے بندہ یہ سمجھے گا کہ میں نے کامل طور پر شکر کا مقام حاصل کر لیا ہے تو اس میں بھی خود پسندی اور تکبر پیدا ہو سکتا ہے مگر جب یہ سمجھے گا کہ میں اس کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تو اس سے اس خیال کی جڑ کٹ جائیگی۔

عاجزی (تواضع)

پہلا درجہ:

یہ سوچنا اور یقین رکھنا کہ دوسرے مسلمان آپ سے بہتر ہیں اور انہیں اپنے سے کم تر اور نیچا نہ سمجھنا۔

دوسرا درجہ:

اگر دنیاوی معاملات کی وجہ سے کسی سے نفرت یا بغض پیدا ہو گیا ہو تو اسے دور کر دینا خاص طور پر اپنے خاندان کے افراد اور قریبی دوستوں سے۔

تیسرا درجہ:

اگر کوئی بھی نیک کام کریں تو ردِعمل کے طور پر اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنی چاہیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت کی وجہ سے ہوا کہ بندہ یہ نیک کام کرنے کے قابل بنا اور مزید عاجزی کا اظہار کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اچھے اور برے اعمال کا علم اپنے نبی ہمارے آقا ﷺ کے ذریعے دیا۔ اور اللہ نے ہی یہ جگہ، وقت، عقل، جسم اور دماغ دیا جن کے ذریعے بندہ یہ اچھے اعمال کر رہا ہے۔ تو اچھے اعمال کے ردِعمل میں بندے میں خود پسندی، تکبر اور اپنی بڑائی کا احساس پیدا نہیں ہونا چاہیے بلکہ مخلوق کی جانب عاجزی کا اظہار اور اپنے اندر مزید تواضع اور انکساری پیدا کرنی چاہیے۔

چوتھا درجہ:

اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ عملی طور عاجزی اور انکساری کا اظہار کرنا چاہیے۔ اس درجے میں عملی طور پر تواضع کا اظہار کرنا سکھایا جائے گا۔

پانچواں درجہ:

اب خدمت کرنی ہے۔ جب بھی آپ کہیں دوسرے بھائیوں کے ساتھ یا کسی مجلس میں بیٹھے ہیں تو آپ کو ان کی خدمت کرنی چاہیے کسی بھی طریقے سے مثلاً دروازہ کھولنا، کھانا بنانا یا چائے بنانا، اپنی خوشی کے ساتھ اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے۔

چھٹا درجہ:

جب اپنے سے بڑے، چھوٹے یا درمیانی عمر کے مرد یا عورت ملیں تو دل کی گہرائیوں سے ان کے لئے دعا کریں۔ مثال کے طور پر اگر کسی نوجوان مسلمان کو دیکھیں تو اس کے لئے دعا کریں کہ یہ ایک نیک مسلمان بنے اور اس کی شادی کسی نیک مسلمان عورت سے ہو۔ یا کسی غیر مسلم کو دیکھیں تو اس کے لئے دعا کریں کہ یہ مسلمان ہو جائے اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

ساتواں درجہ:

یہ یقین رکھنا کہ تمام اچھائی اور ہر طرح کی نعمت میں میرا کوئی دخل نہیں اور نہ ہی میں نے اس کو پیدا کیا ہے بلکہ یہ اللہ کی طرف سے تحفہ ہے جس کا میں مستحق بھی نہیں۔ جیسا کہ ٹی وی سکرین پر یا شیشے میں جو عکس بنتا ہے وہ شیشے نے پیدا نہیں کیا نہ ہی شیشہ کہہ سکتا ہے کہ یہ

میری ملکیت ہے۔

آٹھواں درجہ:

یہ یقین رکھنا کہ میں ابھی تک عاجزی کی صفت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور موت تک کوشش اور مجاہدہ کرتا رہوں گا۔اس لئے یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے عاجزی اور انکساری کی صفت حاصل کر لی ہے کیونکہ یہ سمجھنا کہ مجھے تواضع کا مقام حاصل ہو چکا ہے یہ بھی ایک قسم کی خود پسندی ہے۔

نواں درجہ:

یہ یقین رکھنا کہ میں اللہ تعالیٰ کی کبھی بھی اس طرح عبادت نہیں کرسکتا جس کا وہ حقدار ہے اور میں اللہ کے حقوق کبھی بھی اس طرح ادا نہیں کرسکتا جس طرح کے ان کے پورا کرنے کا حق ہے۔

دسواں درجہ:

یہ یقین رکھنا کہ میں اپنی پوری قابلیت اور صلاحیت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی یا اس کے دین کی خدمت نہیں کر رہا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے خدمت لے رہا ہے میں کسی طرح اس کے قابل نہ تھا۔

اخلاص

پہلا درجہ:

تمام نیک اعمال خاص طور پر بنیادی عبادات مثلاً روزانہ پانچ نمازیں، روزہ، زکوٰۃ اور ذکر بندے کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور آخرت میں نجات اور کامیابی حاصل کرنے کے لئے کرنے چاہئیں۔ بندے کو اپنی نیت ہر عمل کے شروع، درمیان اور آخر میں جانچ لینی چاہیے اور اگر اس میں کوئی خرابی ہو تو درست نیت کو تازہ کر لے۔

دوسرا درجہ:

جو بھی اعمال (عبادت کے کام) کریں وہ صرف اللہ کی رضا کے لئے کرنے چاہئیں بندے کو اپنے احساسات کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔مثال کے طور پر بعض اوقات اعمال کرنے کو دل چاہتا ہے مگر کبھی کبھی آپ کا رجحان اس سے ہٹ جاتا ہے۔ جب سستی اور نیک اعمال کرنے کو دل نہ چاہے اس وقت نیک اعمال چھوڑ دینا اور جب نفس اور دل کا نیک اعمال کی طرف رجحان ہو اس وقت نیک اعمال کرنا یہ دونوں ردعمل اخلاص کے اعلیٰ درجے کے خلاف ہیں کیونکہ ہم اپنے نفس، دل، طبیعت اور احساس کے بندے نہیں بلکہ ہمارا معبود اللہ تعالیٰ ہے۔ اس لئے بندے کو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے ہی سب اعمال کرنے چاہئیں خواہ دل چاہے یا نہ چاہے۔ہمیں من چاہی عبادت نہیں کرنی چاہیے بلکہ رب چاہی عبادت کرنی چاہیے۔

تیسرا درجہ:

جب بندہ نیک اعمال اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔اس لیے ہمیں

نیک اعمال اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرنے چاہئیں نہ کہ صرف جنت میں داخل ہونے کے لیے۔ اولاً ترجیح اللہ تعالیٰ کی رضا کو دیں اور جنت کے حصول کو دوسرا درجہ دیں نہ کہ اس کے برعکس۔

مثال:

جنت کا معنی ہے باغ۔ اگر کوئی بندہ اپنے محبوب کو ملنے کے لیے جائے اور اس کا محبوب اس کو کسی باغ میں ملنے کا وعدہ کرے تو کہنے کو تو یہ بندہ باغ کا پتہ پوچھے گا کہ باغ کہاں ہے لیکن اس کا مقصد باغ کو دیکھنا نہیں ہوگا بلکہ اپنے محبوب کو ملنا ہوگا۔ اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ جو اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتے ہیں تو وہ اسی لیے کہ محبوب کے دیدار اور ملاقات کا وعدہ جنت ہی میں ہے۔ خوب سمجھ لیں۔

چوتھا درجہ:

جب نیک اعمال کریں تو اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کوئی اور مخالف غرض نہیں ہونی چاہیئے۔ یہاں تک کہ کشف و کرامات، اونچے روحانی درجات، روحانی قوتوں کے حصول اور مخلوق کو مسخر کرنے کو بھی عبادت کا مقصد مت بنائیں وگرنہ بندے کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں ہوگی اور ساری محنت اور عبادت ضائع چلی جائے گی۔

پانچواں درجہ:

اللہ کی عبادت خالصتاً اللہ کے لئے ہی کرنا اس لیے کہ وہی صرف عبادت کا حقدار اور مستحق ہے۔

چھٹا درجہ:

اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت غیر مشروط طور پر کرنا یعنی کسی شرط کے بغیر صرف اللہ تعالیٰ کے لیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر بندہ اس نیت سے عبادت کرے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے عزت، مال، مرتبہ، شفاء اور شہرت دے گا تو میں اس کی عبادت و اطاعت کروں گا وگرنہ نہیں تو یہ گویا مشروط یعنی شرط کے ساتھ کے عبادت ہے جو کہ اخلاص کے اعلیٰ درجے کے خلاف ہے۔

ساتواں درجہ:

اس بات پر یقین رکھنا کہ میں ابھی تک اخلاص حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور موت تک اس کی کوشش اور مجاہدہ کرتا رہوں گا۔ اس طرح یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے اخلاص کا مقام حاصل کر لیا ہے کیونکہ یہ سمجھنا بھی کامل اخلاص کے منافی ہے۔

شکر

پہلا درجہ:

جب بھی کوئی نعمت یا بھلائی ملے جسمانی یا روحانی اس کی نسبت ذہنی اور روحانی طور پر اللہ کی طرف کریں جس نے یہ نعمت اور بھلائی عطا کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو بھول کر جس نے یہ نعمت عطا کی ہے اس کی نسبت اپنی طرف یا اپنے ہنر یا صلاحیت کی طرف ہرگز نہ کریں۔

دوسرا درجہ:

جب کوئی مصیبت یا مسئلہ درپیش ہو تو بندے کو ذاتی طور پر اس کے پیچھے چھپی ہوئی اللہ تعالیٰ کی حکمت اور پیغام کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اس کے مثبت پہلو پر غور کریں کیونکہ اس مصیبت کے پیچھے اللہ کی کوئی حکمت ہوگی۔ اس لئے بے صبری کا اظہار نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کو نہ بھولیں۔

تیسرا درجہ:

جب اپنے اردگرد عالمی مصیبت دیکھیں اپنے علاقے میں یا دوسرے ممالک میں تو اس کے پیچھے حکمتوں کو سمجھنا چاہیے اور اس کے مثبت پہلو کو دیکھیں کیونکہ اس مصیبت کے پیچھے کئی حکمتیں ہوں گی اور اس میں اللہ کی طرف سے سبق اور پیغامات ہوں گے۔

چوتھا درجہ:

ان نعمتوں پر غور کرنا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں مختلف شعبوں میں عطا فرمائی ہیں مثلاً مال، خاندان، صحت، اولاد وغیرہ۔

پانچواں درجہ:

اس بارے میں سوچنا کہ کس طرح ان نعمتوں میں دوسروں کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے اور اللہ کی رضا کے لئے عملی طور پر یہ کرنا شروع کر دینا۔

چھٹا درجہ:

اس بارے میں غور و فکر کرنا کہ کہیں میں کوئی نعمت اللہ کی نافرمانی میں تو استعمال نہیں کر رہا، خاص طور پر پہلے تین مرحلوں کے متعلق۔

ساتواں درجہ:

یہ یقین رکھنا کہ میں ابھی تک شکر گزاری کی صفت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور موت تک یہ کوشش اور مجاہدہ جاری رکھوں گا۔
اس لئے یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے شکر گزاری کی صفت حاصل کر لی ہے کیونکہ بندہ اللہ تعالیٰ کا شکر جس کا وہ مستحق ہے کبھی نہیں کر سکتا۔

توبہ

پہلا درجہ:

پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کفر، شرک (اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا) اور تمام غلط عقائد سے توبہ کرنا۔

دوسرا درجہ:

پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں، جو سب سے زیادہ بخشنے والا ہے، جسم کے سات اعضاء کے گناہوں سے توبہ کرنا۔

تیسرا درجہ:

پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حرام اور گناہ کی سوچوں سے توبہ کرنا۔ اس میں دونوں اقسام آجاتی ہیں، خود اپنے ارادے سے بری سوچ دماغ میں لانا اور شیطان کی طرف سے آئی ہوئی بری سوچ کو آگے بڑھانا۔

چوتھا درجہ:

پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے اندر موجود تمام بری صفات خواہ ارادی ہوں یا غیر ارادی، ان سے توبہ کرنا۔

پانچواں درجہ:

پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جسم، دماغ یا دل سے کیے گئے تمام مکروہ اعمال سے توبہ کرنا۔

چھٹا درجہ:

پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں غیر اللہ کی تمام سوچوں اور خیالات سے توبہ کرنا اور دوبارہ اللہ کی طرف رجوع کرنا۔ دوسرے الفاظ میں جب کوئی اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کو بھول جانے پر توبہ کرے اور دوبارہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرلے۔ اور یہ سوچے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے اور میری ہر بات سن رہا ہے اور مجھے دیکھ رہا ہے۔

ساتواں درجہ:

پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان تمام کوتاہیوں سے جو اللہ کی فرمانبرداری میں اور عبادت میں ہوئی ہیں ان سے توبہ کرنا۔ (یہ درجہ تواضع کے نویں درجے سے ایک درجہ آگے ہے)

آٹھواں درجہ:

پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے، جو سب سے زیادہ بخشنے والے ہیں، اپنی پوری صلاحیت اور قابلیت کے مطابق اللہ کی اطاعت اور عبادت کی کوشش میں ہونے والی کمیوں کوتاہیوں سے توبہ کرنا۔ (یہ درجہ تواضع کے دسویں درجے سے ایک درجہ آگے ہے)۔

نواں درجہ:

بندے کو اپنے آپ کو توبہ کے کامل مقام پر کبھی بھی فائز نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ وہ موت تک یہی سمجھے کہ میں توبہ کے اگلے مقامات کے حصول کی کوشش کرتا رہوں گا۔ یہ ذہن میں رکھے حضور ﷺ جو ہر قسم کے گناہ اور کمی سے پاک اور معصوم تھے ہر دن ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ و استغفار فرماتے۔ صحابہ رضوان اللہ اجمعین فرماتے ہیں کہ ایک مجلس میں کثرت سے ان الفاظ سے توبہ استغفار فرماتے: رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَ تُبْ عَلَّی اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَابُ الرَّحِیْمِ (شمائل محمدیہ)

طریق شروع کرنے اور روزانہ کے اعمال اور وظائف کا خلاصہ

۱۔ توبہ

سب سے پہلے اپنے اردگرد کے قریبی لوگوں سے اور اس کے علاوہ جن لوگوں کے بارے میں آپ کو علم ہے کہ آپ کی زبان سے ان کے حقوق ضائع ہوئے ہیں ان سے معافی طلب کریں مثلاً کسی کی غیبت، چغلی، دل آزاری، الزام تراشی، بہتان، گالی گلوچ اور زبان کے متعلق لوگوں کے بارے میں کسی بھی گناہ کے آپ مرتکب ہوئے ہیں تو اس کی تلافی کر لیں۔

اس کے بعد دو نفل توبہ کے ادا کر کے توبہ کی شرطوں کے ساتھ گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے معافی مانگے اور آئندہ نہ کرنے کا ارادہ کرے۔ (تفصیل کے لیے صفحہ نمبر 29 کا مطالعہ کریں۔)

۲۔ ذکر اور مراقبہ:

اپنے لئے مناسب وقت مقرر کر کے روزانہ اسی وقت بیس منٹ (لا اله الا اللّٰه) کا ذکر اور دس منٹ (اللہ) کے نام کا مراقبہ کریں۔ (تفصیل کے لیے صفحہ نمبر 64 تا 68 کا مطالعہ کریں۔)

۳۔ زبان کے استعمال کا محاسبہ (شیٹ):

صبح سے شام تک جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان اور گالی سے مکمل پرہیز کریں اور شام کو سونے سے پہلے زبان کی شیٹ پر پہلے دن کے خانے میں ٹک لگائیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر کریں۔ بھول یا انجانے میں غلطی ہو جائے پھر بھی ٹک ہی لگائیں لیکن ساتھ توبہ بھی کریں۔ اگر جان بوجھ کر ان گناہوں کے مرتکب ہو جائیں تو پھر کراس لگائیں اور دوسرے دن پھر دو نفل توبہ کے پڑھ کر شیٹ کو ابتدا سے شروع کریں۔ (تفصیل کے لیے صفحہ نمبر 69 کا مطالعہ کریں۔)

۴۔ اخلاص کی شیٹ پر بھی روزانہ ٹک یا کراس لگائیں۔ (تفصیل کے لیے صفحہ نمبر 81 کا مطالعہ کریں۔)

۵۔ نماز کے روحانی درجے کی شیٹ پر بھی روزانہ ٹک یا کراس لگائیں۔ (تفصیل کے لیے صفحہ نمبر 76 کا مطالعہ کریں۔)

۶۔ کھانے کی تین اور پینے کی تین سنتوں اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ اس کے مہینے بعد تین سونے کی اور تیسرے مہینے میں لباس کی سنتوں کو اپنائیں۔ (تفصیل کے لیے صفحہ نمبر 63 کا مطالعہ کریں۔)

۷۔ فجر اور مغرب کے بعد مسنون اذکار (اذکار المحمدیہ) کی تلاوت کا معمول بنائیں تاکہ ہر قسم کے شر، جادو اور جنات سے آپ محفوظ رہیں۔

۸۔ ہفتے میں ایک مرتبہ مجلس نصیحت و ذکر میں حاضری دیں اگر نہ ہو سکے تو انٹرنیٹ یا ٹی وی کے ذریعے پیر اور جمعرات کا بیان ضرور سنیں۔

۹۔ دو مہینے میں ایک مرتبہ اپنے استاد کے ساتھ ملاقات کریں اور اپنے اعمال اور حالات کی اطلاع دیں۔ اس کے جواب میں جو ہدایات ملیں ان پر عمل کریں۔ دوسرے ممالک میں رہنے والے لوگ خط، انٹرنیٹ، ٹیلی فون اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

سَنَدُ شَجَرةُ الطَّرِيقَةُ المُحَمَّدِيَّة

(القَادِرِيَّة سهروردِيَّه الشَّاذِلِيَّة الدَّبَّاغِيَة)

سَيِّدُ الوُجُودزين الأنبياء سَيِّدنَا وَمَولانَا محمد بن عَبْدُ الله صلى الله عَلَيْه وَسَلَّم

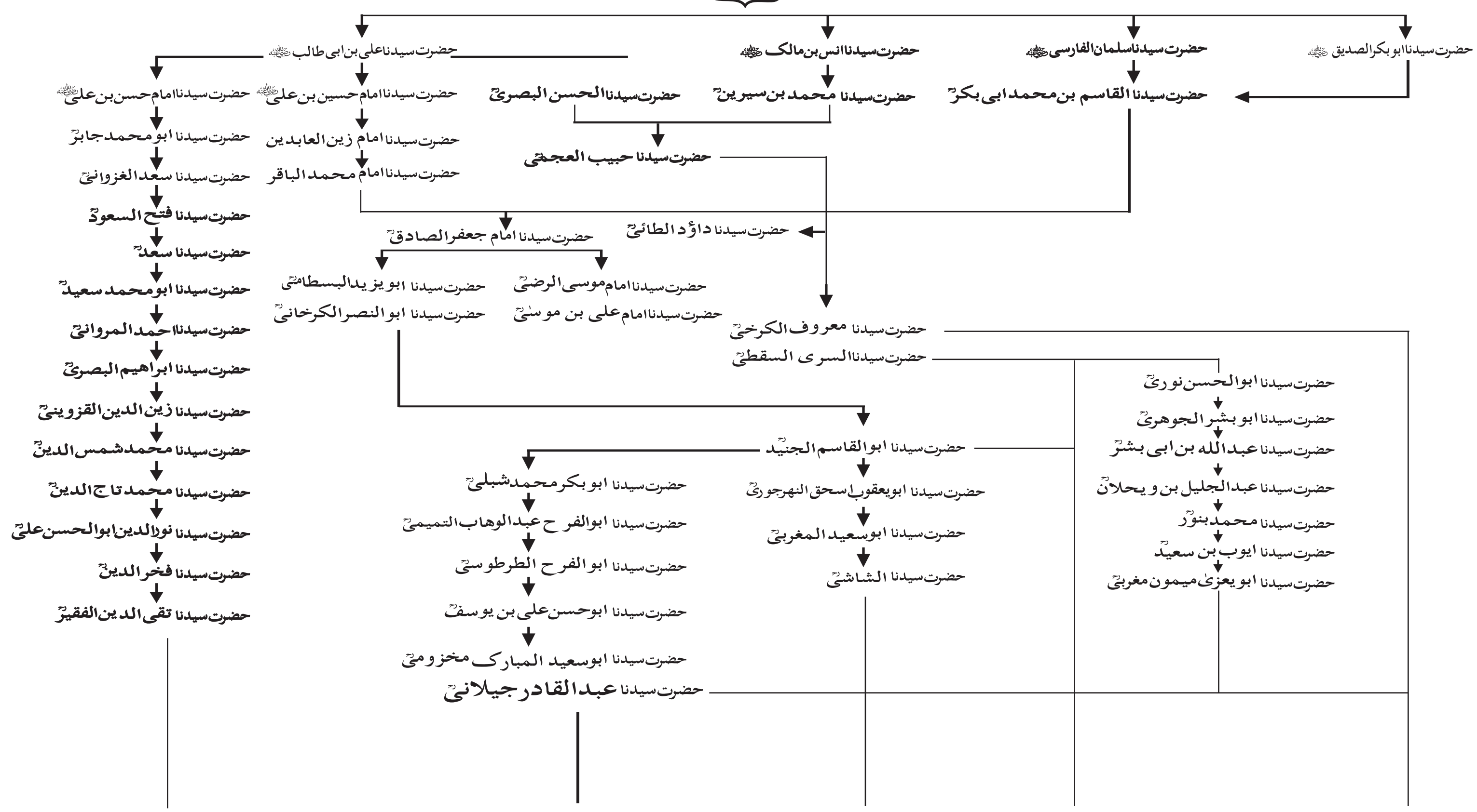

حضرت سیدنا ممشاد دینوریؒ
حضرت سیدنا محمد سہروردیؒ
حضرت سیدنا وجهیه الدین سہروردیؒ
حضرت سیدنا ابو نجیب سہروردیؒ

حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردیؒ
حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی سہروردیؒ
حضرت خواجه خیر الدین اولیاء سہروردیؒ

حضرت سیدنا نجیب الدین علی بن برغش شیرازیؒ
حضرت سیدنا نور الدین عبدالصمد النضریؒ
حضرت سیدنا شیخ بدر الدین طوسیؒ
حضرت سیدنا شیخ نجم الدین اصفہانیؒ
حضرت سیدنا شیخ حسن شمشیریؒ
حضرت سیدنا ابو المحاسن جمال الدین یوسف کورانیؒ
حضرت سیدنا شہاب الدین احمد الدمیاطیؒ
حضرت سیدنا شیخ الاسلام زکریا انصاریؒ

حضرت سیدنا عبدالوہاب شعرانیؒ

حضرت سیدنا شیخ عبدالقدوس شناویؒ
حضرت سیدنا شیخ ابو المواہب احمد شناویؒ
حضرت سیدنا شیخ صفی القشاشیؒ
حضرت سیدنا شیخ ابراہیم بن حسن کورانیؒ
حضرت سیدنا شیخ محمد بن محمد البدیریؒ
حضرت سیدنا شیخ محمد بن سالم حنفیؒ
حضرت سیدنا شیخ الدردیریؒ
حضرت سیدنا شیخ جمال عجمیؒ

حضرت سیدنا شعیب ابو مدین مغربیؒ

حضرت سیدنا محمد صالح بن نیصارؒ
حضرت سیدنا محمد بن حرازمؒ

حضرت سیدنا عبدالرحمن العطار الزیاتؒ
حضرت سیدنا عبدالسلام بن مشیشؒ

حضرت سیدنا ابو الحسن علی الشاذلیؒ

حضرت سیدنا ابو العباس المرسیؒ
حضرت سیدنا احمد بن عطاء الله سکندریؒ
حضرت سیدنا داود بن الباخلیؒ
حضرت سیدنا محمد الوفا بحر الصفاؒ
حضرت سیدنا علی بن وفاؒ
حضرت سیدنا یحیٰی القادریؒ
حضرت سیدنا احمد الحضرمیؒ
حضرت سیدنا احمد زروقؒ
حضرت سیدنا احمد بن یوسف الغلانی الراشدیؒ
حضرت سیدنا علی بن عبدالله الغلانیؒ
حضرت سیدنا ابو القاسم الغازیؒ
حضرت سیدنا احمد بن علی الدرعیؒ
حضرت سیدنا محمد بن ناصرؒ
حضرت سیدنا العربی الفشتالیؒ
حضرت سیدنا عمر بن محمد الہواریؒ

حضرت سیدنا عبدالعزیز الدباغؒ

حضرت سیدنا عبدالوہاب التازیؒ
حضرت سیدنا السیّد احمد بن ادریس الحسنیؒ
حضرت سیدنا محمد بن علی السنوسیؒ
حضرت سیدنا عبدالعالی بن احمدؒ
حضرت سیدنا محمد الشریف بن عبدالعالیؒ
حضرت سیدنا سیدی الشیخ صالح بن محمد الجعفریؒ
حضرت سیدنا مرتضٰی بن احمد

احمد دباغ

شجرہ
مشائخ طریقہ محمدیہ حسینیہ
القادریہ الشاذلیہ الدباغیہ

سید الوجود سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ

تاج العارفین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

سیدنا امام علی زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہما

سیدنا امام محمد باقر رحمہ اللہ

سیدنا امام جعفر الصادق رحمہ اللہ

سیدنا امام موسیٰ الکاظم رحمہ اللہ

سیدنا امام علی بن موسیٰ رضا رحمہ اللہ

سیدنا معروف الکرخی رحمہ اللہ

سیدنا سری السقطی رحمہ اللہ

سیدنا جنید البغدادی رحمہ اللہ

سیدنا ابوبکر الشبلی رحمہ اللہ

سیدنا ابوالفضل عبدالواحد التمیمی رحمہ اللہ

سیدنا ابوالفرج الطرطوسی رحمہ اللہ

سیدنا ابوالحسن علی القرشی رحمہ اللہ

سیدنا سعید المبارک المخزومی رحمہ اللہ

غوث الزمان سیدنا عبدالقادر الجیلانی رحمہ اللہ

شیخ ابو مدین شعیب رحمہ اللہ

سیدنا عبدالرحمان الزیات المدنی رحمہ اللہ

سیدنا عبدالسلام بن مشیش الحسنی رحمہ اللہ

سیدنا ابوالحسن علی الشاذلی رحمہ اللہ

سیدنا ابو العباس المرسی رحمہ اللّٰہ

سیدنا احمد بن عطاء اللّٰہ السکندری رحمہ اللّٰہ

سیدنا داؤد الباخیلی رحمہ اللّٰہ

سیدنا محمد بحر الصفا رحمہ اللّٰہ

سیدنا علی بن محمد وفا رحمہ اللّٰہ

سیدنا یحی القادری رحمہ اللّٰہ

سیدنا احمد بن عقبہ الحضرمی رحمہ اللّٰہ

سیدنا احمد زروق رحمہ اللّٰہ

سیدنا احمد بن یوسف رحمہ اللّٰہ

سیدنا علی بن عبداللّٰہ رحمہ اللّٰہ

سیدنا ابو قاسم الغازی رحمہ اللّٰہ

سیدنا احمد بن علی الدرائی رحمہ اللّٰہ

سیدنا محمد بن ناصر رحمہ اللّٰہ

سیدنا العربی الفشتالی رحمہ اللّٰہ

سیدنا عمر بن محمد الھواری رحمہ اللّٰہ

غوث الزماں سیدنا عبدالعزیز الدباغ الحسنی رحمہ اللّٰہ

حضرت سیدنا عبدالوھاب التازی رحمہ اللّٰہ

حضرت سیدنا السید احمد بن ادریس الحسنی رحمہ اللّٰہ

حضرت سیدنا محمد بن علی السنوسی رحمہ اللّٰہ

حضرت سیدنا عبدالعالی بن احمد رحمہ اللّٰہ

حضرت سیدنا محمد الشریف بن عبدالعالی رحمہ اللّٰہ

حضرت سیدنا سیدی الشیخ صالح بن محمد الجعفری رحمہ اللّٰہ

حضرت سیدنا مرتضٰی بن احمد

احمد دباغ

شجرہ مشائخ طریقہ محمدیہ حسینیہ
القادریہ الشاذلیہ الدباغیہ

یا الٰہی رحم کر جود و سخا کے واسطے
اے میرے رب بخش دے لطف وعطا کے واسطے

مانگتا ہوں میں محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
ہوں خطائیں معاف شاہ انبیاء کے واسطے

علم وتقویٰ ہو عطا مجھ کو میرے پروردگار
سیدی مولا علی شیر خدا کے واسطے

بخش دے مجھ کو میرے رب واسطے حسنین کے
سیدہ کی آل کے صبر و رضا کے واسطے

سیدی مولا حسین ابن علی مرشد مرے
اس امام حق شہید کربلا کے واسطے

وہ جو زین العابدینؓ تھے اور امام الاتقیاء
اس علی ابن حسین اس باسخا کے واسطے

سیدی باقر محمدؒ کے طفیل اے میرے رب
اور امام جعفر صادق امام الاولیاء کے واسطے

حضرت کاظم کے صدقے ہو عطاء اے میرے الٰہ
ہو کرم میرے خدا سید رضا کے واسطے

سیدی معروف کرخی کی دعا کے واسطے
سیدی سقطی رئیس الاصفیاء کے واسطے

اولیاء کے طائفہ کے وہ امام باصفا
شیخ بغدادی جنید حق نما کے واسطے

سیدی بوبکر شبلی اور بوالفضل التمیم
شیخ طرطوسی علی قرشی تقا کے واسطے

سیدی سعید المبارک غوث اعظم کے ہیں شیخ
شیخ عبدالقادر اس غوث الوریٰ کے واسطے

قدم جس کا ہے تمامی اولیاء کے کندھے پر
اس حسینی اور حسنی مقتداء کے واسطے

غوث اعظم کے مرید خاص بومدین شعیب
عبدالرحمٰن سید مدنی پیا کے واسطے

سیدی عبدالسلام بن مشیش وہ غوث وقت
بوالحسن الشاذلی اس عارف کے واسطے

شیخ ابوالعباس المرسی مشاہد مصطفیٰ ﷺ
اس حضوری کیفیت حق آشنا کے واسطے

سیدی احمد عطاء اللہ کے نور نظر
باخلی داؤد فخر اولیاء کے واسطے

سیدی بحر الصفاء اور بن محمد شیخ حق
اور یحییٰ القادری شیخ تقا کے واسطے

سیدی احمد بن عقبہ حضرمی صاحب نظر
سیدی احمد زروق شیخ ہدی کے واسطے

سیدی احمد، علی، بوقاسم الغازی تھے سب مردان فقر
ان مشائخ کی دعا، عجز وبقا کے واسطے

سیدی احمد درائی شیخ بن ناصر نجیب
سیدی الفشتالی عربی مہ تقا کے واسطے

سیدی عمر الھواری شیخ کامل قطب وقت
سیدی عبدالعزیز غوث العلی کے واسطے

عبدالوہاب سید التازی میرے مرشد کریم
احمد بن ادریس حسنی کی ولا کے واسطے

حضرت السوسی اور بن احمد شیوخ
عبدالعالی الشریف ان اولیاء کے واسطے

سیدی صالح بن محمد جعفری وہ شیخ وقت
مرتضیٰ بن احمد مرد حق نما کے واسطے

احمد دباغ کو ہو عطا وہ نور حق
ہو اجالا ہر طرف دین خدا کے واسطے

اس طریق مصطفیٰ ﷺ کو ہو عطا ابدی دوام
یہ رہے رب محمد کی رضا کے واسطے

ہو میرا قلب و نظر معمور تیرے نور سے
یا الٰہی مانگتا ہوں اس دعا کے واسطے

روز محشر کر عطا سردار احمد کے لئے
ابر رحمت میرے آقا مصطفیٰ ﷺ کے واسطے

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ | حضور سیدنا شیخ عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ

اذکار محمدیہ ﷺ

پریشانیوں سے نجات کیلئے حضور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے اپنی امت کیلئے انمول تحفے

مال اور رزق کی برکت کیلئے عمل

حرام آمدنی کے ذرائع اور فضول خرچی سے بچیں۔ اللہ پر بھروسہ کریں کہ اسی میں بہتری ہے اور جو مل جائے اس کا شکر کریں۔

- 10 مرتبہ درود شریف
- 100 مرتبہ یَا اَکۡرَمَ الۡاَکۡرَمِیۡنَ
- 100 مرتبہ یَا ذَاالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ
- 100 مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
- 100 مرتبہ یَا رَزَّاقُ
- 100 مرتبہ یَا مَجِیۡدُ

10 مرتبہ درود شریف

جب بھی کوئی اہم کام کے بارے میں فیصلے کا مرحلہ آجائے اور انسان تذبذب کا شکار ہو کہ یہ کام کروں یا نہ کروں، یہ کام میرے دین و دنیا اور انجام کار کے طور پر اچھا ثابت ہوگا یا کہ مجھے نقصان ہوگا۔ مثلاً کاروبار، نکاح، سفر یا کوئی اور ایسا جائز مقصد ہو تو پھر استخارہ کرنا چاہیے۔

دو رکعت نماز صلوٰۃ استخارہ ادا کرنے کے بعد درج ذیل دعا حضوری (یعنی اللہ میرے ساتھ ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور میری دعا سن رہا ہے) کے ساتھ پڑھیں۔

استخارہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُكَ بِعِلۡمِكَ وَ اَسۡتَقۡدِرُكَ بِقُدۡرَتِكَ
وَاَسۡئَالُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ الۡعَظِیۡمِ ط فَاِنَّكَ تَقۡدِرُ وَلَا اَقۡدِرُ
وَتَعۡلَمُ وَلَا اَعۡلَمُ وَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنۡ
كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ هٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَ مَعَاشِیۡ وَ
عَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ وَعَاجِلِ اَمۡرِیۡ وَاٰجِلِهٖ فَاقۡدِرۡهُ لِیۡ وَیَسِّرۡهُ
لِیۡ ثُمَّ بَارِكۡ لِیۡ فِیۡهِ ط اَللّٰهُمَّ اِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ هٰذَا الۡاَمۡرَ
شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَ مَعَاشِیۡ وَ عَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ وَعَاجِلِ اَمۡرِیۡ
وَاٰجِلِهٖ فَاصۡرِفۡهُ عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡهُ وَاقۡدُرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ
حَیۡثُ كَانَ ثُمَّ اَرۡضِنِیۡ بِهٖ ط (بخاری، سنن اربعہ عن جابر بن عبداللہ انصاری ؓ)

استخارہ کرنے کے بعد خواب آنا ضروری نہیں، بلکہ اس کام کیلئے عملی طور پر کوشش شروع کردیں۔ اگر اس میں بہتری ہے تو آسانیاں پیدا ہوجائیں گی ورنہ بہت مشکلات کھڑی ہوجائیں گی، یہ اشارہ ہے کہ یہ کام نہ کریں۔

حضور ﷺ کا امت کے لئے عظیم تحفہ نماز حاجت

جس کو کوئی حاجت پیش آئے تو وہ اچھی طرح وضو کرے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے اور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجے پھر یہ پڑھے۔

نماز حاجت کی دعا

دو رکعت نماز صلوۃ حاجت ادا کرنے کے بعد درج ذیل دعا حضوری (یعنی اللہ میرے ساتھ ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور میری دعا سن رہا ہے) کے ساتھ پڑھیں۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الۡحَلِیۡمُ الۡكَرِیۡمُ ط سُبۡحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الۡعَرۡشِ
الۡعَظِیۡمِ ط وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ط اَسۡئَلُكَ مُوۡجِبَاتِ
رَحۡمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغۡفِرَتِكَ وَالۡعِصۡمَةَ مِنۡ كُلِّ ذَنۡبٍ
وَالۡغَنِیۡمَةَ مِنۡ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنۡ كُلِّ اِثۡمٍ ط لَا تَدَعۡ لِیۡ
ذَنۡبًا اِلَّا غَفَرۡتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجۡتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا
اِلَّا قَضَیۡتَهَا یَآ اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ ط (رواہ حاکم و ترمذی)

نمازِ تہجد ادا کرنے سے پہلے کے اذکار

☆بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ☆

درود ابراہیمی

﴿اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ﴾

﴿لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿اَللّٰہُ اَکْبَرُ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَیْقِ الدُّنْیَا وَضَیْقِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ﴾ 10 Times مرتبہ

﴿اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ﴾ 27 Times مرتبہ

درود ابراہیمی